﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :۔ نصیر احمد قمر

جلد24 | 26 رجمادی الاوّل 1438 ہجری قمری ❁ 24 تبلیغ 1396 ہجری شمسی | جمعۃ المبارک 24 فروری 2017ء | شمارہ 08

قیامت کے دن زکوٰۃ نہ دینے والوں کا حال

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے کوئی قیامت کے دن ایسی حالت میں نہ آئے کہ اپنی گردن پر بکری اور اونٹ کو اٹھایا ہوا ہو (کیونکہ ان کی زکوٰۃ نہیں دی تھی) اور وہ آوازیں نکال رہے ہوں۔ پھر وہ مجھے پکارے مگر اس کے لئے کچھ نہیں کر سکوں گا۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اثم مانع الزکوٰۃ حدیث نمبر:1314)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ڈوئی ایک بدترین شخص، دل کے اعتبار سے ملعون اور خنّاس شیطان کا مثیل تھا۔ اور وہ اسلام کا دشمن بلکہ تمام دشمنوں میں سے خبیث ترین تھا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ اسلام کو ایسے جڑ سے اکھاڑ دے کہ آسمان کے نیچے اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔

’’اور خلاصہ کلام یہ کہ ڈوئی ایک بدترین شخص، دل کے اعتبار سے ملعون اور خنّاس شیطان کا مثیل تھا۔ اور وہ اسلام کا دشمن بلکہ تمام دشمنوں میں سے خبیث ترین تھا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ اسلام کو ایسے جڑ سے اکھاڑ دے کہ آسمان کے نیچے اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔ اور اس نے اپنے ملعون اخبار میں متعدد بار مسلمانوں اور ملّت حنیف کے لئے بددعا کی۔ اور کہا کہ اے اللہ تو تمام مسلمانوں کو ہلاک کر دے اور ملکوں میں سے کسی ملک میں ان کا فرد باقی نہ رہنے دے۔ اور مجھے ان کا زوال اور استیصال دکھا۔ اور تمام روئے زمین پر تثلیث اور اقانیم (ثلاثہ) کے عقیدہ کو پھیلا۔ نیز اس نے کہا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں تمام مسلمانوں کی موت اور دین اسلام کی بیخ کنی کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔ اور یہ میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا ہے۔ اس مقصد سے بڑھ کر میری کوئی اور آرزو نہیں ہے۔ اور یہ سب کلمات اس کے ان انگریزی اخبارات میں پائے جاتے ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں۔ اور جو اِن جرائد کو پڑھے گا اس کو یہ سب باتیں بلاشک وشبہ معلوم ہو جائیں گی۔ پس اے غور کرنے والے تیرے لئے یہ کلمات اس مفتری کی خباثت کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں اور اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خنزیر کے نام سے موسوم فرمایا کیونکہ اس خبیث کو طیّبات بُری لگتی تھیں۔ اور شرک کی نجاست اور مفتریات اس کو خوش کرتی تھیں۔ ناظرین نے اس کی باتوں میں اسلام کی حد درجہ توہین کو جان لیا ہے۔ اور گواہوں نے ہر ملعون سے بڑھی ہوئی اس کی ملعونیت کی گواہی دی ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان سبّ وشتم میں ایک مثال بن گیا۔ اور وہ محض روکنے اور منع کرنے سے رکنے والا نہیں تھا۔ اور جب میں نے اس سے مباہلہ کیا اور اسے مباہلہ کی دعوت دی تا کہ کاذب کی موت کے ذریعہ رب العزت کی طرف سے صادق کا صدق ظاہر ہو تو اہل امریکہ میں سے ایک نے کہا اور اس کی بات اس کے اخبار میں طبع ہو چکی ہے اور اس نے ڈوئی کے معاملہ اور اس کی سیرت کے متعلق ایک خوب لطیفہ اور پر مزاح بات کی ہے۔ اور اس (امریکی) نے لکھا کہ ڈوئی اس مباہلہ کے مسئلہ کو اس مقابلہ کی شرائط میں تبدیلی کے بعد ہی قبول کرے گا۔ اور وہ کہے گا کہ میں اس طرح کا مباہلہ منظور نہیں کرتا۔ لیکن ہاں مجھ سے گالی گلوچ میں مقابلہ کر لو۔ پس جو سبّ وشتم کی کثرت اور شدت میں اپنے حریف پر فوقیت لے گیا تو وہ سچا اور اس کا حریف بلاشک وشبہ جھوٹا ہو گا۔

یہ بات اس اخبار کے مدیر نے کہی جس نے ڈوئی کے اخلاق کا پورا پورا کھوج لگایا ہے۔ اور اس ڈوئی کی زبان سے جو نکلتا ہے اس کا اس نے تجربہ کیا اور مزہ چکھا ہے۔ ایسی ہی بات دوسرے بہت سے اخبارات کے مدیروں نے بھی کہی ہے۔ یہ سب امریکہ کے معززین وعمائدین میں سے ہیں۔ پھر علاوہ ازیں مسئلہ مباہلہ کے وقت میں نے خود اس کے اخلاق کا تجزیہ کیا ہے۔ اور جب اسے یہ میرا خط ملا تو وہ سخت غضبناک ہوا اور تکبر ونخوت سے مشتعل ہو گیا اور جنگل کے بھیڑیوں کی طرح کچلیاں دکھائیں اور کہا کہ میں اس شخص کو مچھر بلکہ مچھر سے بھی کمتر سمجھتا ہوں اور مجھے اس مچھر نے دعوت نہیں دی بلکہ اپنی موت کو بلایا ہے۔ اور اس نے یہ بات اپنے اخبار میں شائع کی۔ اور تمہارے لئے یہ بات اس کے کبر ونخوت کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہے۔ یہ اس کا کبر ہی تھا جس نے مجھے اللہ عزّ وجلّ پر توکّل کرتے ہوئے دعا اور ابتہال پر آمادہ کیا۔

میری دعوت مباہلہ سے قبل یہ شخص بڑی دولت کا مالک تھا۔ میں اس کے خلاف یہ دعا کرتا تھا کہ اللہ اسے ذلت، خواری اور حسرت کے ساتھ ہلاک کرے۔ میری اس دعا سے پہلے اسے شاہانہ سطوت، قوت وشوکت اور ایسی شہرت جلیلہ حاصل تھی جس نے دائرے کی طرح ساری زمین کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا تھا۔ اور وہ بلند وبالا عمارات اور نہایت مضبوط محلات کا مالک تھا، اور اس نے عمر بھر کسی مصیبت کا منہ نہ دیکھا تھا اور اپنے جتھے کو ہر روز تعداد میں بڑھتے ہوئے دیکھا تھا، اور دنیا کی ہر ممکنہ نعمت اور آسائش اسے حاصل تھی اور وہ تنگی کے زمانہ اور تلخی کی گھڑی سے نا آشنا تھا، اور حریر ودیباج کا لباس زیب تن کرتا تھا، تیز رفتار اور خوش وخرام سواریوں پر سوار ہوتا تھا۔ اور موتوں کے تیر سے کلیۃً غافل ہو کر وہ یہی خیال کرتا تھا کہ وہ عمر دراز پائے گا۔ اور وہ ان لوگوں کی طرح دن گزارتا تھا جن کے سامنے لوگ سجدہ ریز ہوتے اور ان کی پرستش کرتے اور انہیں عظمت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور راتیں نرم وگداز بستروں پر بسر کرتا تھا۔ لیکن جب اللہ نے اپنی تقدیر نازل فرمائی تا کہ وہ اس کی تصدیق کرے جو میں نے اس کی زندگی کے انجام کی نسبت کہا تھا۔ تو اس کے عیش اور مسرتوں کا زمانہ پلٹ گیا اور اللہ نے اسے رنج واَلم کا درد دکھایا۔ اور اپنے ہی سانپوں سے وہ بری طرح ڈسا گیا۔ یعنی اپنی ہی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کے سانپوں سے۔ اور اعلیٰ چال والی سواری ☆ بے ڈھنگی چال والی سواری + میں بدل گئی۔ دیباج وحریر (کھردری) اون میں بدل گئے۔‘‘

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 162 تا 166۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

☆ (الھِمْلاج: ایسی سواری جو چلنے میں تیز اور اچھی چال رکھتی ہو۔)

+ (القطوف: ایسی سواری جو چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی ہو اور چال میں سُست ہو۔)

جماعت بیت الفتوح (لندن۔یوکے) کی مجلس عاملہ کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

ممبران مجلس عاملہ کو نہایت اہم بیش قیمت نصائح۔ اوران کے سوالوں کے جواب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ کی صورت میں ایک عظیم الشان اور نہایت مبارک آسمانی سیادت و قیادت حاصل ہے جس کے ذریعہ دنیا بھر میں تمکنت دین اسلام کا ایک نہایت ہی مؤثر و مستحکم نظام قائم ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات و خطابات میں اور مختلف ممالک میں جماعت اور ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ سے میٹنگز میں کارکنان وعہدیداران کو نہایت زرّیں ہدایات سے نوازتے رہتے ہیں جن پر عمل درآمد کے نتیجہ میں ہر لحاظ سے کاموں میں بہتری پیدا ہوتی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور روحانی توجہات سے ان کاموں کے نہایت شیریں ثمرات بھی عطا ہوتے ہیں۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے لندن کی مختلف جماعتوں کی مجالس عاملہ بھی باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرکے براہ راست حضور کی ہدایات سے مستفید ہورہی ہیں۔ اسی سلسلہ میں 8 جنوری 2017ء کو جماعت بیت الفتوح (لندن) کی مجلس عاملہ کے ممبران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایک ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ نے عہدیداران کے کاموں کا جائزہ لیا، ان کو بیش قیمت نصائح سے نوازا اور ان کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

اس میٹنگ میں صدر صاحب جماعت بیت الفتوح مکرم فضل احمد طاہر صاحب مع عاملہ ممبران کے علاوہ مکرم نصیر دین صاحب ریجنل امیر لندن بی ریجن اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے بھی شامل ہوئے۔ یہ میٹنگ محمود ہال مسجد فضل لندن میں ہوئی۔ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب ریجنل مبلغ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس میٹنگ کی ایک رپورٹ ہمیں بھجوائی ہے جو افادۂ عام کے لئے ہدیۂ قارئین ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران جماعت کو بھی ان ہدایات پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ (مدیر)

....

حضور انور کی تشریف آوری

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 3:45 پر محمود ہال میں تشریف لائے۔ تمام حاضرین نے اپنے آقا کا کھڑے ہوکر استقبال کیا۔ حضور انور کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہوئے۔

حضور انور کے ارشاد پر تمام اراکین عاملہ نے باری باری کھڑے ہوکر اپنا نام اور اپنا مفوضہ عہدہ بتایا۔

نماز اور داڑھی

ایک عہدیدار جب تعارف کروانے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضور انور نے فرمایا داڑھی کوئی نہیں!۔ پھر فرمایا اگر ہے تو اتنی چھوٹی ہے کہ نظر نہیں آتی۔ اور پھر فرمایا سوائے اس کے کہ کوئی طبی مجبوری ہو ہر عہدیدار کو داڑھی رکھنی چاہیئے۔ پھر فرمایا ظاہری چیزوں کے لحاظ سے بھی عہدیداران کو ایک نمونہ ہونا چاہیئے۔ پھر فرمایا مقامی عہدیدار ٹھیک ہوں تو انصار، خدام، اطفال سب کی تربیت پر اچھا اثر پڑے گا۔ پھر فرمایا بنیادی چیز نماز ہے۔ جو لوگ مسجد سے ایک دو میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں انہیں نماز باجماعت کے لئے باقاعدگی سے مسجد آنا چاہیئے۔

چندہ وقف جدید

مکرم صدر صاحب نے بتایا کہ حال ہی میں وقف جدید کا سال ختم ہوا ہے۔ گزشتہ سال ہماری وصولی 10400 پاؤنڈ تھی اس سال خدا کے فضل سے 12800 پاؤنڈ ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے علاقے میں بڑے بڑے امیر لوگ بھی ہیں ان کو بھی توجہ دلائیں۔ پھر فرمایا یوکے کی مجموعی وصولی کا تیسرا حصہ لجنہ اماء اللہ نے دیا ہے۔ آپ کے ہاں لجنہ کی ادائیگی کتنی ہے۔ مکرم صدر صاحب نے بتایا کہ لجنہ نے 4300 پاؤنڈ کی قربانی پیش کی ہے۔ حضور نے فرمایا: ماشاء اللہ لجنہ نے ہر سطح پر اپنی 1/3 والی پوزیشن کو قائم رکھا ہے۔ پھر فرمایا: وقف جدید میں جرمنی، یوکے کے بعد تیسرے نمبر پر ہے لیکن تحریک جدید میں جرمنی، یوکے سے پہلے دوسرے نمبر پر تھا۔ اس پر مکرم امیر صاحب نے کچھ وضاحت کی تو حضور انور نے فرمایا کہ اگر حساب میں کوئی غلطی ہے تو اسے درست کروادیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اگر کسی نے کوئی بات پوچھنی ہے تو پوچھ لے۔

سوال و جواب

مکرم صدر صاحب نے عرض کیا کہ بعض دفعہ دین کے کاموں کے لئے وقت دینے والوں کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ لوگوں کو بتائیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے کہ دین کا کام کریں۔ پھر فرمایا: عاملہ کو ٹھیک کرلیں تو باقی سب ٹھیک ہوجائیں گے۔ پھر فرمایا: فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے میں عاملہ کو باقاعدہ ہونا چاہیئے۔ آجکل تو نماز کافی دیر سے ہوتی ہے۔ دریافت فرمایا کہ آپ کی مسجد کونسی ہے؟ عرض کیا گیا: بیت الفتوح ہے۔

قائد صاحب نے اپنے لوکل اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے دریافت فرمایا: کتنے خدام ہیں؟ عرض کیا گیا: 60۔

سیکرٹری صاحب تبلیغ نے عرض کیا حضور تبلیغ کے متعلق رہنمائی فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا: ذاتی رابطے ہونے چاہئیں۔ علاقہ میں ہر ایک تک پیغام پہنچائیں۔ پھر دریافت فرمایا: آپ کے علاقے کی کُل آبادی کیا ہے اور کُل گھر کتنے ہیں؟ عرض کیا گیا: اس وقت معلوم نہیں۔ فرمایا: اس کا جائزہ لیں اور یہ بھی معلوم کریں کہ کس طبقے کے لوگ آپ کے علاقہ میں رہتے ہیں اور اُن کے رجحانات کیا ہیں۔ پھر فرمایا کہ چرچوں سے بھی رابطہ کریں اور معلوم کریں کہ لوگ مذہبی ہیں یا دنیادار ہیں اور اسلام کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔ پھر فرمایا: سب کو لٹریچر دیں۔ ہر احمدی کو کم از کم 10 ہمسایوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہیئے اور اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ کیا ہر احمدی کے دس ہمسایوں سے تعلق ہیں۔ ان تعلقات کے ذریعہ ان کی اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دُور کریں۔ پھر فرمایا ایک وقت آئے گا کہ ان لوگوں کی دین کی طرف توجہ پیدا ہوگی بلکہ اب بھی جرمنی اور کینیڈا کے دوروں کے دوران کئی غیر مسلم مہمانوں نے کہا کہ اگر ہم نے کسی وقت کوئی مذہب اختیار کیا تو آپ کا اسلام ہی اختیار کریں گے۔

پھر فرمایا: عیدوں اور نئے سال کے موقعوں پر ہمسایوں کو تحفہ دیں۔ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔ فرمایا: تحفہ تو دو پاؤنڈ کا بھی ہوسکتا ہے۔

پھر فرمایا کہ مستقل طور پر پمفلٹ تقسیم کریں۔ ہر گھر تک امن کے پیغام والا پمفلٹ پہنچائیں۔ پھر ایسا پمفلٹ بھی دیں جس میں ذکر ہو کہ اس زمانہ کا امام کون ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سیدھے رستے پر چلانا چاہتا ہے اسی لئے اس نے اس امام کو بھیجا ہے۔ پھر فرمایا کہ مختلف قسم کے پمفلٹ لے جائیں تاکہ حسب ضرورت پمفلٹ دے سکیں۔ پھر فرمایا کہ دوسرے تبلیغی پروگرام بھی کریں جیسے پِیس کانفرنس وغیرہ۔ فرمایا مجھے رپورٹوں میں آپ کے علاقے کے تبلیغی پروگراموں کی تصویریں بھی ملتی رہتی ہیں۔ پھر فرمایا کہ لوگوں کو قرآن کریم اور دوسری کتب بھی دیا کریں۔

پھر خاکسار سے دریافت فرمایا کہ کون کون سے پمفلٹ موجود ہیں؟ خاکسار نے عرض کیا کہ قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پمفلٹ موجود ہیں۔ اسی طرح Loyalty اور امن والا پمفلٹ بھی موجود ہے۔

فرمایا: مذہب کی ضرورت، خدا کی ہستی اور خدا سے کس طرح تعلق پیدا کیا جائے۔ انسانوں کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں۔ عورتوں کے کیا حقوق ہیں۔ ان موضوعات پر بھی پمفلٹ ہونے چاہئیں۔ پھر فرمایا: آپ لوگ فیلڈ میں ہیں ۔ جو مشکلات ہوں ان کو آپس میں ڈسکس کرکے ان کا حل نکالیں۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر اسلام امن کا مذہب ہے تو پھر مسلمانوں میں آپس میں اتنی جنگیں کیوں ہورہی ہیں؟ فرمایا اس کا جواب دیں۔ مواد موجود ہے۔ اس پر مکرم خواجہ شریف احمد صاحب نے اپنے ہمسایوں کو تبلیغ کے دو واقعات سنائے۔ ایک واقعہ میں یہ بھی بتایا کہ ایک یہودی خاتون حضور انور کی تصویر دیکھ کر بہت متأثر ہوئی اور اس سے اچھی تبلیغی گفتگو ہوئی۔

ایک سوال پر فرمایا کہ ہمارا کام پیغام پہنچانا اور اچھا نمونہ دکھانا ہے۔ پھر فرمایا: ایک وقت آئے گا کہ لوگ توجہ کریں گے اس کے لئے ہر ایک کو تیار ہونا چاہیئے۔

مکرم خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ مَیں اپنے اردگرد کے مشترکہ گھروں کے گراسی پلاٹ اور سڑک کو صاف کرتا رہتا ہوں۔ اس سے بھی تبلیغ کا موقع ملتا رہتا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ خدام کو ہر ماہ وقار عمل کے ذریعہ اردگرد کے علاقوں کو صاف کرنا چاہیئے۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ نئے سال کے شروع میں ہم نماز تہجد اجتماعی طور پر ادا کرتے ہیں۔ اس پر بعض غیر احمدی کہتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کا نیا سال ہے، آپ کو اسلامی سال کے شروع میں ایسا کرنا چاہیئے۔ فرمایا اسلام سے پہلے جو عیسائی کیلنڈر استعمال ہوتا تھا وہ بھی چاند کے مطابق ہوتا تھا۔ پھر فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔ ساری دنیا کو ساتھ شامل کرنے کے لئے ہم ایسا کرتے ہیں۔ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں۔ پھر فرمایا کہ ہر ماہ کے شروع میں اجتماعی تہجد پڑھ لیں اور اگر چاند اور سورج دونوں کے لحاظ سے ہر ماہ اجتماعی تہجد پڑھیں تو سال میں 24 مرتبہ اجتماعی تہجد پڑھ لیں گے۔ پھر فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک شمسی مہینے بھی اسلامی ہیں مثلاً یہ جنوری کا مہینہ صلح کا مہینہ ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے باقی مہینوں کے نام بھی دریافت کئے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ فروری تبلیغ کا ہے، مارچ کا مہینہ امان کا ہے۔ اس پر فرمایا کہ یہ سب اسلامی مہینوں کے نام تمام جماعتوں کو سرکولیٹ کردیں تاکہ سب کو اس کا علم ہوجائے۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ کیا نماز تہجد باجماعت ادا کرنا ضروری ہے؟ فرمایا: ضروری نہیں لیکن چونکہ عام طور پر لوگوں کو عادت نہیں اس لئے ایسا کرنا جائز ہے۔ پھر فرمایا

باقی صفحہ نمبر14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جنوری 2015ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ سائرہ بتول امینی بنت مکرم رشید صادق امینی صاحب بریڈفورڈ کا ہے جو عزیزم عظمت محمود ابن مکرم شیخ احسان اللہ بابر صاحب لاہور کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم عظمت محمود کے وکیل اظہر جاوید صاحب ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور دونوں لڑکا اور لڑکی کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک دوسرے کے ساتھ اعتماد کی فضا میں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا:۔

رشتہ بابرکت ہونے کیلئے دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔ عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 439

مکرمہ جمیلہ احمد جملول صاحبہ (1)

مکرمہ جمیلہ احمد صاحبہ کی بیعت کی کہانی ہماری ایک مخلص وقدیم احمدی بہن مکرمہ ایمان صبری صاحبہ نے ہمیں ارسال کرتے ہوئے اس پر اپنا ایک تبصرہ بھی لکھا ہے جو نہایت اہم ہے اس لئے ہم مکرمہ جمیلہ صاحبہ کی کہانی کی ابتدا اسی تبصرہ سے کرتے ہیں۔

تمہید

مکرمہ ایمان صبری صاحبہ لکھتی ہیں:

یہ ایک ایسی عورت کی کہانی ہے جس کی ہمارے آج کے معاشرے میں مثال ملنا مشکل ہے ۔یہ ایک صابرہ مومنہ اور مخلصہ عورت کی کہانی ہے جو دس بچوں کی ماں ہے، جس نے اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے بہت ظلم سہے۔اس کی شادی ایک ایسے شخص سے ہوئی جو بظاہر تو انسان تھا لیکن حقیقت میں وحشیانہ صفات کا مالک تھا کیونکہ وہ جب غصہ میں آتا تو اپنے بچوں کو ایسے مارتا جیسے کوئی حیوان یا بے ضمیر اور بے حس انسان ہو۔غصہ فرو ہونے کے بعد بھی اسے کبھی اپنے وحشیانہ مظالم پر ندامت نہ ہوتی، الغرض یہ شخص انسانیت کی معمولی قدروں سے بھی عاری تھا۔اس نے اپنی جہالت کی بناء پر اپنے بچوں کے سکول میں داخلہ پر پابندی لگائی ہوئی تھی۔لیکن چونکہ جمیلہ صاحبہ میٹرک پاس تھی اور تعلیم کی قدر جانتی تھی۔اس لئے اس نے گھر میں ہی اپنے بچوں کو پڑھانے کا سلسلہ شروع کیا، انہیں قرآن کریم کی تلاوت اور نماز کا طریق سکھایا۔اب جبکہ اس شخص کے بعض بچے کام کی عمر کو پہنچ گئے ہیں تو یہ اپنی جہالت کے باعث انہیں ملازمت کرنے سے بھی روکتا ہے حالانکہ ان کے مالی حالات اچھے نہیں ہیں لیکن باپ کی ہٹ دھرمی ہے کہ اس نے ہر اچھی بات کی مخالفت کرنی ہے۔

میں نے یہ باتیں خود دیکھ کر اس لئے لکھی ہیں کیونکہ مکرمہ جمیلہ صاحبہ نے اپنی کہانی میں اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ ہمارا اس خاندان سے رابطہ ہوا اور ہم نے جنگ کی صورتحال میں گھر وغیرہ ڈھونڈنے میں ان کی مدد کی۔مکرمہ جمیلہ صاحبہ کے قبول احمدیت کے فیصلہ نے بھی ان کے خاوند کے غضب کو بھڑکایا اور اس نے انہیں تختۂ مشقِ ستم بنائے رکھا۔لیکن یہ اللہ کی بندی سب کچھ برداشت کرتے ہوئے آج بھی صبر اور رضا کے ساتھ ایک مضبوط چٹان کی مانند اپنے موقف پر ڈٹی ہوئی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے خاوند کو ہدایت دے اور اس کی مشکلات آسان فرمائے۔آمین۔

مشاغل اور تأمّلات

اس تمہید کے بعد اب ہم مکرمہ جمیلہ احمد جملول صاحبہ کے احمدیت کی طرف سفر کا احوال ان کی ہی زبانی تحریر کرتے ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ:

میرا تعلق ایک معتدل سنّی خاندان سے ہے۔میرے والد صاحب تبلیغی جوش رکھتے تھے اور اس وقت کی میسر دینی کتب ان کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔مجھے بھی کتب کے مطالعہ کا شوق تھا اور تفسیر قرآن، آثار قیامت وامام مہدی اور دجال وغیرہ کے بارہ میں کتب کا مطالعہ میرا بہترین مشغلہ تھا۔ان کتب کے مطالعہ کے بعد میں سوچتی تھی کہ امام مہدی خونی کیونکر ہوسکتا ہے؟ اس نے تو ظلم اور ناانصافی ختم کرنے کے لئے آنا ہے، پھر اگر خود ہی اس نے تلوار سونت لی تو اس سے ظلم بڑھے گا۔نیز دجّال کی صفات کے بارہ میں پڑھ کر سوچتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسے گھمبیر ابتلا میں کس لئے ڈالے گا۔ میں اس بارہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ بات کرتی تو ان کی طرف سے یہی جواب ملتا کہ خدا کا یہی ارادہ ہے اور اس پر اعتراض کرنا جہالت ہے۔لیکن ایسے جوابوں سے میری تسلی نہ ہوتی۔

صوفیانہ خلوت

شادی کے بعد مَیں سعودی عرب چلی گئی جہاں میرا رجحان صوفی ازم کی طرف ہوگیا اور حضرت عبدالقادر جیلانی کی تالیفات مجھے بہت پسند آئیں۔مجھے ان کے بیان کردہ طریق خلوت پر عمل کر کے کسی قدر سکون ملتا اور روحانیت کا احساس ہوتا۔اس کا طریق یہ تھا کہ سوسو مرتبہ سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور سورۃ اخلاص پڑھنے کے بعد ایک ایک ہزار بار درود شریف اور استغفار کیا جاتا تھا۔

ایک چاند اور پانچ ستارے

انہی خلوت کے ایام میں ایک رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک چاند نما بہت بڑا ستارہ زمین پر نازل ہوا ہے اور زمین پر چل پھر رہا ہے۔اور پھر چھت کے راستے وہ ہمارے گھر میں بھی داخل ہوجاتا ہے۔میں خائف اور حیران ہوتی ہوں اور اسی عالم میں میری آنکھ کھل گئی۔

چند روز بعد ہی میں نے ایک اور خواب میں پانچ مزید ستارے دیکھے کہ وہ قطار بنائے زمین پر چل رہے تھے۔لیکن وہ پہلے والے ستارے سے حجم میں چھوٹے تھے۔ (گو مکرمہ جمیلہ صاحبہ نے اس رؤیا کی کوئی تعبیر نہیں لکھی لیکن یہ رؤیا نہایت واضح تھا۔چاند نما ستارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف جبکہ دیگر پانچ ستارے خلفاء کی طرف اشارہ کررہے تھے۔عجیب بات یہ ہے کہ خلافت جوبلی کے موقع پر ایکسل سنٹر لندن میں ہونے والے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی عظیم خطاب کے وقت سٹیج پر لگائے گئے بڑے بینر پر بھی یہی Theme نظر آرہا تھا۔ندیم)

جادو اور جن

مکرمہ جمیلہ صاحبہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد ہم یمن واپس آگئے جہاں ہمارا میاں بیوی کا باہمی اختلاف بڑھ گیا اور میں اپنے اہل خانہ کے پاس آگئی جنہوں نے مجھے اس وہم میں مبتلا کرنا شروع کردیا کہ میرے اور میرے خاوند کے مابین جدائی ڈالنے کے لئے مجھ پر جادو کیا گیا ہے۔ اس مزعومہ جادو کو توڑنے یا اس کا علاج کرانے کے لئے مجھے مختلف مولوی حضرات کے پاس لے جایا جانے لگا۔اور جب میں نے جانے سے انکار کیا تو میری والدہ صاحبہ کہنے لگیں کہ تم پر جنّوں کا بھی سایہ ہے جو تمہیں اس علاج سے روک رہے ہیں کیونکہ اس علاج کے بعد انہیں تمہارا جسم چھوڑنا پڑے گا۔مولوی حضرات کے پاس جانے سے میری گھٹن میں مزید اضافہ ہوجاتا جبکہ تلاوتِ قرآن کریم سے مجھے راحت وسکون ملتا۔

امیدِ رحمتِ باری

ایک رات میں نے دو نفل ادا کئے اور ان میں رو رو کر دعا کی کہ خدایا میری یہ تکلیف دور فرمادے۔اس رات سوئی تو خواب میں دیکھا کہ بہت سے بادل میرے گھر کے اندر داخل ہوگئے ہیں اور میں ان کو پکڑ پکڑ کر اپنے چہرہ اور جسم پر مل رہی ہوں۔ یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہوں۔میں نے کچھ بادل اپنے خاوند کے چہرہ پر ملنے کے لئے بھی اکٹھے کر لئے اور اسے بلاتے ہوئے کہا کہ جلدی آؤ کہیں یہ غائب نہ ہوجائیں۔لیکن افسوس کہ وہ نہ آئے۔

میں جب جاگی تو بہت خوش تھی اور خدا کے فضل اور نعمتیں پانے کے لئے پُرامید تھی۔چنانچہ میں نے اپنے خاوند سے صلح کرلی اور اپنے گھر لوٹ آئی۔گو میرے خاوند کی طرف سے ایذادہی اور تعذیب کا سلسلہ جاری رہا لیکن مذکورہ رؤیا کے بعد بہت حد تک میری تسکین ہوگئی۔میرا دل خلوت اور عبادت کی طرف مائل ہوتا تھا لیکن مجھے گھر کے کام، بچوں کی تعلیم اور خاوند کے جھگڑوں سے ہی فرصت نہ ملتی تھی۔

ظہورِ مہدی

یہ 2010ء کی بات ہے۔ایک روز میرا خاوند ٹی وی پر چینل بدل رہا تھا کہ ایم ٹی اے لگ گیا اور اس پر اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر آرہی تھی۔اس نے مجھے بلا کر کہا کہ دیکھو یہ شیعوں کا امام مہدی غار سے نکل آیا ہے۔میں نے جب پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو صداقت مجھے آپ کے چہرے سے جھلکتی ہوئی نظر آئی، چنانچہ میں نے اس چینل کا نمبر یاد کرلیا اور یہاں سے میرے احمدیت کی طرف سفر کا آغاز ہوا۔

میں جب بھی ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھتی تو آپ کے چہرۂ مبارک پر صداقت کے آثار نمایاں پاتی اور آپ کا کلام سن کر میرا بدن لرزنے لگتا اور میں کہتی کہ یہ کسی عام آدمی کا کلام نہیں ہے۔میرا تجسس بڑھا اور مزید جاننے کی خواہش میں میں دن رات ایم ٹی اے دیکھنے لگی۔امام مہدی کا موضوع میرے لئے بہت اہمیت کا حامل تھا اور یہ بات میری سوچ اور عقل پر سوار تھی کہ کیسے امام مہدی 125 سال قبل آئے اور چلے بھی گئے۔اب ہم ان پر ایمان کیسے لا سکتے ہیں؟ اور ان کی پیروی کیسے کر سکتے ہیں جبکہ وہ تو اس دنیا میں موجود بھی نہیں ہیں۔شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ امام مہدیؑ کے بعد خلافت کا مضمون میری نظر سے غائب تھا۔

ایک روز میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ امام مہدی کو ظاہر ہوئے سواسو سال گزر گیا۔اس نے فوراً کہا کہ یہ شیعوں کا دعویٰ ہے کہ وہ ظاہر ہوچکا ہے اس لئے ان کی باتوں پر نہ جاؤ۔اصل امام مہدی تو ابھی پیدا بھی نہیں ہوا۔

مجھے اپنے خاوند کی بات سے اتفاق نہ تھا لیکن میں اس کے ساتھ بحثوں میں نہیں پڑنا چاہتی تھی اس لئے اس کی بات کا جواب نہ دیا اور ایم ٹی اے دیکھنا نہ چھوڑا۔

دجّال اور جنّوں کی حقیقت

پھر ایک روز میں نے ایم ٹی اے پر دجال کے بارہ میں ایک پروگرام دیکھا، اس میں دجال کی علامتوں کی ایسی معقول تشریح کی گئی تھی کہ میں بہت جلد اس کی قائل ہوگئی۔میں نے کہا کہ امام مہدی کے بارہ میں مزید جاننے کے لئے سب سے بہتر وسیلہ یہی چینل ہے۔شاید کبھی اس چینل پر امام مہدی پر ایمان لانے کے بارہ میں میں بھی وضاحت مل جائے نیز یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کب نزول فرمائیں گے؟ کچھ روز دیکھنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ یہ امام مہدی ہی عیسیٰ علیہ السلام بھی ہے۔یہ میرے لئے نئی بات تھی اور مجھے اس کی حقیقت جاننے کی لَو سی لگ گئی تھی۔ چنانچہ میں نے پروگرام الحوار المباشر دیکھنا شروع کیا۔ان دنوں میں جنّوں کے بارہ میں پروگرام پیش کئے جارہے تھے۔میں نے دیکھا کہ یہ لوگ جنّوں کے اس مفہوم کا انکار کررہے تھے جو ہمارے معاشرے میں عام تھا۔میں نے حیران ہوکر کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِ نْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ پھر یہ جنوں کے وجود کا انکار کیونکر کرسکتے ہیں؟ گو مجھے ان کی بات سے اتفاق نہ تھا لیکن پھر بھی ان پروگرام کرنے والوں کے چہروں سے مترشح ہونے والا صدق، ان کا طرزِ کلام اور مخالفین کے ساتھ بات کرتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ مجھے یہ ماننے پر مجبور کررہا تھا کہ ان کا موقف ہی درست ہوگا اور یہاں پر شاید میری سمجھ کا قصور ہوگا لہٰذا مجھے مزید غور وفکر کرنا چاہئے اور اس پروگرام کو مزید توجہ سے دیکھنا چاہئے۔مجھے بار بار یہی احساس ہوتا تھا کہ یہ لوگ سچے ہیں اور اس بات کے حریص ہیں کہ لوگ ان کی بات سمجھ جائیں۔میں نے مطمئن ہوکر اپنے والد صاحب اور بہنوں وبھائیوں اور اپنے ہمسایوں سے کہا کہ اس چینل والوں کے بقول امام مہدی آچکا ہے چنانچہ یہ لوگ اس پر ایمان لانے کے لئے سب کو بلارہے ہیں۔

میرے والد صاحب تو خاموشی سے چینل دیکھتے رہے اور بعض باتوں کے قائل بھی ہوگئے جبکہ بعض کا انکار کردیا، لیکن میرے بھائیوں نے مجھے بہت ڈرایا کہ یہ لوگ نیا دین گھڑ لائے ہیں اس لئے اس چینل کو دیکھنا بھی جائز نہیں۔لیکن مجھ پر ان کی باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔میرے دل میں یہ بات راسخ ہوچکی تھی کہ یہ لوگ سچے ہیں۔اور اگر کسی بات کی مجھے سمجھ نہیں آرہی تو کسی نہ کسی پروگرام میں اس کی وضاحت ہوجائے گی۔

پھر اس کے بعد عرب سپرنگ شروع ہوگئی اور ہر شے کا ہی بحران شروع ہوگیا، سخت گرمی میں بجلی تقریباً ناپید ہوگئی جس کی وجہ سے میں ایم ٹی اے سے منقطع ہوکر رہ گئی۔

پھر خرابیٔ حالات کی وجہ سے ہمیں دوسرے شہر میں منتقل ہونا پڑا جہاں پر میں ایسے تجربات سے گزری جس سے احمدیت کی صداقت میرے لئے پہلے سے مزید واضح ہوگئی۔ اس دوسرے شہر میں ہم نے وقتی طور پر چند روز کے لئے ایک ایسے گھر میں قیام کیا جو کافی عرصہ سے خالی پڑا ہوا تھا، جہاں نہ بجلی نہ پانی کی موٹر تھی، جبکہ ان دنوں میں میرے ہاں جڑواں بچوں کی پیدائش بھی متوقع تھی۔ جہاں میں حالات کی سختی سے پریشان تھی وہاں اس بات کا بھی غم تھا کہ میں جماعت اور اس کے چینل سے منقطع ہوکر رہ گئی ہوں۔چونکہ یہ گھر دور دراز مقام پر تھا اور کافی عرصہ سے خالی پڑا تھا اس لئے میرے خاوند کو اس کے بارہ میں وساوس نے گھیر لیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اس گھر میں مجھے بعض تصویریں نظر آتی ہیں، بعض ہیولے چلتے پھرتے نظر آتے ہیں، اور عجیب وغریب آوازیں سنائی دیتی ہیں۔کبھی کبھی وہ مجھے کہتا کہ وہ دیکھو ایک ہیولا جارہا ہے۔میں غور سے اسے دیکھنے کی کوشش کرتی لیکن مجھے کچھ نظر نہ آتا۔اگر میں نے بھی ایم ٹی اے پر یہ نہ سنا ہوتا کہ ایسے جنّوں کا وجود نہیں ہے تو شاید میں بھی اپنے خاوند کے ساتھ خوف کا شکار ہوجاتی اور پھر نہ جانے مجھے بھی کیا کیا نظر آتا۔لیکن الحمدللہ کہ میں آیۃ الکرسی اور معوذات پڑھ لیتی تھی اور مجھے کوئی خوف لاحق نہ ہوتا۔

..........**(باقی آئندہ)**

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس خاص طور پر مسیح موعودؑ کے زمانے سے تعلق رکھنے والی ہیں اس لئے ہر احمدی کو انہیں پڑھنا چاہئے اور سمجھنا بھی چاہئے اور ان میں جن شرور کا ذکر ہوا ہے خاص طور پر ان سے بچنے کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے اور کوشش بھی کرنی چاہئے۔

مسلمان دنیا میں جو آجکل ہو رہا ہے یہ اسلام کے خلاف ایک سازش ہے۔ صرف مسلمان آپس میں نہیں لڑ رہے بلکہ اسلام مخالف طاقتیں ہیں جو بڑے طریقے اور دجل سے ان ملکوں میں فساد پیدا کر رہی ہیں۔

دجال کی شیطانی چالوں اور فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے احباب جماعت کو بالخصوص اور مسلمانوں کو بالعموم ان سے بچنے کی طرف رہنمائی اور دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکیدی ہدایت۔ عالم اسلام، اُمّت مسلمہ، افراد جماعت اور تمام بنی نوع انسان کے لئے دعاؤں کی دلگداز تحریک۔

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعاؤں کا تذکرہ۔

برطانیہ میں رمضان المبارک کے آخری روز امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کی لطیف تفسیر پر مشتمل درس۔ فرمودہ مورخہ 06/ جولائی 2016ء بمطابق 06/ وفا 1395 ہجری شمسی، 30/ رمضان 1437 ہجری قمری بمقام مسجد فضل لندن

دوسری و آخری قسط

پھر آخری سورۃ جو ہے سورۃ الناس ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا ہے، بن مانگے دینے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تُو کہہ دے کہ مَیں انسانوں کے ربّ کی پناہ مانگتا ہوں۔ مَلِکِ النَّاسِ انسانوں کے بادشاہ کی۔ اِلٰہِ النَّاسِ انسانوں کے معبود کی۔ مِنْ شَرِّالْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ بکثرت وسوسے پیدا کرنے والے کے شر سے جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ وہ جو انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ خواہ وہ جنّوں میں سے ہو یعنی بڑے لوگوں میں سے یا عوام الناس میں سے۔

اس سورۃ میں ان شرور سے بچنے کا روحانی علاج بتایا گیا ہے کہ اپنے معبود حقیقی کو پہچانو گے تو ان شرور سے بچتے رہو گے جو اندرونی اور بیرونی دونوں طرح کے شر ہیں۔

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس خاص طور پر مسیح موعود کے زمانے سے تعلق رکھنے والی ہیں اس لئے ہر احمدی کو انہیں پڑھنا چاہئے اور سمجھنا بھی چاہئے اور ان میں جن شرور کا ذکر ہوا ہے خاص طور پر ان سے بچنے کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے اور کوشش بھی کرنی چاہئے۔

سورۃ الناس میں اللہ تعالیٰ کی تین اہم صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے یعنی رَبِّ النَّاس کی۔ مَلِکِ النَّاس۔ کہ بادشاہ ہے لوگوں کا۔ اِلٰہِ النَّاس۔ جو معبود ہے لوگوں کا۔ اور بتایا گیا ہے کہ جب بڑے منصوبہ بندیاں کرنے والے اور ہوشیار حاسد پیدا ہوں گے تو ان کا مقابلہ روحانی طاقت سے ہی ہو سکے گا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اور اس کے حاصل کرنے کے لئے ربّ الناس کی پناہ میں آ ؤ جو تمہارا بھی ربّ ہے اور ہر ایک کا ربّ ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ کوئی دنیاوی وسیلہ تمہاری پرورش کا سامان کرتا ہے یا تمہاری دنیاوی ترقیات دنیا والوں کو اپنا ربّ ماننے سے ہوں گی۔ یعنی جو حقیقی ربّ ہے اس کو ربّ بناؤ جس سے روحانیت بھی ترقی کرے اور اللہ تعالیٰ پھر دنیاوی انعامات بھی دیتا ہے۔ اس مَلِک کی پناہ میں آ ؤ جو تمہارا بھی بادشاہ ہے اور ہر ایک کا بادشاہ ہے۔ اس کی بادشاہی ہر ایک پر حاوی ہے۔ اس لئے بڑی طاقتوں کی بادشاہی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ اس معبود کی پناہ میں آ ؤ جو تمہارا معبود ہے اور حقیقی معبود ہے اور اس حقیقی معبود کے علاوہ کوئی غیر اِلٰہ، غیر معبود تمہیں متأثر نہ کرے۔ یاد رکھو تمہارے رزق، تمہاری پرورشیں، پرورشوں کے سامان مہیا کرنے والا، تمہاری پرورش کرنے والا صرف ایک خدا ہے، کوئی دنیاوی طاقت نہیں۔ حقیقی بادشاہ خدا تعالیٰ ہے، اَور کوئی نہیں۔

پس ایک حقیقی مومن کو اور من حیث الجماعت مسلم اُمَّہ کو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ جب دنیاوی طاقتیں اپنے زُعم میں اپنے آپ کو ربّ سمجھنے لگ جائیں، جب دنیاوی طاقتیں اپنی بڑی حکومتوں کے زعم میں اپنے آپ کو مَلِک سمجھنے لگ جائیں، جب وہ کھلے الفاظ میں نہ سہی لیکن اپنے عمل سے یہ اظہار کر رہی ہوں کہ ہمارے آگے جھکو تو اس وقت تمہیں سب کچھ ملے گا تو اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک حقیقی مومن کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرو، اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔

مسلمان دنیا میں جو آجکل ہو رہا ہے یہ اسلام کے خلاف ایک سازش ہے۔ صرف مسلمان آپس میں نہیں لڑ رہے بلکہ اسلام مخالف طاقتیں ہیں جو بڑے طریقے اور دجل سے ان ملکوں میں فساد پیدا کر رہی ہیں اور پھر ہمدرد بن کر ان پر ہاتھ رکھ کر یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ دیکھو ہمیں تمہاری بھلائی، تمہاری بہتری اور تمہاری پرورش کا کتنا خیال ہے۔ تمہاری حکومتوں نے تو تمہارے حق ادا نہیں کئے لیکن ہم تمہارے حق ادا کریں گے اور کر رہے ہیں اور بعض مسلمانوں پہ ان فساد زدہ علاقوں میں اس کا اثر بھی ہو رہا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک خبر تھی کہ ان فساد زدہ علاقوں کے کئی مسلمان عیسائی ہو گئے۔ کچھ کا تو خیال ہے کہ یہ لوگ اپنی بھوک اور اپنا ننگ مٹانے کے لئے عیسائی ہوئے ہیں۔ کچھ کا خیال ہے کہ حقیقت میں مسلمانوں کے عمل دیکھ کے اور اِن کے دجل میں آ کے یہ عیسائی ہوئے ہیں۔ بہرحال یہ ایک چال چلی جا رہی ہے جس نے مسلمان دنیا میں ایک فساد پیدا کیا ہوا ہے۔ دونوں فریقوں کو اسلحہ دینے والے بھی یہی لوگ ہیں اور دونوں کی صلح کرانے کے لئے آگے آنے والے بھی یہی لوگ ہیں اور پھر اس بہانے سے غیر محسوس طریقے سے ان مسلمان ملکوں کی دولت سے فائدہ اٹھانے والے بھی یہی لوگ ہیں۔

اب ان کے اپنے لکھنے والے وہ لوگ جو انصاف دیکھنا چاہتے ہیں یا انصاف پسند ہیں بعض تبصرے کرنے لگ گئے ہیں کہ ہمارے لوگ ہی ہیں جن کی غلطیوں کی وجہ سے فساد پیدا ہوا ہے۔

بہرحال ایک شیطانی فتنہ ہے جو تین ذریعوں سے جاری ہے۔ پھر شیطانی فتنہ اس کے علاوہ بھی ہے۔ یہ تو انفرادی طور پر ایک بڑے فساد ہیں۔ اخلاقی طور پر مذہب سے دُور لے جانے کے لئے خاندانوں میں، قوموں میں اسلام پر عمل کرنے والوں کے اندر بے چینی اور فرسٹریشن (frustration) پیدا کرنے کے لئے کہیں عورتوں کے حقوق کی تنظیمیں بنائی جاتی ہیں۔ اس میں چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر ان پہ بڑا شور مچایا جاتا ہے۔ کئی جگہ یہی ایشو بن گیا کہ اگر عورت سے مصافحہ نہیں کرتے تو عورت کے حق نہیں ادا کئے۔ سویڈن میں مجھ سے کسی اخباری نمائندے نے کہا۔ میں نے کہا دنیا میں بہت سارے اور بڑے مسائل ہیں۔ اگر تمہارے خیال میں تمہاری قوم کی ترقی، ملک کی ترقی اور دنیا کے فساد صرف عورت سے مصافحہ کر کے ہی حل ہو سکتے ہیں تو پھر ثابت کر کے دکھاؤ یہاں تم کتنا فائدہ اٹھا رہے ہو۔ یا صرف عورت کی عزت مصافحہ کرنے میں ہی ہے؟ اسلام کی جو تعلیم ہے ہم مسلمان اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تم لوگ مذہب سے ہٹے ہوئے ہو اس لئے اس سے دُور جا رہے ہو۔

پھر شیطانی فتنہ آجکل جو زوروں پر ہے ہم جنسی کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ بھی خنّاس ہے، شیطان ہے جو مختلف طریقوں سے وسوسے پیدا کرتا ہے۔ سویڈن میں ایک جگہ ریسپشن (reception) تھی تو جب میں نے اس کے خلاف بات کی تو وہاں کی پارلیمنٹ کے ممبروں نے فیصلہ کیا کہ ہم فنکشن میں شامل نہیں ہوں گے۔ میں نے کہا بیشک نہ شامل ہوں۔ جو اسلام کی تعلیم ہے اور نہ صرف اسلام کی تعلیم بلکہ ہر مذہب کی تعلیم، بائبل اس پہ سب سے زیادہ بولتی ہے، اس کے خلاف جو کام ہو گا وہ ہم نہیں کریں گے۔ لیکن بہرحال اس کے باوجود چند ایک لوگ تو نہیں آئے یا اس پارٹی کے لوگ نہیں آئے جن کا خیال تھا کہ ہماری حکومتیں صرف اسی شیطانی کام کی وجہ سے بچی ہوئی ہیں، ان کے علاوہ اکثر لوگ آئے اور بڑا کامیاب ہوا۔ تو بہرحال ہم نے، جماعت احمدیہ کے ہر ممبر نے، ہر احمدی نے یہ کوشش کرنی ہے کہ شیطان کے جو فتنے ہیں، قانون بنا کے یا مختلف اور طریقوں سے وسوسے ڈالنے والے ہیں، ہر ذریعہ سے اس کے خلاف قدم اٹھانا ہے اور اس روحانی روشنی کو دنیا میں پھیلانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ تم اس شیطان سے بچنے کی دعا کرو اور بجائے دنیاوی طریقوں کو اختیار کرنے کے روحانیت میں بڑھنے کی کوشش کرو۔ بجائے ان بادشاہوں کے غیر اسلامی قوانین کی حمایت کرنے کے اور ان سے ڈرنے کے بجائے کھل کر اپنے دین پر قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جو روشنی اس زمانے میں اتارنی تھی وہ اتار دی اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس کو ماننے کی توفیق بھی دی۔ اب اس کو پھیلانا بھی ہمارا کام ہے اور لوگوں کو بتانا کہ یہ روشنی ہے اس کو تلاش کرو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ مسلمانوں کو بھی ان باتوں کی سمجھ آ جائے اور احمدیوں کو بھی اس کے لئے بہت زیادہ کوشش اور دعا کرنی چاہئے۔

....

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں عمومی طور پر عالم اسلام کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو نفسانی اور دنیاوی شرور سے بھی بچائے اور ان کی روحانیت کی طرف رہنمائی بھی فرمائے۔ آپس میں ان کا اتحاد بھی پیدا ہو اور جو پھوٹ پڑی ہوئی ہے جس کی وجہ سے دشمن فائدہ اٹھا رہے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ ان کو بچائے۔ اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ کے قہری نشان ظاہر ہوں دنیا کو بھی عقل دے کہ وہ اس سے بچنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی رحمت کے طالب ہوں۔

عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب وخواتین کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ ہر شر سے بچائے۔ ثبات قدم عطا فرمائے۔ اور نظام خلافت، نظام جماعت سے بھی ہمیشہ جوڑے رکھے۔ واقفین کے لئے، واقفینِ نَو کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقاصد پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جن والدین نے وقفِ نو میں اپنے بچوں کو وقف کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں بھی سنے اور ان کے بچوں کو وقف کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان مغربی ممالک میں رہنے والے بعض لوگ جو ہیں یا بلکہ ہر جگہ ہی اب جو دنیاوی گندگیوں اور برائیوں میں پھنس گئے ہیں اور ماؤں کو ان کی بڑی فکر ہے اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی ان سے نکالے۔ دجال کے فتنے کے شر سے بچنے کے لئے، خدا تعالیٰ ان کی چالوں اور خطرناک منصوبوں اور ارادوں سے ہمیں بھی بچائے اور تمام انسانیت کو بھی بچائے، مسلمانوں کو بچائے۔ ان کی وجہ سے دنیا کا امن تباہ ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ خود ہی ان

باقی صفحہ نمبر17پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج بنگلہ دیش کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت بھی بڑی مخلص جماعت ہے۔ یہ بھی وہ ملک ہے جس میں وہاں کے احمدیوں نے جان کی قربانی بھی دی ہے۔ اسی طرح سیرالیون میں بھی آج جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس مقصد کے لئے یہ جلسے منعقد ہوتے ہیں اس مقصد کی روح کو ہم سمجھنے والے ہوں اور پھر حاصل کرنے والے ہوں، چاہے وہ دنیا کے کسی ملک میں ہے۔

دنیا کے ہر احمدی کو ہر وقت یہ مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ یہ صرف تین دن کا مقصد نہیں ہے بلکہ ایک احمدی مسلمان کی تمام زندگی کا مقصد ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے بعض مقاصد کا تذکرہ اور اس حوالہ سے اہم نصائح

آج جبکہ اسلام کو ہر جگہ بدنام کیا جا رہا ہے خود مسلمان ممالک میں مسلمان مسلمان کے خون کا پیاسا ہے اور مسلمان کے عمل اسلام کی تعلیم سے دُور جا چکے ہیں ایسے میں ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کے لئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر دعائیں کرنی ہیں۔ اپنے کاموں میں برکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنا ہے۔ اور پھر حسن اخلاق کے اپنے عملی نمونے بھی قائم کرنے ہیں تا کہ دنیا کو نظر آئے کہ اگر اسلام کی تعلیم کے مطابق عبادتوں کے اعلیٰ معیار دیکھنے ہیں تو احمدیوں میں دیکھو۔ اگر اسلام کی تعلیم کے مطابق حقوق العباد کے اور حُسنِ خُلق کے اعلیٰ معیار دیکھنے ہیں تو احمدیوں میں دیکھو۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 03 فروری 2017ء بمطابق 03 تبلیغ 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج بنگلہ دیش کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس دفعہ ان کے آخری دن کے جلسہ سے میں نے خطاب نہیں کرنا تھا اس لئے انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ خطبہ میں ہی اس حوالہ سے کچھ بات کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت بھی بڑی مخلص جماعت ہے۔ یہ بھی وہ ملک ہے جس میں وہاں کے احمدیوں نے جان کی قربانی بھی دی ہے۔ بارہ تیرہ کے قریب شہید ہوئے، سختیاں بھی برداشت کیں اور کر رہے ہیں لیکن احمدیت اور حقیقی اسلام پر ایمان اور یقین میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے پکّے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور یقین میں ہمیشہ اضافہ کرتا چلا جائے۔

اسی طرح سیرالیون میں بھی آج جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے اور وہاں موسم کی وجہ سے ان کو پریشانی تھی اور کچھ سیکیورٹی کے خدشات بھی تھے۔ انہوں نے بھی دعا کا کہا اور جلسہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے کہا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی بابرکت فرمائے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس مقصد کے لئے یہ جلسے منعقد ہوتے ہیں چاہے وہ دنیا کے کسی ملک میں، بنگلہ دیش میں یا سیرالیون میں یا افریقہ میں کہیں یا کہیں بھی اور ہوں۔ اس مقصد کی روح کو ہم سمجھنے والے ہوں اور پھر حاصل کرنے والے ہوں۔ اور وہ مقصد کیا ہے؟ وہ مقصد وہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف اوقات میں جلسے کے حوالے سے بیان فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ جلسہ کے افتتاح کے موقع پر بنگلہ دیش والے بھی، سیرالیون والے بھی اس بات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے سن چکے ہیں۔ دنیا کے ہر احمدی کو ہر وقت یہ مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ یہ صرف تین دن کا مقصد نہیں ہے بلکہ ایک احمدی مسلمان کی تمام زندگی کا مقصد ہے۔ پس ان مقاصد کو ہر وقت ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جلسہ کا ایک مقصد یہ ہے کہ زہد اور تقویٰ پیدا ہو۔ اب یہ کوئی عارضی چیز نہیں ہے۔ مستقل رکھنے والی چیز ہے۔

پھر جلسے پر آنا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کے خوف کا حقیقی اِدراک دلانے والا ہو۔ یہ بھی ایک مستقل چیز ہے یعنی ایسا خوف جو صرف خوفزدہ ہو کر ڈرنے والا خوف نہیں ہے بلکہ اپنے محبوب کی ناراضگی کا خوف ہو۔

پھر یہ کہ جلسہ پر آنا اور روحانی ماحول ایک دوسرے کے لئے دلوں میں نرمی پیدا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے محبت میں بڑھنے والا ہو۔ آپس میں ایسا بھائی چارہ پیدا ہو جائے جس پر دنیا رشک کرے کہ ایسے نمونے ہی حقیقی اسلامی تعلیم کا اظہار ہیں۔

آپ علیہ السلام نے اس بات کی ضرورت کا بھی احساس دلایا کہ آپ کے ماننے والے انکسار اور عاجزی دکھانے والے ہوں۔ تکبر اور غرور کو اپنے اندر سے بالکل نکال دیں۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن جلد 6 صفحہ 394,398)۔ اپنی روحانی ترقی کے معیار حاصل کر کے پھر وہ جہاں جہاں کے رہنے والے احمدی ہیں، اسلام کی حقیقی خوبصورت تعلیم کو اپنے ہم وطنوں میں پھیلائیں۔ مخالفت اگر ہے تو یہ ہمارے کام ختم نہیں کر سکتی۔ حکمت سے تبلیغ کا کام ہم نے ہر جگہ جاری رکھنا ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے۔

آج جبکہ اسلام کو ہر جگہ بدنام کیا جا رہا ہے خود مسلمان ممالک میں مسلمان مسلمان کے خون کا پیاسا ہے اور مسلمان کے عمل اسلام کی تعلیم سے دُور جا چکے ہیں ایسے میں ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کے لئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر دعائیں کرنی ہیں۔ اپنے کاموں میں برکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنا ہے۔ اور پھر اپنے عملی نمونے حسن اخلاق کے بھی قائم کرنے ہیں تا کہ دنیا کو نظر آئے کہ اگر اسلام کی تعلیم کے مطابق عبادتوں کے اعلیٰ معیار دیکھنے ہیں تو احمدیوں میں دیکھو۔ اگر اسلام کی تعلیم کے مطابق حقوق العباد کے اور حُسنِ خُلق کے اعلیٰ معیار دیکھنے ہیں تو احمدیوں میں دیکھو۔

پس یہ جلسہ تین دن کے لئے احمدیوں کو جمع کر کے کوئی دین کی باتیں بتانے کے لئے نہیں۔ یہ صرف اس لئے منعقد نہیں ہوتا بلکہ اس لئے منعقد کیا جاتا ہے کہ اس ماحول میں رہ کر یعنی ان تین دنوں میں جو ماحول بنتا ہے اس میں رہ کر اپنے دلوں کے زنگ اتاریں۔ اعتقادی لحاظ سے یہاں کے رہنے والے احمدی بیشک بہت مضبوط ہیں اور جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا اس کے لئے بنگلہ دیش کے احمدیوں نے جانیں بھی قربان کیں لیکن اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ اسلام کے اس نشأۃ ثانیہ کے زمانے میں اپنی عملی حالتوں کو بھی اعلیٰ معیاروں پر لے کر جائیں۔ نمازوں کی پابندی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے

مطابق کریں۔ اپنی نمازوں کے اندر نمازوں کی روح کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اس بارے میں مَیں گزشتہ دو خطبات میں بڑی تفصیل سے بیان کر چکا ہوں۔ حقوق العباد کی ادائیگی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کریں۔

جیسا کہ ذکر ہوا جلسوں کے مقاصد میں ایک مقصد زُہد اور تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ کے بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"تقویٰ کے معنی ہیں کہ بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا" (کسی کو لوٹا نہیں، غصب نہیں کیا۔ کسی کے حقوق غصب نہیں کئے۔) "نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے۔" (یہ کوئی نیکی نہیں ہے یہ تو مذاق ہے۔) "کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129) یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں"۔ فرمایا "یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا۔ خون نہیں کیا۔ چوری نہیں کی۔ ڈاکہ نہیں مارا اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا"۔ (یہ جرم تو نہیں کئے لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی سچائی اور وفا کا ایسا نمونہ بھی نہیں دکھایا جو قابل تعریف ہو) "یا نوع انسان کی کوئی خدمت نہیں کی اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو اِن باتوں کو پیش کر کے اسے نیکوکاروں میں داخل کرے کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں۔ صرف اتنے خیال سے انسان اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا۔" فرمایا "بدچلنی کرنے والے، چوری یا خیانت کرنے والے، رشوت لینے والے کے لئے عادت اللہ میں ہے کہ اسے یہاں سزا دی جاتی ہے" (وہ تو اس دنیا میں سزا پا لیتے ہیں) "وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پا لیتا۔" (عموماً کسی نہ کسی ذریعہ سے سزا مل جاتی ہے۔) "یاد رکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے۔"

فرمایا کہ "تقویٰ ادنیٰ مرتبہ ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے کسی برتن کو اچھی طرح سے صاف کیا جاوے تا کہ اس میں اعلیٰ درجہ کا لطیف کھانا ڈالا جائے۔ اب اگر کسی برتن کو خوب صاف کر کے رکھ دیا جائے لیکن اس میں کھانا نہ ڈالا جائے تو کیا اس سے پیٹ بھر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وہ خالی برتن طعام سے سیر کر دے گا؟"۔ (یعنی خالی برتن سامنے رکھ دو تو اس سے بغیر کھانے کے تمہارا پیٹ بھر جائے گا۔) "ہرگز نہیں۔ اسی طرح پر تقویٰ کو سمجھو"۔ آپ نے فرمایا "تقویٰ کیا ہے؟" فرماتے ہیں کہ "تقویٰ تو صرف نفس امّارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے۔" (نفس امّارہ وہ ہے جو انسان کو ہر وقت برائیوں پر ابھارتا رہتا ہے اور برائیاں کر کے کوئی شرمندگی نہیں ہوتی۔ اس لئے تقویٰ یہ ہے کہ نفس امّارہ کا جو برتن ہے اس کو صاف کرو اور جب یہ صاف ہو گیا، برائیوں سے آدمی بچنے لگ گیا تو یہ تقویٰ کی ابتدائی چیز ہے۔ پھر اس برتن میں کھانا ڈالو اور وہ کھانا وہ نیکیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بتائیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے حق بھی ہیں اور بندوں کے حق بھی ہیں۔ فرمایا کہ "اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس میں پڑنا ہے اور جس نے اعضاء کو قوت دے کر انسان کو اس قابل بنانا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہوں۔" اب اس طرح کی کوشش کرے۔ نیکیاں کرے۔ جتنی انسانی طاقتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے جتنی قوتیں دی ہوئی ہیں ان کو اس لئے مضبوط کرے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے حق ادا ہوں اور اس کے بندوں کے حق ادا ہوں۔ اس سے نیک اعمال صادر ہوں "اور وہ بلند مراتب قرب الٰہی کے حاصل کر سکے۔" (ملفوظات جلد 6 صفحہ 243-241۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ جب یہ دونوں باتیں ہوں گی۔ نیکیاں اس میں پڑنے لگ جائیں گی تو پھر تقویٰ کا معیار بھی بڑھے گا اور پھر قرب الٰہی بھی حاصل ہوگا۔

پھر ایک حقیقی مسلمان کے لئے بہت اہم چیز عبادت ہے۔ اس بارے میں کہ دعا کیا چیز ہے، عبادت کیا چیز ہے؟ عبادت اور دعا کیا معجزات دکھاتی ہے اور کس طرح یہ کرنی چاہئے اور کیسی ہونی چاہئے اور دعا کی حقیقت جاننے کے لئے کیا طریق اختیار کرنے چاہئیں اور پھر اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب کس طرح حاصل کرنا ہے اور اس میں نماز کا پھر کیا کردار ہے؟ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔" ایک مٹی لو وہ دعا سے سونا بن جاتی ہے۔ دعا میں ایسی تاثیر ہونی چاہئے۔ "اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔" لیکن کیسی دعا؟ فرمایا کہ "اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے۔" ایسی دعا جو دل سے نکل رہی ہو اور اس کے ساتھ روح پگھلتی ہو۔ "اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرتِ اَحدیّت پر گرتی ہے"۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتی ہے۔ "وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔" یعنی دعا جب دل سے نکلتی ہے تو وہ کبھی بیقراری میں کھڑی ہوتی ہے۔ کبھی رکوع میں جاتی ہے۔ کبھی سجدہ کرتی ہے۔ روح کی مختلف حالتیں ہیں اور ان کی جو ظاہری حالت ہے اس کا اظہار نماز میں ہوتا ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔) "اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک ہیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے" روح کا جھکنا یہ ہے یا رکوع کرنا یہ ہے "کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے۔" خدا تعالیٰ سے زیادہ بڑا کوئی تعلق اور محبت نہیں ہے "اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے۔ اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے خیال بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے"۔ انسان کچھ نہیں رہتا۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ "یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے۔" اگر نماز کی حقیقت معلوم کرنی ہے کہ کیا حقیقت ہے تو پھر یہ نماز ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں نمازیں بڑی پڑھی ہیں اللہ نہیں ملا تو یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ "اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرّک ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے۔ جب تمہاری روح غمگین ہو تو آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جب روح میں خوشی پیدا ہو تو چہرہ پر بشاشت ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان بسا اوقات ہنسنے لگتا ہے۔ ایسا ہی جب جسم کو کوئی تکلیف اور درد پہنچے تو اس درد میں روح بھی شریک ہوتی ہے۔ اور جب جسم کسی ٹھنڈی ہوا سے خوش ہو تو روح بھی اس سے کچھ حصہ لیتی ہے۔ پس جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں حضرتِ احدیّت کی طرف حرکت پیدا ہو۔" اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت پیدا ہو۔ اس طرف چلے۔ "اور وہ روحانی قیام اور سجود میں مشغول ہو جائے"۔ ظاہری قیام اور سجدے اور رکوع جو ہیں ان میں ایک ایسا مقام حاصل ہو جائے کہ وہ روحانی بن جائیں۔ روح سے سجدے ہو رہے ہوں اور روح سے رکوع ہو رہے ہوں یا روح کے رکوع ہو رہے ہوں اور روح کے سجدے ہو رہے ہوں اور وہ حالت پیدا ہو جو انسان کو ظاہری طور پر خوشی اور غمی میں پیدا ہوتی ہے۔ انسان روتا بھی ہے ہنستا بھی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں بھی اظہار ہونا چاہئے۔ "روحانی قیام اور سجود میں مشغول ہو جائے کیونکہ انسان ترقیات کے لئے مجاہدات کا محتاج ہے"۔ ترقی کرنی ہے تو مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ محنت کرنی پڑتی ہے۔ "اور یہ بھی ایک قسم مجاہدہ کی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب دو چیزیں باہم پیوست ہوں،" جڑی ہوئی ہوں "تو جب ہم ان میں سے ایک چیز کو اٹھائیں گے تو اس اٹھانے سے دوسری چیز کو بھی جو اس سے ملحق ہے کچھ حرکت پیدا ہوگی۔ لیکن صرف جسمانی قیام اور رکوع اور سجود میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔" اگر صرف ظاہری طور پر نمازوں میں قیام کیا، رکوع کیا، سجدے کئے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ "جبتک کہ اس کے ساتھ یہ کوشش شامل نہ ہو کہ روح بھی اپنے طور سے قیام اور رکوع اور سجود سے کچھ حصہ لے اور یہ حصہ لینا معرفت پر موقوف ہے اور معرفت فضل پر موقوف۔"

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 224-223)

پس آپ نے ایک اور جگہ اس کی وضاحت فرمائی کہ فضل جو ہے یہ ملتا تو اللہ کے فضل سے ہے اس لئے فضل کو حاصل کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ اسی سے مانگو اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ معرفت حاصل ہو تو پھر ہی حقیقی نماز بھی ادا ہوتی ہے اور اس کے لئے مجاہدہ اور محنت کی ضرورت ہے لگاتار کوشش کی ضرورت ہے۔ جب مجاہدہ ہوگا تب ہی مقصد پیدائش بھی حاصل ہوگا۔ تقویٰ اور حقیقی عبادتوں کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جیسا کہ ابھی پہلے بھی ایک اقتباس میں بیان ہو گیا کہ دو چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ کے حق اور بندوں کے حق۔ اور تقویٰ کی یہ تکمیل بھی اس وقت ہوگی اور حقیقی عبادتیں بھی اس وقت ہوں گی جب حقوق العباد کی ادائیگی بھی ساتھ ہو۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے"۔ لوگ نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ مسجدوں میں بھی آ جاتے ہیں۔ چندے بھی دے دیتے ہیں۔ بعض دفعہ جان کی قربانیاں بھی دے دیتے ہیں لیکن بعض دفعہ ایسے موقعے آتے ہیں کہ لوگوں کا حق ادا کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ اصل نازک مسئلہ اور مرحلہ حقوق العباد کا ہے "کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہئے"۔ فرمایا کہ "میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے،" کوشش کی جائے کہ دشمن کو برباد کر دیں۔ "پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افترا کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں کا اور

بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی۔'' تو پھر ایک کے بعد دوسری برائی آتی ہے جس طرح بچے دیئے جاتے ہیں ایک بدی دوسرا بچہ پیدا کر دیتی ہے۔ جب اپنے بچے دیں گی'' تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔''

فرمایا کہ ''مَیں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلافِ مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔'' کوئی ذاتی دشمنی نہ ہو۔

فرمایا ''خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اس کے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔'' اللہ اور رسول کی عزت کا سوال پیدا ہوتا ہے تو وہاں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔ ''یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسول کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اس دشمنی سمجھنے کے یہ معنی نہیں ہیں'' یہاں بھی وضاحت ہے کہ دشمن تو بیشک سمجھو لیکن اس کے یہ معنی نہیں'' کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلا وجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں، بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ۔'' دشمن ہے تو اس سے الگ ہو جاؤ'' اور معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔'' ممکن ہو تو دشمن کی اصلاح کے لئے دعا کرو'' اپنی طرف سے کوئی نئی بھاجی اس کے ساتھ شروع نہ کرو۔'' یعنی اس کے ساتھ کوئی نیا جھگڑا شروع نہ کر دو۔

فرمایا کہ ''یہ امور ہیں جو تزکیۂ نفس سے متعلق ہیں۔'' حضرت علیؓ کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ'' کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا (تعالیٰ) کے لئے لڑتے تھے۔ آخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے نیچے گرا لیا اور اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے۔ اس نے جھٹ حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اس کی چھاتی پر سے اتر آئے اور اسے چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ اب تک تو میں محض خدا تعالیٰ کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تھا لیکن اب جبکہ تو نے میرے منہ پر تھوک دیا ہے تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھ حصہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہیں قتل کروں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔'' آپ فرماتے ہیں کہ'' ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔'' اپنے ماننے والوں کو آپ نے فرمایا۔ ''اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دکھ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی کیا بات ہوگی۔''

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 105-104۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی کو دکھ نہیں دینا اور اللہ اور رسول کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھو۔ وہاں سے اٹھ جاؤ۔ اس کے لئے دعا کرو۔ اس کی اصلاح کی کوشش کرو اور اس کے حملوں کا جواب دو جو جائز طریقے ہیں لیکن یہ نہیں کہ اس کی ہر بات کو برا سمجھتے ہوئے مکمل طور پر غلط طریقے سے دشمنوں سے دشمنی پہ اتر آؤ۔ یہ بھی غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کا حقیقی فہم اور اِدراک عطا فرمائے اور اپنا فضل فرماتے ہوئے ہماری نمازیں اور عبادتیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقوق العباد کی ادائیگی کی باریکی کو سمجھنے والا بنائے۔ ہمارا ہر فعل چاہے وہ دنیاوی ہو اس نیت سے ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر حال میں حاصل کرنا اور مقدم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

ملائکہ نے ہٹایا جو سنگ راہ آیا
زمیں پکار اُٹھی آسماں گواہ آیا
کبھی احاطہ کئے دستۂ سپاہ آیا
کہیں پہ اہلِ محبت کا قافلہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

وہ جس کو دیکھ کے ایوانِ بالا جھوم اُٹھا
ادب میں اس کے لئے سب کا سب ہجوم اُٹھا
اُٹھا وہاں سے مچا کے تو ایک دھوم اُٹھا
خدا کا پیار بسانے دلوں میں جاہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

زمانے بھر کے لئے آج جو ہے فیض رساں
خدا کی نصرت و تائید کا ہے ایک نشاں
محبتوں کا سمندر خوشی کا سیلِ رواں
وہ اپنا فیض لُٹاتے ہر ایک راہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

وہ ماری خوف کی اس بے امان دنیا میں
خدا سے دُور بہت بے دھیان دنیا میں
وہ دیں سے ہوتی ہوئی بدگمان دنیا میں
قیامِ امن کی خاطر جہاں پناہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

خدا نے فضل سے اپنے بدل دیئے موسم
یہ اس پہ خاص عنایت تھی اس پہ لطف و کرم
پرائے اپنے بھی بھرتے رہے ہیں اس کا دَم
سرور قلب و نظر کو تھا بے پناہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

وہ مثلِ شیرِ عَریں مرد اِک جَرِیُ اللہ
وہ دیں کا دل میں لئے درد اِک جَرِیُ اللہ
چوکھی لڑتے ہوئے فرد اِک جَرِیُ اللہ
کرا کے دینِ محمدؐ کی واہ واہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

اسے اعجاز نہ کہئے تو اور کیا کہئے
خدائی راز نہ کہئے تو اور کیا کہئے
الٰہی ساز نہ کہئے تو اور کیا کہئے
دلوں کو اپنی بنا کے وہ تخت گاہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

(مبارک احمد ظفر۔ لندن)

بقیہ: رپورٹ دورۂ کینیڈا 2016ء

..............................از صفحہ نمبر 20

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ریجائنا تشریف آوری ہوئی تو شہر کی حدود سے بیس کلومیٹر باہر ریجائنا پولیس کا اسکواڈ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کا منتظر تھا۔ حضور انور کی آمد پر یہاں سے پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Hilton ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔ جہاں صدر جماعت ریجائنا نے بعض جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور مسجد محمود کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد محمود تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ مبلغ سلسلہ ریجائنا (Regina) ذیشان گورایہ صاحب نے جماعتی عہدیداران کے ساتھ اپنے آقا کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور بعدازاں خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔

مسجد محمود ریجائنا میں تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد محمود کے اندر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 14 بچے اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

فراست احمد بشیر، لقمان احمد، عمر احمد، ارسلان احمد فیض، ولید احمد، عطاء السلام، عبیر احمد، فیض ہاشم۔

عطیۃ القیوم منزہ، ہالہ رشید، کاشفہ ایوب، عائشہ احمد، بازغہ ایمن کاہلوں، مدیحہ ظفر۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ ہلٹن ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

مسجد سے واپس آتے ہوئے بھی مقامی پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔

....

3 نومبر 2016ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد محمود میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپسی اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

ہوٹل سے نماز فجر کے لئے آتے ہوئے اور پھر واپس جاتے ہوئے پولیس کی گاڑیاں قافلہ کے ساتھ رہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا دو بجے مسجد محمود میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ ہوٹل Hilton میں تشریف لے آئے۔ مقامی پولیس کی تین گاڑیاں قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر رہیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد محمود تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں جماعت Regina اور جماعت Winnipeg کے 49 خاندانوں کے 215 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

جماعت Winnipeg سے آنے والی فیملیز 580 کلومیٹر کا سفر طے کرکے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ پولیس کی گاڑیاں اپنی ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہیں۔

....

ریجائنا کی مختصر تاریخ

ریجائنا شہر، سسکاٹون کے بعد صوبہ Saskatchewan کا دوسرا بڑا شہر ہے اور اس صوبہ کا معاشی اور تجارتی مرکز ہے۔ اس شہر کا پہلا نام Wascana تھا۔ 1882ء میں ملکہ وکٹوریہ کی تعظیم میں اس کی بیٹی شہزادی Louise نے اس شہر کا نام وکٹوریہ ریجائنا رکھا۔ اس شہر میں Aboriginal آبادی کی تعداد 15 ہزار 685 ہے جو کہ شہر کی آبادی کا 8.3 فیصد ہے۔

اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد ایک سو ساٹھ کے لگ بھگ ہے۔

شروع میں ریجائنا جماعت نے شہر کے قریب مسجد کے لئے زمین خریدی تھی لیکن سِٹی نے اس جگہ کو سڑک بنانے کے لئے استعمال کیا اور اس زمین کے متبادل ایک قطعہ زمین سال 2015ء میں جماعت کے لئے مختص کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ریجائنا نے بڑی خوبصورت دومنزلہ مسجد تعمیر کی ہے۔ اس مسجد کی تکمیل اکتوبر 2016ء میں ہوئی۔ مسجد محمود ریجائنا شہر کے مشرق میں واقع ہے۔ اس طرح مسجد کا محل وقوع ایک ایسی جگہ پر ہے جس کے گردونواح میں شاپنگ سنٹرز، ہوٹلز اور رہائشی عمارات ہیں۔

اس دومنزلہ مسجد کے نچلے حصہ میں خواتین کا ہال، واش رومز اور مبلغ کی رہائشگاہ ہے۔ اوپر والی منزل میں مردوں کا ہال، واش رومز، دفاتر اور لائبریری ہے۔

مسجد کا کل احاطہ 8 ہزار 486 مربع فٹ ہے۔ دونوں نمازوں کے ہال میں 400 افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ Common Area میں مزید سو افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔

مسجد کے مینار کی اونچائی 47 فٹ ہے اور گنبد کی اونچائی 7 فٹ ہے۔ مسجد کے احاطہ میں 39 گاڑیاں پارک کی جاسکتی ہیں۔

یہ کینیڈا کی پہلی ایسی مسجد ہے جو احمدی رضا کاروں نے مل کر تعمیر کی ہے اور اصل تخمینہ سے نصف سے کم خرچ میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔

اس مسجد کے دو اطراف سڑکیں ہیں۔ ایک کونے کے پلاٹ پر واقع ہے۔ دور سے نظر آتی ہے اور رات کو بھی روشن دکھائی دیتی ہے۔ بجلی کے رنگ برنگے قمقموں کے ذریعہ اسے سجایا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز کل بروز جمعۃ المبارک اس کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آئے گا۔

....

4 نومبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد محمود میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ مسجد محمود ریجائنا کا افتتاح ہورہا تھا۔ نماز جمعہ میں ریجائنا جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں، ایڈمنٹن، کیلگری، وینکوور، سسکاٹون، آٹوا، ٹورانٹو، لائیڈمنسٹر اور بعض دیگر جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے سفر طے کرکے شامل ہوئے۔

اسی طرح امریکہ کی مختلف جماعتوں سے بعض احباب جماعت اور فیملیز ہزاروں میل کا سفر طے کرکے ریجائنا پہنچیں اور نماز جمعہ میں شامل ہوئیں۔

ایک بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد محمود تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور بعدازاں دعا کروائی۔

ریجائنا کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا اس موقع پر موجود تھا اور انہوں نے حضور انور کی مسجد میں آمد اور نقاب کشائی کی تقریب کو کوریج دی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

....

خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمدللہ جماعت احمدیہ ریجائنا (Regina) کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ماشاءاللہ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ اس وقت جو جماعت کی تعداد ہے اس کے لحاظ سے یہ مسجد موجودہ ضرورت سے تین گنا بڑی ہے۔ اس کے اخراجات بھی مقامی جماعت نے ہی ادا کئے ہیں یا ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے بلکہ نقد رقم کے لحاظ سے جو کُل خرچ ہوا ہے اس کا بھی تقریباً تیسرا حصہ دو افراد نے ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے جن میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر شمس الحق شہید کی بیوہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیکیداروں کے کم سے کم ٹینڈر کے مقابلے میں نصف سے بھی کم رقم میں مسجد کی تکمیل ہوگئی۔ اس مسجد کی تعمیر میں جماعت کے اموال کی جو نصف سے زائد رقم بچائی گئی وہ مجھے بتایا گیا کہ سسکاٹون کے تین بھائیوں نے جو تعمیر کے کام میں ہیں رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں اور اس طرح یہ رقم بچائی۔ اسی طرح دیگر رضا کار بھی کام میں شامل ہوئے۔ ان بھائیوں کی جو کنٹریکٹر ہیں ان کی مدد ایک چوتھے کنٹریکٹر کی طرف سے بھی ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک طرف بعض مسلمان دنیا میں بدامنی پھیلانے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف دنیا کے ایسے حصہ میں رہنے والے احمدی مسلمان جو ترقی یافتہ اور دنیاوی ترجیحات میں بڑھا ہوا ملک ہے اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے کے لئے اپنا مال اور وقت پیش کررہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس مسجد کی تعمیر سے کینیڈا کی جماعت کو یہ اعزاز بھی پہلی دفعہ حاصل ہوا کہ احمدی رضا کاروں نے اکثر کام کرکے جماعت کی رقم بچائی۔ دنیا میں اور جگہ تو اس طرح کام ہوتا ہے لیکن یہاں اس طرح پہلی دفعہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والے، چاہے وہ مالی قربانی کرنے والے ہیں، وقت کی قربانی کرنے والے ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں جنہوں نے بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں یا وعدے کئے ہیں ان سب کو جزا دے اور ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکتیں ڈالے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسجد ہماری تربیت کے لئے بھی اور تبلیغ کے لئے بھی انتہائی اہم ہے۔ اس لئے میں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ وہ چھوٹی مسجدیں بنائیں لیکن ہر جماعت میں مسجد بنانے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باوجود اس کے کہ چھوٹی مسجدیں بنانے کا پروگرام ہم نے بنایا ہے، ہمارے وسائل ایسے نہیں کہ ہر جگہ جلد سے جلد مسجد بنا سکیں اس لئے مسجد بنانے میں، تعمیر کرنے میں یہ جو رضا کارانہ کام، والنٹیئرز کا کام شروع کیا ہے یہ ایک اچھی روایت قائم کی ہے اسے اب جاری بھی رکھنا چاہئے اور جہاں تک ہوسکے رقم بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی لوگ ہیں جو بڑی بڑی مساجد بنا کر دیتے ہیں۔ افریقن لوگوں کے متعلق ہم عموماً سمجھتے ہیں کہ شاید غربت کی وجہ سے ان میں لالچ ہو لیکن جب ان کے پاس پیسے آتے ہیں تو جو قربانی کے معیار وہ قائم کرتے ہیں وہ بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ ہر جگہ یہ مزاج ہے کہ خدا تعالیٰ کا گھر تعمیر کیا جائے اور اس کے لئے قربانی کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زکوٰۃ میں سب عورتیں اور مرد شامل ہیں اور اس کا ایک مقررہ نصاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آپ نے مقرر فرمایا۔ پھر زکوٰۃ میں، تزکیۂ اموال میں اپنے مال کو پاک کرنے میں، ہر وہ چندہ بھی شامل ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور اس سے متعلقہ کاموں پر خرچ ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ مسجدوں کی حقیقی آبادی انہی لوگوں سے ہے جو ایمانی اور

اعتقادی لحاظ سے بھی مضبوط اور عملی لحاظ سے بھی بڑھتے چلے جانے والے ہیں۔ سب سے پہلے یہ فرض جماعت کے عہدیداروں اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا ہے کہ مسجدوں کی آبادی کو اپنی حاضری سے لازمی بنائیں۔

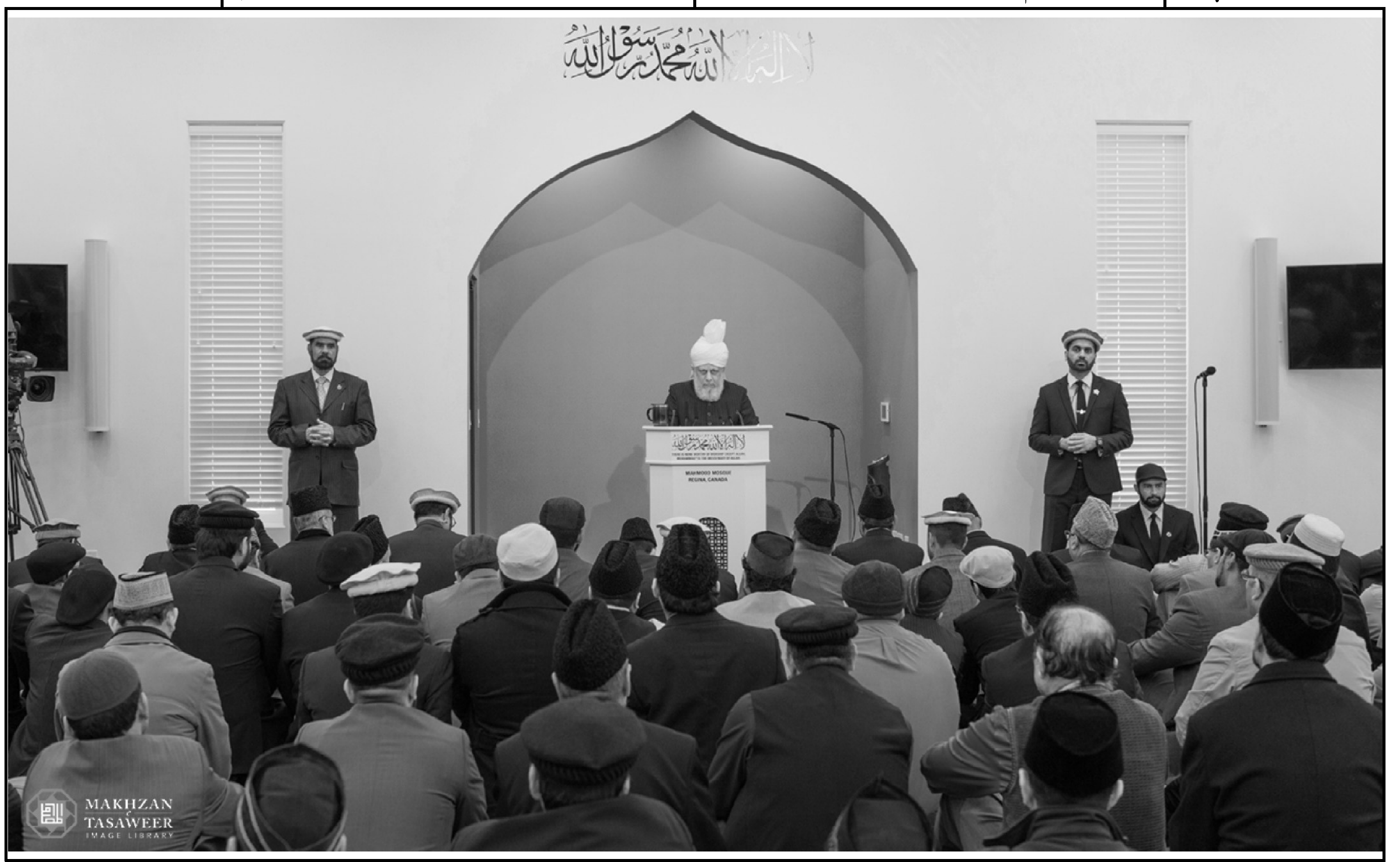

جماعت نے جو مال اور وقت کی قربانی دی ہے اس کا مستقل ثواب حاصل کرنے کے لئے عہدیداروں کو بھی اور ہر احمدی کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ اس وقت جو مسجد آپ کی تعداد سے تین گنا بڑی ہے اس کو چھوٹا کر دیں۔ اور مسجدیں چھوٹی اس وقت ہوتی ہیں جب نمازیوں کی تعداد بڑھتی ہے اور جماعت کی تعداد بڑھتی ہے۔ جماعت کی تعداد بڑھانے کے لئے تبلیغ بہت ضروری ہے بلکہ انتہائی ضروری ہے۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن ہفت روزہ ''الفضل انٹرنیشنل'' کے 25 نومبر 2016ء کے شمارہ میں شامل اشاعت کیا جاچکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ مسجد محمود ریجائنا سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہوا۔ ریجائنا کی سرزمین سے نشر ہونے والا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز جمعہ کے لئے مسجد کے علاوہ علیحدہ مارکیز بھی لگائی گئی تھیں۔ مسجد کے دونوں ہال اور مارکیز نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ مقامی جماعت کی تجنید 160 کے لگ بھگ ہے لیکن نماز جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد تھی۔ کینیڈا کی مختلف جماعتوں سے احباب بڑی تعداد میں آئے تھے۔ اسی طرح امریکہ کی بعض جماعتوں سے بھی احباب حضور انور کی اقتدا میں جمعہ ادا کرنے کے لئے پہنچے تھے۔

نماز جمعہ و نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمائش ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق دو بجکر پچاس منٹ پر پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

پریس کانفرنس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پہلے سے ہی وہاں موجود تھا:

1- CTV نیوز سسکاچوان
2- سی ٹی وی نیشنل
3- گلوبل ٹی وی نیوز
4- سی بی سی نیوز
5- ریجائنا لیڈر پوسٹ
6- CJME ریڈیو 980
7- ریڈیو کینیڈا
8- CKRM 620

ان تمام میڈیا outlets کے نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اس کے بعد سوالات کئے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ ریجائنا جیسے چھوٹے شہر میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا آنا آپ کے لئے کیا معنے رکھتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ریجائنا صوبہ کا دارالحکومت ہے، یہ ایک چھوٹا شہر نہیں ہے۔ اگرچہ یہاں کی مسجد چھوٹی ہے اور یہاں کی جماعت بھی اتنی بڑی نہیں ہے مگر جہاں میں جاتا ہوں وہاں لوگ آنا چاہتے ہیں اور مجھے براہ راست سننا چاہتے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا اور کوئی میرا نمائندہ آتا تو اتنی بڑی تعداد میں لوگ یہاں نہ آتے۔

پریس کانفرنس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ میڈیا کے نمائندگان کے سوالات کے جواب عطا فرماتے ہوئے

☆ ایک دوسرے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں کی چھوٹی سی جماعت اتنی جلدی بڑھی ہے اور ایک مسجد بھی بنالی ہے۔ آپ اس کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال سے یہاں کی جماعت اتنی بڑی نہیں ہے لیکن جہاں کہیں بھی ہماری جماعت ہے، چاہے چھوٹی ہی ہو وہاں ایک مسجد کی ضرورت ہوتی ہے، عبادت کے لئے ایک جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر ہم مسجد میں پانچ وقت باجماعت نماز پڑھ سکیں، عبادت کر سکیں تو یہ بہت اچھا ہے۔ اور اس طرح شہر کے لوگوں کو حقیقی اسلام سے بھی تعارف ہو جاتا ہے۔ تو اسی وجہ سے ہم مساجد بناتے ہیں کہ باجماعت نماز کی ادائیگی ہو سکے اور دوسرا یہ کہ ہم لوگوں کو بتا سکیں کہ مسجد معاشرے میں امن، محبت اور رواداری پھیلانے کا ذریعہ ہے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ ہم آپ کو ریجائنا میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ آجکل ہر کوئی انتہا پسندی اور شدّت پسندی سے گھبراتا ہے۔ Prairie ریجن میں بننے والی یہ چھوٹی سی مسجد انتہا پسندی اور شدّت پسندی کو ختم کرنے یا روکنے میں کیا کردار ادا کرے گی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب یہاں پر کوئی مسجد نہیں تھی تب بھی ہم پیار، محبت اور ہمدردی کا پیغام پھیلا رہے تھے۔ یہاں ابھی کئی بڑے شہر اور قصبے ہیں جہاں ہماری مسجدیں نہیں ہیں، لیکن وہاں کے رہنے والے احمدی محبت اور رواداری کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اگر ہمارا پیغام اچھا ہے تو چاہے جماعت چھوٹی ہے لوگ اس پیغام کو قبول کرتے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ریجائنا میں خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔ اس جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کچھ سالوں سے کینیڈا میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے تو ہماری پاکستان میں مذہبی مخالفت ہوتی ہے۔ کینیڈا میں رہنے والے احمدیوں کی اکثریت پاکستان سے ہے۔ نہ صرف یہاں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی پاکستان سے ایک بڑی تعداد ہجرت کر رہی ہے جن میں مغربی ممالک اور یورپ وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں پر مالی آسائش کے علاوہ مذہبی آزادی بھی ایک بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ کیونکہ پاکستان میں آئین کی وجہ سے ہم بنیادی مذہبی آزادی کے حق سے محروم ہیں۔ وہاں کے مُلّاں احمدیوں سے لین دین سے منع کرتے ہیں۔ اور عرب دنیا میں نازک حالات کی وجہ سے بھی لوگ یہاں آ رہے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے فرمایا تھا آج کا دن کل سے اچھا ہونا چاہئے اس کا کوئی خاص مطلب تھا یا یہ عمومی بات تھی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک ترقی کرنے والی قوم ایک جگہ آ کر ٹھہر جائے تو ممکن ہے وہاں سے اس کی تنزلی شروع ہو جائے۔ ہم ایک ترقی کرنے والی جماعت ہیں اور ہم نے حقیقی اسلام کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانا ہے۔ اور ہم نے اپنی بھی اصلاح کرنی ہے اور یہی ہمارا جہاد ہے۔ ہمارے جہاد کا مطلب یہی ہے کہ ہم نے اپنی اصلاح کرنی ہے۔ تو ہم نے ہر لمحہ آگے بڑھنا ہے تا کہ ہم بلندی حاصل کریں اور روحانی طور پر ترقی کریں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب آپ آج ہمارے وزیر اعلیٰ Brad Wall سے ملاقات کریں گے، تو آپ ان کو کیا پیغام دیں گے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ آتے ہیں تو ہم ان کی قدر کریں گے اور میرا پیغام وہی ہوگا جو میں ہمیشہ ہر جگہ دیتا ہوں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے سسکاٹون اور ریجائنا میں جماعت کے ممبران سے ملاقات کی ہے۔ آپ کی جماعت کے افراد ہمارے معاشرے میں مسلمانوں سے امتیازی سلوک کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کینیڈا کے لوگ احمدیوں کو قبول کر رہے ہیں۔ ہمارے ایک احمدی ممبر Legislative Assembly میں MP بن گئے ہیں۔ گوکہ ایشیائی مسلمانوں نے ان کے حق میں کوئی ووٹ نہیں دیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کینیڈین لوگ ہماری جماعت اور احمدیوں کو پسند کرتے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف غلط باتیں سن کر تنگ تو نہیں آ گئے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مغربی ممالک میں میڈیا اسلام کی جو تصویر پیش کر رہا ہے اور چند شدّت پسند عناصر جو اپنے ملکوں میں حرکات کر رہے ہیں اس سے لازمی طور پر مغربی ممالک میں رہنے والے لوگوں کے دلوں میں فکر پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جو تصویر میڈیا پیش کر رہا ہے یہ حقیقی اسلام نہیں ہے۔ جو لوگ اسلام کے نام پر ایسی حرکات کر رہے ہیں ان کی حرکات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں ہمیشہ اپنی تقاریر میں قرآن کریم جو تمام مسلمانوں کی روحانی کتاب ہے اور احادیث سے اسلام کی تعلیم پیش کرتا ہوں کہ اسلام امن، محبت اور رواداری کا مذہب ہے۔ جس پر ہم عمل پیرا ہیں۔ اور ہر جگہ لوگوں کو بھی بتاتے ہیں۔ اس لئے ایسی باتیں سن کر میں مایوس نہیں ہوتا بلکہ پہلے سے بڑھ کر کام کرتا ہوں اور میں اپنی جماعت سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ یہ غلط فہمی لوگوں کے دماغوں سے دور کریں۔ اگر میں پریشان ہو جاؤں تو اس کا مطلب ہے کہ میں مایوس ہو جاؤں گا۔ اور ہم کبھی بھی ہمّت ہارنے والے نہیں ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مذہب اسلام صوبہ سسکاچیوان کے لئے کیا کر سکتا ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛ اگر آپ اسلام اور قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ دو فقروں میں نکالتے ہیں تو وہ یہ ہے کہ لوگوں میں خالق حقیقی کے حقوق اور بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کا احساس پیدا کرنا ہے۔ اگر یہ دو باتیں موجود ہوں تو کوئی بھی عقلمند شخص ان کو قبول کرنے میں تردّد نہیں کرے گا۔

یہ پریس کانفرنس تین بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔

....

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک دوسرے کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں Global TV کے جرنلسٹ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کیا۔

گلوبل ٹی وی کے جرنلسٹ کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ کا انٹرویو

جرنلسٹ نے انٹریو کا آغاز اس طرح کیا کہ:

احمدیہ مسلم جماعت کے رہنما نے حال ہی میں Saskatchewan کا دورہ مکمل کیا ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ آپ دنیا بھر کے مسلمان راہنماؤں میں سے ممتاز ہیں جو ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی کے لئے نہیں'' کے علمبردار ہیں۔ ہمیشہ مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت دنیا کی سب سے بڑی جماعت ہے جو کسی ایک رہنما کے تحت منظّم ہو۔ آپ کے ماننے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے اور سسکاٹون میں آپ کی جماعت کی تعداد 1500 ہے اور کینیڈا کی سب سے زیادہ تیزی سے بڑھتی ہوئی جماعت ہے۔

ہمارے صوبہ میں آنے پر خلیفۃ المسیح کا بڑے جوش و خروش سے استقبال ہوا جو اس وقت ہمارے ساتھ پروگرام Focus Saskatchewan میں شامل ہیں۔

☆ اس کے بعد صحافی نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور سوال کیا کہ میں اور آپ اس پر متفق ہیں کہ یہ ریجائنا کی پہلی باقاعدہ مسجد ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک اس مسجد کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر مذہبی جماعت کو عبادتگاہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ عیسائیوں کو گرجے کی، یہودیوں کو کنیسہ کی، اور ہندو اور بدھ مت والوں کو مندر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو مسجد وہ جگہ ہے جہاں ہم باجماعت نماز کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ مسجد کا ایک مقصد یہ ہے کہ تمام احمدی، اور دوسرے لوگ بھی، ایک خدا کی عبادت کر سکیں۔ اس لئے مسجد کی فوری ضرورت تھی اور احمدی مسلمانوں کی خواہش تھی کہ اس علاقہ میں عبادت کی جگہ ہوتا کہ وہ وہاں آکر باآسانی نماز پڑھ سکیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آپ نے سسکاٹون اور ریجائنا میں وقت گزارا ہے اور احمدیوں سے ملاقاتیں کی ہیں۔ صوبہ سسکاچیوان کے احمدی مسلمان کیا محسوس کر رہے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں یہاں مسجد کا افتتاح کرنے آیا ہوں۔ شاید یہ توقع نہیں تھی کہ میں اس دُور کے علاقہ کا دَورہ کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ اچھا محسوس کرتے ہوں گے مگر اپنے ذاتی تاثرات تو وہ خود ہی بتا سکتے ہیں۔ لیکن جہاں بھی خلیفہ جاتا ہے احمدی اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں اور خلیفہ بھی ہر فردِ جماعت سے محبت کرتا ہے۔ تو میں یہاں مسجد کے افتتاح کے علاوہ اپنے پیاروں کو بھی دیکھنے آیا ہوں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ شاید آپ کے علم میں ہوگا کہ آپ سسکاچیوان ایک ایسے وقت میں تشریف لائے ہیں جبکہ یہاں پر بہت زیادہ racism ہے۔ گرمیوں میں کولٹن بوشی ایک Indigenous آدمی کی گولی لگنے سے ہلاک ہوگیا تھا جس پر پورا صوبہ غصہ سے بھڑک اٹھا ہے۔ اور صوبہ کے وزیر اعلیٰ بھی اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایسے لوگ جو بہت زیادہ غصہ میں ہیں ان کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

اس کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہمیں تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور نسلی یا مذہبی تنازعات نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ قرآن تو یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر انسان کی عزت کرو اور مختلف قبائل، قومیں اور نسلیں صرف پہچان اور تعارف کا ذریعہ ہوتی ہیں اور کسی کو اس پر فخر نہیں کرنا چاہئے کہ وہ فلاں قبیلے یا قوم کا فرد ہے اور ہر ایک کو دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔

یہ قرآن کریم کا پیغام ہے جسے سن کر اگر ایک حقیقی مسلمان یا کوئی بھی شخص معاشرہ میں امن قائم کرنا چاہے، تو پھر اس طرح کا کوئی نسلی تعصب کا مسئلہ نہ ہو۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ مذہب اور قوم سے بالا ہو کر ''محبت سب کے لئے نفرت کسی نہیں'' کے پیغام کو فروغ دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی مسلمان عورت اور مرد کے ساتھ سلوک میں بہت discrimination نظر آتا ہے۔ آپ کینیڈا جیسے ملک میں اپنے دین کو کیسے فروغ دیتے ہیں، جہاں عورت کے حقوق کے لئے آج تک لڑا جا رہا ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام میں مرد اور عورت کے حقوق میں کوئی discrimination نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے حقوق برابر ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ تو اس بارہ میں قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اگلے جہان میں ہر انسان سے ایک جیسا سلوک ہوگا۔ اس دنیا میں نیکی کرنے والوں کو اگلے جہان میں انعام ملے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ عورتوں کے بھی حقوق ہیں۔ چند دہائیوں پہلے تک مغربی ممالک میں عورت کے کوئی حقوق نہیں تھے۔ لیکن قرآن کریم نے عورت کو وراثت کے حقوق دلائے۔ اسلام نے عورت کو خلع کا حق دیا۔ اگر وہ سمجھے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ نہیں رہ سکتی تو اسے حق ہے کہ وہ خلع لے لے۔ اور اس کے علاوہ بہت سے حقوق اور بھی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ ہماری عورتوں کو ایک جیسے مواقع ملتے ہیں اور وہ مَردوں کی نسبت زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔ نہ صرف کینیڈا بلکہ ترقی پذیر ممالک میں بھی ہماری عورتیں مردوں سے زیادہ تعلیمیافتہ ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام یہ کہتا ہے کہ بچوں کی تربیت کرنے کی ذمہ داری عورت کی ہے۔ خود اچھی تعلیم حاصل کرے گی تو پھر ہی اپنے بچوں کی بہترین تربیت کر سکے گی تاکہ وہ معاشرہ کا اچھا حصہ بن سکیں۔ اس لئے ہماری عورتوں کے حقوق میں کوئی کمی نہیں ہے۔ احمدی مسلمان عورتیں پیشہ ور ڈاکٹرز ہیں، وکیل بھی ہیں، انجینئرز بھی ہیں، آرکیٹیکٹ بھی ہیں، سائنسدان بھی ہیں۔ تو وہ تمام پیشے اختیار کر سکتی ہیں جو مرد اختیار کر سکتے ہیں۔ کوئی discrimination نہیں ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کہیں کہ discrimination کا مطلب ہے کہ وہ حجاب کیوں کرتی ہیں تو یہ discrimination نہیں ہے۔ بلکہ یہ اسلام کا ضابطہ اخلاق ہے اور دوسری طرف مَردوں کو بھی یہی حکم ہے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں Donald Trump کی campaign کا دنیا بھر میں احمدی مسلمانوں پر کیا اثر پڑا ہے؟

اس کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Donald Trump صرف احمدی مسلمانوں کے خلاف نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہے، چاہے وہ سُنّی ہیں، شیعہ ہیں یا احمدی ہیں۔ اب دیکھتے ہیں کہ اگر وہ جیت جاتا ہے تو وہ اپنی پالیسی پر عمل کرواتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اس کی پارٹی کا بھی ایک منشور ہے اور اسے اپنی ذاتی خواہشات کو چھوڑ کر اس منشور کے مطابق چلنا پڑے گا۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ان لوگوں کو کیا کہتے ہیں جو Mr Trump کے تفریق پیدا کرنے والے نظریات سے اتفاق کرتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ تو ایک جنونی کی طرح بولتا ہے۔ جو بھی اس سے اتفاق کرتا ہے، وہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ میں تو نہیں اتفاق کرتا۔

☆ جرنلسٹ نے آخری سوال کیا کہ ہم بطور کینیڈین دنیا میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں اس وقت تمام مظالم کو روکنے کی ضرورت ہے اور پیار، امن اور ہم آہنگی پھیلانے کی ضرورت ہے۔ تو یہی ہر انسان کو کرنا چاہئے۔ اور ایک بڑا ملک ہونے کی حیثیت سے کینیڈا کے رہنے والوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

یہ انٹرویو تین بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد CTV کی جرنلسٹ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

....

CTV کی جرنلسٹ کو حضورانور ایدہ اللہ کا انٹرویو

☆ جرنلسٹ نے انٹرویو کے آغاز میں حضورانور کو ریجائنا میں خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضورانور کا ریجائنا میں پہلا دورہ ہے۔ اس حوالہ سے آپ ریجائنا میں جماعت کے پاس آکر کیسا محسوس کر رہے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ جانتی ہیں کہ افراد جماعت اپنے خلیفہ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ یہی جذبات خلیفہ کے ان کے بارے میں ہیں۔ دونوں بہت لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ یہ ریجائنا میں بننے والی پہلی مسجد ہے۔ آپ کے نزدیک اس مسجد کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جہاں بھی ہماری جماعت ہے وہاں ہمیں عبادت گاہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اسلام میں عبادتگاہ کو مسجد کہتے ہیں۔ تو اب یہاں پر ہماری مسجد بن گئی ہے جہاں تمام احمدی مسلمان اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں جو ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ جب آپ کے پاس عبادت کی کوئی جگہ ہو تو آپ زیادہ منظّم ہو سکتے ہیں۔ میں اسی لئے ہمیشہ کہتا ہوں کہ دنیا میں جہاں بھی احمدی ہوں، چاہے تھوڑی تعداد میں ہوں، وہاں مسجد ہونی چاہئے۔ یہ جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سسکاچوان میں آپ کی جماعت کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور سسکاٹون میں بھی آپ کی جو مسجد بن رہی ہے وہ کینیڈا کی تیسرے نمبر پر بڑی مسجد ہوگی۔ اس بارہ میں حضور کے کیا تأثرات ہیں؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہاں جماعت کی تعداد بڑھنے کی وجہ اس صوبہ کے اچھے اقتصادی حالات تھے۔ مگر oil crises کے بعد علم نہیں کہ سسکاچوان کی پوزیشن اسی طرح ہے یا نہیں؟ بہرحال یہاں پر رہنے والے احمدیوں نے مختلف کام اور کاروبار شروع کئے ہیں۔ اب پتہ نہیں کہ اسی تیزی سے بڑھتے رہیں گے یا نہیں؟ لیکن اگر اقتصادی حالات اور تیل کی قیمتیں ملک میں نارمل ہوگئیں تو میرا خیال ہے کہ نوکریوں کے مواقع زیادہ ہوں گے اور مزید لوگ یہاں آئیں گے اور احمدیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔ جیسا کہ اب یہاں چھوٹی موٹی انڈسٹری بھی شروع ہو رہی ہے جبکہ پہلے نہیں تھی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم سنتے ہیں اور جانتے بھی

ہیں جماعت احمدیہ کا شمار دنیا میں سب سے تیز ترقی کرنے والی جماعتوں میں ہورہا ہے۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** احمدیت کا کیا پیغام ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب مسلمان اصل اسلامی تعلیم کو بھول جائیں گے اور ان کے علماء انہیں گمراہ کریں گے اور قرآنی تعلیم کے غلط معنی کریں گے۔ ایسے وقت میں اصلاح کرنے والا آئے گا جو مسیح اور مہدی ہوگا۔ اور یہ خطاب اس آنے والے وجود کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ تو ہم یہی پیغام پھیلاتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمان جب اپنے حالات دیکھتے ہیں، مسلمان علماء کے رویے اور کام دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح نفرت اور انتہاپسندی پھیلا رہے ہیں تو یہ سب دیکھ کر مایوس ہوجاتے ہیں۔ جب ہمارا پیغام سنتے ہیں تو انہیں پتا چلتا ہے کہ وہ شخص جس کے آنے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا وہ آچکا ہے۔ اس طرح وہ حقیقی اسلام کو قبول کر لیتے ہیں جس پر آج صرف احمدی مسلمان ہی عمل پیرا ہیں۔

پھر دوسری طرف دوسرے مذاہب والے ہیں۔ عیسائی، ہندو اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی قبول کر رہے ہیں۔ بلکہ ایک کافی تعداد میں pagans بھی ہمارا پیغام قبول کر رہے ہیں جو پہلے لامذہب تھے لیکن ہمارا پیغام سن کر خدا پر ایمان لاکر اور مذہب کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ اس لئے اگر پیغام صحیح اور سچا ہے اور عقل کے بھی مطابق ہے تو جن کو عقل ہے وہ قبول کر لیتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آج کل ہم خبروں میں امریکہ کے بارہ میں بہت سن رہے ہیں اور خاص کر آنے والے انتخابات اور اسلام اور مسلمانوں کی برداشت کے بارہ میں کافی باتیں ہورہی ہیں۔ کینیڈا میں مسلمانوں اور اسلام کی برداشت کے حوالہ سے حضور کا کیا نقطہ نظر ہے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** کینیڈا اپنے اندر برداشت کا مادہ رکھتا ہے۔ اس ملک میں مختلف قومیں، نسلیں اور ثقافتیں آباد ہیں۔ اس لئے ایک دوسرے کو قبول کرنا ہوگا ورنہ تو بہت فساد ہوگا۔ اور میرا نہیں خیال کہ کینیڈا کبھی اس فتنہ وفساد کو برداشت کرے گا۔ اس لئے ایک دوسرے کی عزت واحترام کرتے ہوئے اتحاد کے ساتھ رہنا لازمی ہے۔ ہر نسل اور مذہب کے گروہ کو دوسرے کی عزت کرنی ہوگی۔ اور یہ حکومت کی ڈیوٹی ہے کہ تمام لوگوں کو ان کی اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائے۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حکومت یہ کس طرح کرسکتی ہے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جب بھی کسی گروہ کے خلاف آوازیں اٹھیں تو انہیں وہیں روک دیں اور مسئلہ کو جڑ سے ختم کردیں ورنہ بہت پریشانیاں پیدا ہوں گی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ "Love for All, Hatred for None" کی تعلیم پر بدقسمتی سے عمل نہیں ہوتا اور ویسے بھی یہ کہنا آسان ہے لیکن اس پر عمل مشکل ہے۔ اس لئے کچھ مسجدوں میں ابھی بھی شدت پسندی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** احمدیوں کی مساجد میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہ نعرہ احمدی مسلمانوں کا ہے اور وہی اسے پھیلا رہے ہیں نہ کہ باقی مسلمان۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنا تھا اسی کو اس پیغام کو پھیلانے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور یہی نعرہ اور یہی پیغام ہم پھیلا رہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ عمومی طور پر اسلام سے کیا امید رکھتے ہیں اور کیا دیکھنا چاہتے ہیں؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** دینی جماعتیں یا مذاہب اپنے مقاصد فوری طور حاصل نہیں کرسکتے۔ یہ آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہیں اور پھیلتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بھی اسی طرح پھیل رہی ہے۔ اگر آپ افریقہ جائیں تو دیکھیں گے کہ کس طرح جماعت بڑھ رہی ہے اور لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہورہے ہیں۔ یہ لوگ کسی ذاتی مفاد کی خاطر نہیں داخل ہورہے بلکہ اس احساس سے داخل ہورہے ہیں کہ یہی صحیح دین ہے اور اسے ماننا ضروری ہے۔ اور یہی اسلام کا اصل اور حقیقی پیغام ہے جو جماعت احمدیہ دے رہی ہے۔ قرآن کریم کا پیغام اگر دو جملوں میں دیا جائے تو یہی بنتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کے حقوق ادا کرنا اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا۔ اگر یہ دونوں ذمہ داریاں پوری ہورہی ہوں تو پھر ایک جملہ میں یہی بنتا ہے "Love for All, Hatred for None"۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مسلمان جب مغربی ممالک میں آتے ہیں تو ان کے لئے اپنے عقائد اور ثقافت کی وجہ سے مقامی لوگوں میں integrate ہونا آسان نہیں ہوتا۔

اس پر **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ کے نزدیک integration کیا ہے؟ کیا integration کا مطلب ہے کہ اپنے دین یا اپنی ثقافت کو چھوڑ دینا چاہئے؟ جو چینی لوگ یہاں رہتے ہیں کیا وہ اپنی ثقافت چھوڑ دیتے ہیں؟ یا کبھی سکھ کمیونٹی نے اپنی ثقافت یا زبان چھوڑی ہے؟ یا یہاں پر رہنے والے فلپینی یا ہندوؤں نے اپنا مذہب اور ثقافت ترک کردیا ہے؟ اگر ان لوگوں نے اپنی روایات اور ثقافت نہیں ترک کی تو پھر مسلمانوں سے ان کی ثقافت اور مذہب چھوڑنے کا کیوں کہا جائے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دو چیزیں ہیں۔ ایک تو ثقافت اور دوسرا مذہب۔ اگر آپ کا مذہب کہے کہ یہ مردوں کے لئے اور یہ عورتوں کے لئے حدود ہیں تو اس میں کیا مسئلہ ہے؟ میں پریس والوں کو ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ اگر integration سے یہ مراد ہے کہ عورت کے لئے حجاب نہیں ہونا چاہئے اور حکومت قانونی طور پر حجاب پر پابندی لگادے تو یہ integration نہیں بلکہ اس طرح تو آپ مذہبی حقوق کو ختم کرنے کو کوشش کر رہے ہیں۔ اگر سکھوں کی پگڑی اتروادیں تو کیا یہ اچھا ہوگا؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر integration کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے لئے محنت سے کام کیا جائے اور اپنی تمام صلاحیتوں کو ملک کے مفاد کے لئے استعمال کیا جائے، ہمیشہ ملک کے قانون کی پابندی کی جائے، جس ملک میں رہتے ہیں اس ملک سے محبت کی جائے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا کہ ملک سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ تو اصل integration یہی ہے نہ کہ زبردستی عورتوں کے سروں سے حجاب اتروایا جائے یا سکھوں کی پگڑی اتاردی جائے یا حکومت لوگوں کے لباس کے بارہ میں قانون پاس کرتی پھرے۔ اس لئے کسی سے اس کے مذہب پر عمل کرنے کے حق کو چھینا نہیں جاسکتا۔ جہاں تک دین کا تعلق ہے تو آپ اس میں آزاد ہیں۔ ورنہ مذہبی آزادی ختم ہوجائے گی۔ اگر آپ لوگ ایسا کریں گے پھر تو پاکستانی حکومت کی طرح ہوجائیں گے جس نے احمدیوں کی مذہبی آزادی سلب کی ہوئی ہے۔

اس وقت جو Trump چاہتا ہے وہی پاکستان میں مولانا فضل الرحمان چاہتا ہے۔ اس لئے Trump اور مولانا فضل الرحمان میں کوئی فرق نہیں۔ یہ لوگوں کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ Trump جو اپنی انتخابی مہم میں دعوے کر رہا ہے ان کے بارہ میں آپ کا خیال ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ جیت جاتا ہے تو ایسا نہیں کرے گا جو وہ کہہ رہا ہے۔ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر وہ ان باتوں پر عمل کرتا ہے تو اس سے فتنہ وفساد ہی ہوگا۔

....

یہ انٹرویو تین بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں لگائے جانے والے پودے کو پانی دیا۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ ہوٹل ہلٹن میں تشریف لے آئے۔

....

مسجد محمود کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے ریسیپشن کا اہتمام

آج مسجد کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے ایک Reception کا اہتمام Ramada ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Ramada ہوٹل کے ایک میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شرکت کے لئے آنے والے مہمانوں میں سے آنریبل Brad Wall وزیراعلیٰ صوبہ Saskatchewan، اپوزیشن لیڈر Trent Weatherspoon صاحب، میئر سٹی آف ریجائنا Michael Fougere صاحب، ڈپٹی وزیراعلیٰ صوبہ Saskatchewan، آنریبل Don Morgan صاحب اور بعض دیگر مہمان اور چیف آف پولیس ریجائنا Evan Bray صاحب حضورانور کی آمد اور ملاقات کے منتظر تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔

اس موقع پر ممبر صوبائی پارلیمنٹ محمد فیاض صاحب بھی موجود تھے۔ موصوف ایک مخلص احمدی ہیں۔ ان کے بارہ میں مہمانوں نے عرض کیا کہ یہ پہلا مسلمان ہے جو ہمارے صوبہ Saskatchewan کی اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا ہے اور موصوف بہت اچھے ہیں اور محنت سے کام کرنے والے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے گفتگو فرمائی اور مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ علاقہ میں زراعت اور فارمنگ کے حوالہ سے بھی بات ہوئی۔

غانا میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے قیام کے دوران جو گندم اُگانے کا کامیاب تجربہ کیا تھا۔ اس کا ذکر بھی صوبائی وزیراعلیٰ Brad Wall صاحب نے کیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہال مہمانوں سے بھر چکا تھا۔ آج کی اس تقریب میں دوصد سے زائد غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ جن میں صوبہ Saskatchewan کے وزیراعلیٰ، ڈپٹی وزیراعلیٰ، اپوزیشن لیڈر، ڈپٹی اپوزیشن لیڈر، میئر ریجائنا سٹی، میئر Dundurn سٹی، میئر سسکاٹون سٹی، سابق میئر سسکاٹون سٹی، پریذیڈنٹ سسکاٹون پارٹی، ممبر پارلیمنٹ اور منسٹر آف پبلک سیفٹی (Safety)، وائس چیئرمین سسکاٹون یونیورسٹی، ریجائنا یونیورسٹی کے ڈیپارٹمنٹ ریلیجس سٹڈیز کے ہیڈ Brenda Anderson صاحب، پروفیسر F. Volker صاحب ریجائنا یونیورسٹی، پروفیسر Braj Sinna صاحب سسکاٹون یونیورسٹی، آرچ بشپ Donald J. Bohan صاحب، چیف آف پولیس ریجائنا سٹی اور پولیس چیف Moose Jaw سٹی اور اس کے علاوہ جرنلسٹس، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے، ٹیچرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

استقبالیہ تقریب کا آغاز

چھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شاہد ایوب صاحب نے کی۔ اس کے بعد اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق امیر جماعت کینیڈا مکرم لال خان ملک صاحب نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

صوبہ سسکاچوان کے وزیرِ اعلیٰ آنریبل Brad Wall کا ایڈریس

❁ اس کے بعد سب سے پہلے آنریبل Brad Wall جو کہ سسکاچوان صوبہ کے وزیرِ اعلیٰ ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے حضورانور کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد کہا:۔

ہمارے لئے یہ باعث برکت ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم آج خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ آج خلیفۃ المسیح سسکاٹون میں ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ جو پیغام لے کر آئے ہیں اسے گرمجوشی کے ساتھ سراہا گیا ہے۔

موصوف نے کہا: اس تقریب سے پہلے میری خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات ہوئی جس میں مجھے ان کی زراعت کے حوالہ سے پیشہ ورانہ مہارت کا تعارف ہوا۔ مجھے پتہ چلا تھا کہ خلیفۃ المسیح نے گھانا میں بعض گندم کی اقسام کی کاشت کی جو پہلے وہاں نہیں اُگتی تھیں۔ اس حوالہ سے میں بتانا چاہتا ہوں کہ میرا سسکاچوان کے علاقہ Palliser Triangle سے تعلق ہے جو کہ کیپٹن James John Palliser کے نام پر ہے۔ کیپٹن جیمز جان پالیزر کو ملکہ برطانیہ نے انیسویں صدی میں سسکاچوان بھیجا تھا کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کیا سسکاچوان کو آباد کیا جاسکتا ہے اور کیا وہاں گندم کاشت کی جاسکتی ہے؟ اس نے واپس جاکر ملکہ کو بتایا کہ وہ علاقہ انسانوں کے رہنے کے قابل نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کسی قسم کی کوئی فصل کاشت کی جاسکتی ہے۔ آج ہم یہاں آباد بھی ہیں اور یہاں گندم بھی کاشت کی جارہی ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ حضورانور کی یہاں کے زمینداروں کے ساتھ ایک مشابہت ہے جنہوں نے ایسی جگہوں پر گندم کاشت کی جس کے بارہ میں کہا جاتا تھا کہ یہاں گندم کی فصل نہیں ہوسکتی۔

موصوف نے کہا: ہم نے خلیفۃ المسیح کا واضح پیغام ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ سنا۔ یہ ایک ایسا حکم ہے جو ہر قسم کے مذہبی، معاشرتی اور نسلی فرق کو ختم کردیتا ہے۔ یہ ایک ایسا حکم ہے جو ہم سب کے لئے ہے۔ لہٰذا میں خلیفۃ المسیح کا شکرگزار ہوں کہ آپ ایک ایسے وقت میں

پیار، محبت، ہمدردی اور رواداری کا پیغام لے کر آئے ہیں جبکہ اس کی سخت ضرورت تھی۔

موصوف نے کہا: میں سسکاچوان صوبہ کی طرف سے یہاں کی جماعت کو بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں جن کی کوششوں سے مسجد محمود پایہ تکمیل کو پہنچی۔ مجھے امید ہے کہ یہاں کی 300 کی جماعت میں سے ہر ایک فرد کا اس مسجد کی تعمیر کے پیچھے ہاتھ ہے۔ میرے خیال میں مسجد محمود شاید کینیڈا کی پہلی مسجد ہو جس میں اس قدر رضا کاروں نے کام کیا ہوگا۔ ہمارے صوبہ کی تاریخ ہی یہی ہے کہ یہاں لوگوں نے مل کر اتحاد اور تنظیم کے ساتھ اس صوبہ کی ترقی کے لئے کام کیا اور گرجے اور کلیسیا تعمیر کئے۔ آج یہ مسجد بھی اسی اتحاد اور یگانگت کی علامت کے طور پر بنی ہے جو اس صوبہ کے لوگوں کا خاصہ تھا۔

موصوف نے کہا کہ: اب یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے اس میں آپ لوگ نہ صرف عبادت کریں گے بلکہ مجھے امید ہے کہ یہ مسجد ایک ایسی درسگاہ ہوگی جہاں اس کمیونٹی کے بڑے لوگ اپنی آئندہ نسلوں کو پُرحکمت باتیں بتائیں گے۔ یہ مسجد جو آپ لوگوں نے تعمیر کی ہے یہ صرف مسجد ہی نہیں بلکہ آپ کی مذہب کے ساتھ وفاداری کی علامت ہے۔ یہ مسجد امید اور امن کی علامت ہے۔ یہ مسجد اعتماد اور مثبت سوچ کی علامت ہے۔

موصوف نے کہا: مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کی کمیونٹی کے ایک دوست فیاض صاحب یہاں کی legislative assembly کے ممبر منتخب ہوئے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہاں کینیڈا آ کر مجھے مذہبی آزادی دی گئی اور میں اپنے طریق کے مطابق اپنے مذہب پر عمل کرسکتا ہوں۔ مجھے یہاں بولنے کی آزادی ہے اور میری فیملی محفوظ ہے۔ فیاض صاحب نے مزید اپنی تقریر میں کہا کہ میں کینیڈا کو اتنا کچھ نہ دے پاؤں گا جتنا کینیڈا نے مجھے دیا ہے۔ میں فیاض صاحب کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ مَیں فیاض صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اور آپ کی جماعت کے لوگوں نے کینیڈا کو بدلہ میں بہت کچھ دیا ہے۔ آپ لوگوں نے اپنا آپ، اپنے خاندان، اپنی تمام تر صلاحیتیں اور قابلیتیں اور تمام طاقتیں اور اعلیٰ اقدار کینیڈا کو دی ہیں۔ اور آج یہاں اس مسجد کی تعمیر اس بات کا ثبوت ہے۔

موصوف نے آخر میں کہا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک بار پھر سے شکر گزار ہوں۔ اسی طرح میں جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ سسکاچوان کی بہتری کے لئے کام کر رہی ہے۔ میں آپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے سسکاچوان کو اپنا گھر سمجھا ہے۔

....

Queen سٹی کے میئر Michael Fougere کا ایڈریس

❁ اس کے بعد Queen سٹی کے میئر Michael Fougere نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ اکتوبر 2014ء میں کونسلر Fendura اور Mark Doherty کے ساتھ اس مسجد کے سنگِ بنیاد کے موقع پر یہاں موجود تھا اور اس وقت لوگوں کا جوش اور جذبہ قابل دید تھا۔ اور آج یہاں خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا بہت خوشکُن اور حیران کن احساس ہے۔ اس تقریب میں شمولیت میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے۔

موصوف نے کہا: ہمارے شہر کی پہچان اتحاد اور تنظیم کی وجہ سے ہے جس کا وزیرِ اعلیٰ نے بڑے اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اور آپ لوگ بھی پیار، محبت اور رواداری جیسی اقدار سے خوب واقف ہیں جس کی دنیا میں شدید کمی ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم لوگ تناؤ کے سمندر کے بیچ ایک امن اور سکون کے جزیرہ میں رہ رہے ہیں۔ ہمارا یہ صوبہ دوسروں سے اس لئے بھی مختلف ہے کہ ہم اس صوبہ میں دنیا کے کسی بھی علاقہ اور قوم سے آنے والے لوگوں کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کے لئے پیار اور رواداری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس لئے ریجائنا شہر کی نمائندگی میں اس تقریب میں شمولیت میرے لئے باعث اعزاز ہے اور میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ہمارے شہر اور صوبہ کو منتخب کیا ہے۔ آپ لوگوں سے یہ صوبہ مزید مستحکم ہوگا۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

....

ریجائنا پولیس کے چیف Evan Bray کا ایڈریس

❁ اس کے بعد ریجائنا پولیس کے چیف Evan Bray نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

یہ میرے لئے ایک اعزاز ہے کہ مجھے آج یہاں بولنے کا موقع مل رہا ہے۔ آپ میں سے اکثر جانتے ہیں ریجائنا کے پولیس چیف ہونے کی حیثیت سے میرا تیسرا ہفتہ ہے۔ جب میں نے یہ پوزیشن سنبھالی تو پہلے ہفتہ ہی مجھے ایک احمدی دوست محمد فیاض صاحب کی کال آئی کہ وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے سمجھا کہ شاید انہوں نے صرف میرا دفتر دیکھنا ہوگا۔ لیکن جب وہ آئے تو انہوں نے حضور کے اہم دورہ کا ذکر کیا اور ہم نے سیکیورٹی سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق گفتگو کی۔

موصوف نے کہا: میرے ساتھ اس وقت سسکاچوان پولیس سروس، RCMP اور ریجائنا پولیس کے ممبرز موجود ہیں اور ہمیں بہت فخر ہے کہ ہمیں خلیفۃ المسیح کی سیکیورٹی کرنے کا موقع ملا۔ خلیفۃ المسیح ایک ایسا پیغام لے کر آئے ہیں جسے ہماری کمیونٹی بہت پسند کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں فخر ہے کہ ہم نے حضور کا پیغام دیگر مہمانوں تک پہنچانے میں مدد کی۔

موصوف نے کہا: جب ہم سوچتے ہیں کہ ہم نے اس شہر کو کس چیز سے محفوظ رکھنا ہے تو اکثر ہمارے ذہن جرم کی طرف جاتے ہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اس شہر کو نفرت، نسل پرستی اور تعصب سے محفوظ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ یہ شہر صرف اسی وقت صحتمند ہوسکتا ہے جب اسے محفوظ رکھا جائے اور اس مقصد کے لئے ہم Regina اور پورے Saskatchewan میں کام کر رہے ہیں اور اس بات پر فخر کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ ریجائنا میں نئی مسجد کا آج افتتاح ہو رہا ہے جس کا نام مسجد محمود رکھا گیا ہے۔ پس ہم آج اور آئندہ بھی ان دعاؤں اور نیک تمناؤں کا خیر مقدم کرتے رہیں گے جو مسجد کے ذریعہ سے کی جائیں گی۔ ہم شکر گزار ہیں کہ ان دعاؤں میں ہم بھی شامل ہوسکتے ہیں۔

....

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بجکر دس منٹ پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا اردو ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

....

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ اور اس کے بعد تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃاللّٰہ وبرکاتہٗ کہا۔

بعدازاں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** سب سے پہلے تو میں اس موقع پر تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے براہِ مہربانی ہماری دعوت قبول کی اور آج شام یہاں ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ آپ میں سے اکثر مسلمان نہیں ہیں اس لئے ایک اسلامی تقریب میں شمولیت آپ کی وسعت قلبی اور رواداری کو ظاہر کرتی ہے۔ لہٰذا میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے مشکور وممنون ہوں۔ میرا شکریہ محض رسمی یا دکھاوا نہیں بلکہ یہ میرے ایمان کا حصہ ہے کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ جو شخص اپنے ساتھی کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ آپ کی قدر کرنا دراصل میرا مذہبی فریضہ ہے اور یہ ہماری مذہبی تعلیمات کا ایک خوبصورت حصہ ہے جس پر میں اور تمام احمدی عمل پیرا ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے شکر کے یہ جذبات اس لئے بھی بڑھ جاتے ہیں کہ ہم اس وقت انتہائی نازک اور پُرآشوب حالات سے گزر رہے ہیں اور اسلامی دنیا کے حوالہ سے یہ بات بالخصوص حقیقت پر مبنی ہے۔ ہم سب اس حقیقت سے واقف ہیں کہ گزشتہ سالوں میں بعض نام نہاد انتہا پسند مسلمان تنظیمیں بنی ہیں جو اسلام کے نام پر انتہائی ہولناک مظالم ڈھا رہی ہیں۔ ایک طرف جہاں وہ آپس میں لڑ رہے وہیں دوسری طرف اپنے حکمرانوں کے خلاف بھی جنگ کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض حکومتیں بھی اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے باغی گروہ جنم لے رہے ہیں جو شدید مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بعض مسلمان ملکوں میں معاشرتی نظام بالکل تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ ممالک امن کی بجائے ایک نہ ختم ہونے والے بے معنی فساد کے بھنور اور بربریت کی دلدل میں دھنس گئے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اُسے صرف انسانیت کے نام پر دھبہ ہی کہا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً یہ سچ ہے کہ یہ تنازعات یا تشدد محض مسلمان ممالک تک ہی محدود نہیں بلکہ بعض غیر مسلم ممالک میں بھی خانہ جنگی اور اضطراب نظر آ رہا ہے خاص طور پر اُن ترقی پذیر ممالک میں جنہیں اقتصادی مسائل کا سامنا ہے۔ بہر حال مسلمان ممالک میں موجود بے چینی کو ہی دنیاوی مسائل کا مرکز اور وجہ پریشانی سمجھا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان دہشتگرد اور تشدد پسند گروہ جنم لے چکے ہیں جو نہ صرف اپنے ملکوں میں گھناؤنے مظالم ڈھا رہے ہیں بلکہ اپنی اس دہشتگردی کو باہر کے ملکوں میں بھی لے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے گزشتہ کچھ عرصہ میں یہاں مغربی ممالک میں بھی انتہائی گھناؤنے حملے ہوئے ہیں جن کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ مثال کے طور صرف گزشتہ سال ہی پیرس، برسلز، اور لینڈو (Orlando) اور بعض دیگر بڑے شہروں میں دہشتگردی کے حملے ہوئے جن میں معصوم لوگوں کو بے رحمی اور وحشیانہ طریق سے قتل کیا گیا۔ ایسے واقعات نے مغرب میں غیر مسلموں کے اندر خوف کی فضا پیدا کردی ہے جس کی وجہ سے اسلام سے خوف میں اضافہ ہوتا دکھائی دے رہا ہے جسے یہاں بالعموم اسلاموفوبیا (islamophobia) کی اصطلاح سے جانا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بے شک آپ اس تقریب میں شامل ہیں اور احمدی مسلمانوں سے آپ کا ذاتی رابطہ ہے لیکن اس کے باوجود یہ ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض ہماری مسجد کے حوالہ سے خوف وخدشات رکھتے ہوں۔ آپ شاید سمجھتے ہوں کہ جب تک احمدی مسلمانوں کی مسجد نہیں تھی تو وہ معاشرے میں رچے بسے ہوئے تھے لیکن اب چونکہ ان کی اپنی مسجد بن گئی ہے اس لئے شاید اب یہ اپنی مساجد کے دروازے بند کرلیں اور باقی معاشرہ سے بالکل قطع تعلق ہوجائیں یا پھر اس مسجد کو دہشتگردی کی کارروائیاں کرنے کے لئے، حملوں کے منصوبے بنانے کے لئے اور معاشرہ کا امن تباہ کرنے کے لئے استعمال کریں۔ دنیا کے جن حالات کا میں نے ابھی ذکر کیا اس کے پیشِ نظر اگر آپ میں سے کسی کو یہ تحفظات ہیں تو اس میں مَیں آپ کو قصوروار نہیں ٹھہراؤں گا بلکہ میرے نزدیک تو ایسے خدشات مکمل طور پر جائز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ ان امور کی روشنی میں میں آغاز میں ہی آپ سب پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مسجدوں کی تعمیر کا مقصد بہت عظیم ہوتا ہے۔ یہ مسجدیں فتنہ وفساد پھیلانے کی بجائے درحقیقت دنیا میں حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کی بنیاد رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ کسی بھی مسجد کا سب سے اوّلین مقصد یہ ہے کہ وہاں لوگ جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے سامنے جھکیں اور اس کے رحم اور پیار کے طلبگار ہوں۔ تاہم صرف اپنی خوشحالی اور امن کے لئے دعائیں مانگ لینا کافی نہیں بلکہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ تمام لوگوں کے امن اور خوشحالی کے لئے دعا کرے خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا علاقہ سے ہو۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے آپ کے لئے پسند کرتا ہے۔

پس اگر ہم اپنے لئے امن، تحفظ، محبت اور احترام چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے لئے بھی یہی کچھ چاہیں۔ چنانچہ حقیقی مساجد فتنہ وفساد اور نفرت پھیلانے کی بجائے لوگوں کو یکجا کرنے اور تمام بنی نوع انسان کو محبت، باہمی عزت واحترام، ہم آہنگی اور سکون جیسی اقدار پر جمع کرنے کی نیت سے بنائی جاتی ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس اصول کا کامل مظہر تھے کہ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگوں کو اپنے خالقِ حقیقی سے دور ہوتا دیکھ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید غم اور دکھ ہوتا اور اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے سجدہ ریز رہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی سوز کے ساتھ دعائیں کرتے کہ یہ لوگ کیوں اپنی اصلاح نہیں کر رہے؟ یہ لوگ ظلموں سے باز کیوں نہیں آتے؟ یہ لوگ کیوں برائیوں اور بدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے؟ اور کیوں یہ لوگ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے عذاب کا مَورد بنانے پر تُلے ہوئے ہیں؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دکھ اور تکلیف اس قدر گہری تھی کہ قرآن کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دکھ اور پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ کیا تُو اس وجہ سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ لوگ امن کے ساتھ نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہیں کرتے؟ غرضیکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے بدن کے ہر حصہ سے، ہر رگ و ریشہ سے انسانیت کے لئے لامتناہی رحم اور ہمدردی مترشح تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس لئے حقیقی مسلمان جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے ہیں وہ مسجدوں میں ہرگز بدارادے یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کی نیت لے کر داخل نہیں ہوسکتے۔ بلکہ وہ تو اس مضبوط ایمان کے ساتھ مسجدوں میں جاتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا اور گریہ وزاری کریں کہ ساری دنیا امن کے ساتھ متحد ہوجائے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایک حقیقی مسجد تو ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے کے لئے امن کی ضامن ہوتی ہے۔ اور خدانخواستہ اگر کوئی مسجد ان نیک ارادوں کے ساتھ نہیں بنی تو اس کا مطلب ہے وہ اپنا مقصد پورا نہیں کررہی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اسی قسم کی ایک نام نہاد مسجد بنائی گئی تھی جس کا مقصد معاشرہ میں فتنہ وفساد پھیلانا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مسجد کو گرانے کا حکم دیا کیونکہ یہ مسجد خدا تعالیٰ کی عبادت اور انسانیت کے حقوق ادا کرنے کے لئے نہیں بلکہ بدارادے کے ساتھ تعمیر کی گئی تھی۔ اس لئے اس مسجد کو منہدم کردیا گیا تھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ وہ اسلام کی اعلیٰ تعلیمات ہیں جن میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ مسجد کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے صرف یہی ضروری نہیں کہ وہ اپنے خالق کے فدائی بنیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور انہیں فائدہ پہنچانے والے ہوں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت ہر طرح سے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کا خلاصہ دو فقروں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل محبت کرنا اور اس کے حقوق ادا کرنا اور دوسرا اُس کی مخلوق کے ساتھ محبت رکھنا اور اس کے حقوق ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مُسلمہ ہمیشہ سے ہی ان تعلیمات پر کاربند رہی ہے۔ اس لئے ہم جہاں بھی مساجد یا اپنی جماعتیں قائم کرتے ہیں وہاں جلد ہی دوسروں کی خدمت کرنے کی وجہ سے ہماری ایک پہچان بن جاتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری پہچان ہی یہی ہے کہ ہم انسانیت کی خاطر ہر ممکن قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ضرورت ہو جماعت احمدیہ مسلمہ انسانیت کی خدمت کے لئے صفِ اول میں کھڑی ہوتی ہے۔ ہم تمام دنیا میں بلاتفریق رنگ ونسل اور مذہب فلاحی کام کررہے ہیں۔ ہمارا صرف یہی مقصد ہے کہ ضرورتمندوں کو آرام پہنچایا جائے اور انہیں بہتر زندگی کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہماری مساجد صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی جگہ نہیں ہیں بلکہ یہ مساجد ان مراکز کا بھی کام دیتی ہیں جہاں ہم جمع ہوکر مقامی لوگوں کی مدد کے مختلف طریقوں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی مساجد میں صرف یہی منصوبے بنائے جاتے ہیں کہ ہم مسکینوں اور محرومی کا شکار لوگوں کی تکلیفوں اور غموں کو کس طرح دور کرسکتے ہیں۔ صرف یہی سکیمیں بنائی جاتی ہیں کہ صعوبتوں کا شکار اور مصیبت زدہ لوگوں کی محرومی اور مایوسی کا بوجھ ہلکا کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مثال کے طور پر ہم نے ترقی پذیر ممالک میں سینکڑوں سکول اور ہسپتال کھولے ہیں تاکہ دنیا کے اِن دور دراز علاقوں میں رہنے والوں کو تعلیم اور طبی سہولیات مہیا کی جاسکیں۔ اسی طرح ہم بہت سے ایسے دیہاتوں اور قصبوں میں صاف پانی مہیا کررہے ہیں جہاں اس قسم کی سہولت پہلے موجود نہ تھی۔ یہاں مغرب میں رہتے ہوئے پانی کی اصل قدر جاننا بہت مشکل امر ہے۔ پانی مہیا کرنے والی کمپنیوں کو کچھ رقم ادا کردینے سے ہماری ٹونٹیوں سے صاف پانی آنے لگتا ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا نہایت مشکل ہے کہ افریقہ اور دنیا کے بعض غریب حصوں میں رہنے والے لوگ اس بیش بہا نعمت کے لئے کس قدر ترسے ہوئے ہیں۔ پانی تو زندگی کا ذریعہ ہے لیکن اس کے باوجود دنیا کے بیشتر حصوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کی پانی تک پہنچ نہ ہونے کے برابر ہے۔ افریقن ممالک میں اگر بارشیں ہوجائیں تو ان کے تالاب بھر جاتے ہیں لیکن اکثر خشک سالی کی وجہ سے پانی کے تالاب خشک ہوجاتے ہیں جس کے نتیجہ میں پانی کی شدید قلت ہوجاتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حقیقت تو یہ ہے کہ دیہاتوں اور دور دراز علاقوں میں اگر بارشیں ہو بھی جائیں تو ان لوگوں کو صاف پانی مہیا نہیں ہوتا کیونکہ جن تالابوں کا پانی وہ استعمال کرتے ہیں وہ مختلف قسم کے بیکٹیریا اور مُضر مادّوں سے زہر آلود ہوتا ہے۔ یہ لوگ جو پانی پینے، نہانے، کھانا پکانے اور اپنے کپڑے دھونے کے لئے استعمال کرتے ہیں وہی پانی جانور بھی پیتے ہیں جو اکثر جانوروں کے فضلہ سے آلودہ ہوجاتا ہے۔ پھر یہ کہ یہ پانی ان کے نلوں سے نہیں بہہ رہا ہوتا بلکہ اس کی خاطر چھوٹے چھوٹے بچے اپنے سروں پر پانی کے برتن اُٹھائے کئی کئی کلومیٹر کا سفر پیدل طے کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں بھی کئی سال افریقہ رہ چکا ہوں اور یہ سب میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ایسی عمر میں جبکہ انہیں سکول میں ہونا چاہئے اور آزاد ہونا چاہئے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے شدید حالات سے مجبور ہوکر روزانہ ایک ایسے معمول کو برداشت کرتے ہیں جو یہاں مغرب کی آرام دہ زندگی میں رہتے ہوئے ہمارے لئے ناقابل تصور ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہاں ترقی یافتہ ممالک میں لوگوں کے روزمرہ کے مسائل تو نہایت معمولی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہماری پریشانی یہی ہوتی ہے کہ ہمارے بچے وقت پر سکول پہنچ جائیں یا اسی قسم کے چھوٹے موٹے مسائل ہیں۔ پسماندہ ممالک میں رہنے والوں کے لئے تو اس قسم کے معمولی مسائل صرف خام خیالی ہے۔ ان لوگوں کے بچے تو اُن سہولیات کی خاطر جو یہاں ہمارے بچوں کے پاس ہیں اپنا سب کچھ قربان کردیں۔ کیا وہ اپنے خاندان کے روزمرہ کے استعمال کے لئے پانی لانے کے لئے دور دراز سفر کرنے کی بجائے ہر روز سکول جانے کی خاطر اپنا سب کچھ نہیں دے دیں گے؟ پس ان لوگوں کو آرام پہنچانے کے لئے اور ان کی تعلیم کی پیاس بجھانے کے لئے جماعت احمدیہ شمسی توانائی پر چلنے والے اور ہینڈ واٹر پمپس لگا کر انہیں پینے کا صاف پانی مہیا کررہی ہے۔ جب یہ لوگ پہلی مرتبہ نلوں میں سے پانی بہتا دیکھتے ہیں تو اکثر ہمارے رضا کار اُس موقع کی تصاویر یا ویڈیو بنالیتے ہیں اور بعد میں یہ تصاویر اور ویڈیوز مجھے بھی دکھاتے ہیں۔ ایک مفلسانہ زندگی گزارنے کے بعد ان لوگوں کے چہروں پر اور بالخصوص چھوٹے چھوٹے بچوں کے چہروں پر (جبکہ وہ اپنے دروازے کے بالکل سامنے پانی کو دیکھتے ہیں) آنے والی بے انتہا خوشی قابل دید ہوتی ہے۔ اُن کے لئے یہ بات ایسی ہے جیسے ان کی تمام امنگیں اور خوابیں حقیقت بن گئیں یا جیسے انہیں ساری دنیا کے خزائن حاصل ہوگئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی مسلمان ان لوگوں کی خدمت کر کے فخر محسوس کرتے ہیں اور اس کو ایک فضل جانتے ہیں کہ ہمیں دوسروں کو سہولت اور آرام پہنچانے کا موقع ملا کیونکہ یہی اسلامی طریق ہے۔ پس اس سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں کہیں بھی جماعت احمدیہ مسلمہ مسجد تعمیر کرتی ہے تو وہاں کے مقامی لوگ جلد ہی جان لیتے ہیں اور اس بات کی کھلے عام تصدیق کرتے ہیں کہ یہ لوگ بے غرض ہوکر اور مذہب سے بالا ہوکر انسانیت کی خدمت کررہے ہیں اور ہر ممکن طور پر معاشرے میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اسی طرح احمدی مسلمان اُن لوگوں کی مدد بھی کرتے ہیں جو کہ قدرتی آفات کا شکار بن جاتے ہیں۔ اس کی حالیہ مثال ہیٹی میں چند ہفتے قبل آنے والا Hurricane Mathew ہے جس کے نتیجہ میں وہاں شدید تباہی و بربادی ہوئی ہے۔ اس طوفان کے فوراً بعد ہیومینٹی فرسٹ نے، جو کہ ہماری جماعت انسانیت کی خدمت کے لئے ایک تنظیم بنائی ہے، نے فوری طور پر وہاں رضا کار بھیجے جنہوں نے وہاں Royal Navy Dutch کے ساتھ مل کر امدادی کام کئے ہیں۔ ہمارے احمدی رضا کاروں کی کوششوں کا اُن پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ Dutch Naval Ship کے کمانڈر نے بعد میں ہماری کوششوں کو سراہتے ہوئے ایک خط میں لکھا کہ اس نے ہیومینٹی فرسٹ جیسی بے نفس اور خلوص اور جذبہ کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنی والی کبھی کوئی اَور تنظیم نہیں دیکھی۔ اس لئے مَیں ایک بار پھر کہوں گا کہ حقیقی مسجدوں اور حقیقی مسلمانوں سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا جہاد جھوٹا جہاد نہیں ہے یا دہشتگردی اور ظلم کرنے کا جہاد نہیں ہے بلکہ ہمارا جہاد تو وہی جہاد ہے جس کی تعریف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی عمل کیا۔ ایک مرتبہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم دفاعی جنگ، جو کہ زبردستی مسلمانوں پر مسلط کردی گئی تھی، سے واپس تشریف لائے تو اپنے صحابہ کو فرمایا کہ وہ ایک چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں اور یہ بڑا جہاد خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اور نفسوں کی اصلاح کا جہاد ہے۔ لہٰذا ہمارا جہاد تلواروں، بندوقوں اور بموں کا جہاد نہیں ہے۔ ہمارا جہاد ظلم، بربریت اور ناانصافی کا جہاد نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا جہاد تو پیار، محبت اور خدا ترسی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو برداشت، انصاف اور انسانی ہمدردی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا جہاد ہے۔ اگر ہم نے کوئی جہادی گروپ بنائے ہیں تو وہ معصوم لوگوں پر وحشیانہ حملے کرنے اور ان کو مارنے کے لئے یا کلبوں، سٹیشنوں اور اس قسم کی دوسری جگہوں پر دہشتگردانہ حملہ کرنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان کا مقصد تو ہر وقت اور ہر جگہ تمام لوگوں کے حقوق قائم کرنا ہے۔ اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم وحشیوں کی طرح تلواریں یا بندوقیں نہیں چلاتے بلکہ ہمارے پسندیدہ ہتھیار تو پیار، محبت، ہمدردی اور سب سے بڑھ کر دعاؤں کے ہتھیار ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ اب یہ مسجد بن چکی ہے اس لئے مجھے پورا یقین ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی مسلمان نہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ ہوں گے بلکہ پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت پر بھی توجہ دیں گے۔ ہمارے ہمسائے دیکھیں گے کہ یہ مسجد روشنی کی کرن ثابت ہوگی جو کہ معاشرے کو پیار، محبت اور شائستگی جیسی اقدار سے منور کرنے والی ہوگی۔ آپ لوگ دیکھیں گے کہ یہ مسجد کس طرح امن، خوشحالی اور تمام انسانیت کے لئے جائے پناہ بن جانے کی ایک روشن مثال بن جائے گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً قرآن کریم نے ہمسایوں کے حقوق پر اس قدر زور دیا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف اس قدر توجہ دلائی کہ مجھے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو وراثت کا حقدار بنادے گا۔ پس اگر اس مسجد کے ہمسایوں میں سے کسی کو اس مسجد کے حوالہ سے کوئی خدشہ یا خوف ہو تو وہ اسے کلیتہً ختم کردے۔ ہم احمدی مسلمان اپنے ہمسایوں کا پورا خیال رکھتے، ان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ عزت سے پیش آتے ہیں تاکہ ہم اپنے ایمان کے تقاضے پورے کرسکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقامی احمدی یہ ثابت کریں گے کہ وہ یہاں کی لوکل کمیونٹی سے وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں اور اپنی تمام تر قابلیتوں کے ساتھ آپ سب لوگوں کی خدمت کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان الفاظ کے ساتھ مَیں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا اس تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور پھر سے کہتا ہوں کہ ہماری یہ مسجد ہمیشہ امن اور خیر خواہی کا مرکز بن کر رہے گی اور اس کے دروازے ہمیشہ ہر مذہب اور عقیدہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے کھلے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا۔ تو مہمانوں نے کھڑے ہوکر کافی دیر تک تالیاں بجاتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

ڈنر کے بعد تمام مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آتے رہے۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور نے ہر ایک کے ساتھ گفتگو فرمائی۔

مہمانوں سے ملاقات کا یہ پروگرام قریباً نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے مسجد محمود تشریف لے آئے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے مسجد محمود میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

..........................(باقی آئندہ)

بقیہ: مجلس عاملہ بیت الفتوح ریجن کی حضور انور سے ملاقات

از صفحہ نمبر 2

کہ اجتماعی دعا کا بھی خاص فائدہ ہوتا ہے۔قرآنی دعائیں سن کر دعاؤں کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔

مزید فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جمعۃ الوداع کے روز قضاء عمری پڑھنے کے متعلق سوال ہوا۔آپ نے فرمایا کہ اگر اس نیت سے پڑھتا ہے کہ ایک نماز سے سارے سال کی نمازیں معاف ہو جائیں گی تو گناہ کرتا ہے۔ اور اگر ندامت کی وجہ سے پڑھ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے تو جائز ہے۔اور ساتھ ہی آپؑ نے حضرت علیؓ کا وہ واقعہ بیان فرمایا کہ کوئی شخص بے وقت نماز پڑھ رہا تھا کہ کسی نے حضرت علیؓ سے کہا کہ آپ اسے منع کریں تو آپؓ نے فرمایا کہ مَیں اس آیت کا مصداق نہیں بننا چاہتا کہ اَرَئَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی۔ یعنی کیا تُو نے اس شخص کو دیکھا جو ایک نماز پڑھتے بندے کو منع کرتا ہے۔

(خاکسار راقم عرض کرتا ہے کہ تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 صفحہ 418-417 تفسیر سورۃ العلق)

قائد صاحب نے عرض کیا کہ ہر ماہ جنرل میٹنگ ہوتی ہے۔ کچھ خدام کئی کئی ماہ اجلاس میں شامل نہیں ہوتے۔فرمایا: آپ کا کام یاددہانی کرانا ہے وہ کراتے رہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرْ کہ تمہارا کام یاددہانی کروانا ہے، کسی سے زبردستی نہیں کرنی۔

سیکرٹری صاحب وقف نَو نے سوال کیا کہ وقف نَو بچوں کی کلاسوں میں حاضری کو کس طرح بڑھایا جائے۔ حضور انور نے فرمایا Teenage کا زمانہ ایک خطرناک دَور ہوتا ہے۔ یہاں کے پڑھے لکھے نوجوانوں کو اپنے ساتھ لگائیں۔ 21 سال تک کے واقفین واقفات کے لئے کورس بنایا ہوا ہے اس کو استعمال کریں۔اس کے علاوہ بھی ماحول اور بچوں کی دلچسپی کے مطابق پروگرام بنائیں۔ دینی پروگرام کے ساتھ ساتھ عمومی پروگرام بھی ہوں۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ کام پر نماز کے لئے ایک ہی کمرہ ہے جہاں غیر احمدی بھی نماز پڑھتے ہیں۔وہ مجبور کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ ان کی نماز کے وقت سے پہلے یا بعد علیحدہ نماز پڑھ لیا کریں لیکن غیر احمدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی۔ حج پر جانے والوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔فرمایا کہ یہاں ہر ایک کو مذہبی آزادی ہے، کوئی کسی کو مجبور نہیں کرسکتا۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ ٹیکسی ڈرائیور احمدی دوست کہتے ہیں کہ ہم اڑہائی بجے صبح کام سے واپس آتے ہیں، فجر کی نماز 7 بجے ہوتی ہے اس لئے سونے کا پورا وقت نہیں ملتا۔کیا وقت سے پہلے نماز پڑھ کر سو سکتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ ہم خود اپنی کوئی نئی شریعت نہیں بناسکتے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کے ذریعہ نماز کے اوّل اور آخر دونوں وقت بتادیئے اسی کے مطابق ادا کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی عذر نہیں چلے گا۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ ہم ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے۔ہم لٹریچر تقسیم کررہے تھے کہ دو انگریز لڑکے آئے اور یہ دیکھ کر کہ ہم اسلام کا لٹریچر تقسیم کررہے ہیں انہوں نے ہمیں گالیاں نکالنی شروع کردیں۔ہم خاموشی سے وہاں سے چلے گئے اور ایک اور گلی میں جاکر تقسیمِ لٹریچر کا کام شروع کردیا۔وہاں بھی یہ دونوں لڑکے آگئے اور پھر گالیاں دینی شروع کردیں۔ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔حضور انور نے فرمایا نہ ہم نے لڑائی کرنی ہے اور نہ مخالفت کی وجہ سے تبلیغ کا کام چھوڑنا ہے۔مخالفت تو ہمیشہ ہوتی ہے۔اسے صبر اور دعاؤں سے برداشت کریں اور اپنا کام حکمت کے ساتھ کرتے جائیں۔ایک وقت آئے گا کہ یہ لوگ دین کی طرف توجہ کریں گے۔

یہ ملاقات تقریباً ساڑھے چار بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو کھنچوایا اور پھر حضور نے تمام ممبران کو انفرادی طور پر مصافحہ کا بھی شرف بخشا جس پر تمام ممبران بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ بعد ازاں حضور انور نمازِ مغرب کے لئے مسجد تشریف لے گئے اور تمام ممبران کو بھی اپنے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب امام کی اقتدا میں نماز باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ ربّ العالمین۔

وہ رحمۃٌ للعالمیں ہے، امن کی آشا پیام اُس کا

رسولِ عربی کی چاہ کرکے تمہارے دل کا بہاؤ کیسا؟؟
پیام اس کا محبتیں تھا مگر تمہارا چناؤ کیسا؟؟

وہ رحمۃللعالمیں ہے ، امن کی آشا پیام اُس کا
تم اپنی بستی اُجاڑ بیٹھے تمہارا اس سے لگاؤ کیسا؟؟

تمہاری غیرت کدھر گئی ہے ، تمہارے دعوے کہاں گئے ہیں
تم اپنے گھر کو جلا رہے ہو ، تمہارے اندر الاؤ کیسا؟؟

اسی کے جھنڈے کو پھر اٹھائے امام مہدی جہاں میں آیا
تمہیں وہ کب سے بلا رہا ہے ، قیام کیسا؟؟ پڑاؤ کیسا؟؟

وہ جس نے غیروں کو عزتیں دیں ، اس کا اسمِ عظیم لے کر
تم اپنے لوگوں کو لُوٹ بیٹھے یہ پیچ کیسے؟؟ یہ داؤ کیسا؟؟

مرے نبی کا مقام دیکھو!! مرے نبی کی تو شان دیکھو
اگر ہے عشق رسول تم میں ، جلاؤ کیسا؟؟ گھیراؤ کیسا؟؟

فرازؔ!! عشقِ نبیؐ میں ہم نے سروں کو تن سے جدا کرایا
کوئی تو ہم سے بھی آکے پوچھے ، تمہارے دل پر یہ گھاؤ کیسا؟؟

(اطہر حفیظ فرازؔ)

بقیہ: وہ جس پہ رات ستارے لئے اُترتی ہے

از صفحہ نمبر 16

جلد چھوٹی پڑ جاتی ہے۔سو یہ عمارت بھی جامعہ احمدیہ کی ضروریات کے لئے کافی نہ رہی۔لندن سے باہر کوئی 45 منٹ کی مسافت پر اللہ تعالیٰ نے ایک بہت ہی خوبصورت مقام پر ایک بہت ہی کشادہ عمارت جامعہ یوکے کے لئے عطا فرمادی۔اب جب بھی ان کی حضور انور کے ساتھ نشست ہوتی، حضور یہ سفر اختیار کرکے وہاں تشریف لے جاتے۔غالباً 2013ء کے موسمِ سرما میں ایک روز ان کی نشست ہونا تھی۔لندن اور اس کے نواح میں اب برف کم کم ہی پڑتی ہے۔مگر اس روز برف نے بھی جانے کیا ٹھان لی کہ پڑی اور پڑتی ہی چلی گئی۔ٹی وی پر محکمہ موسمیات نے ہر طرح کی وارننگ جاری کردی۔باہر نکلنے سے پرہیز، سفر اختیار نہ کرنے کی ہدایت اور جانے کیا کیا احتیاطی تدابیر۔ ایسے میں مسجد فضل سے جامعہ ایک پیغام گیا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ حضور ضرور تشریف لے جائیں گے اور نشست ضرور ہوگی۔اس روز جامعہ کے طلباء اور اساتذہ نے مل کر وقارِ عمل کی تاریخ کا ایک عجیب باب رقم کردیا۔سب سے بڑا مرحلہ وہ راستہ تھا جو بڑی سڑک سے اتر کر جامعہ کی عمارت تک جاتا ہے۔اسی پر سے حضور کے قافلہ نے گزرنا تھا اور یہ نہایت اونچی اور بل کھاتی، اور خاصی طویل ڈھلان ہے۔(Grit) برف پگھلانے والا نمک برف کی اس قدر دبیز تہوں کو پگھلانے سے قاصر تھا۔ بعد میں ایک دوست سے معلوم ہوا کہ اس راستہ کو صاف کرنے کے لئے مناسب سامان تو میسر نہ تھا، مگر اپنے امام کے عشق میں سرشار ان طلباء اور اساتذہ نے یہ کیا کہ ایک بڑا سا لوہے کا ستون لے کر اسے ایک گاڑی کے پیچھے باندھا، دو نوجوان اس ستون کے دائیں بائیں کھڑے ہوگئے اور گاڑی آہستہ آہستہ اس ڈھلان پر چلائی گئی ۔ یہ ستون مضبوطی سے زمین پر رگڑ کھاتا جاتا اور برف کو راستے سے صاف کرتا جاتا۔ برف تھی کہ پڑتی جاتی تھی اور اس ڈھلان کو بار بار پھسلن بناتی جاتی۔مگر اپنے محبوب کے عشق میں یہ دیوانے یہی عمل دہراتے رہے تاوقتیکہ اگلی صبح حضور کے آنے کا وقت ہوگیا۔

حضور اپنے قافلہ کے ہمراہ اس راستہ پر بڑی حفاظت سے گزر کر جامعہ احمدیہ یوکے کی عمارت میں تشریف لے گئے اور کلاس کا انعقاد ہوا۔ جاکر فرمایا کہ یونہی نہیں چھوٹے موٹے چیلنجز سے گھبرا جاتے۔جو کام کرنا ہے وہ کرنا ہے۔ پھر اس کے بعد معمول کے مطابق نشست ہوئی۔لندن کے نواح میں واقع ، برف کی چادروں میں لپٹی اس عمارت کے اندر علم اور عشق اور محبت کے الاؤ روشن ہوئے ، اور وہاں موجود سبھی خوش نصیبوں نے اس ٹھٹھرتی صبح میں اپنے وجود میں ایمان کی حدّت کو محسوس کیا۔باہر تو برف پڑی رہی، مگر میدانِ عمل کے لئے تیار ہونے والے ان نوجوانوں کے باطن کی کتنی ہی برفیں پگھل گئی ہوں گی۔دنیا کا کون سا قائد ہے جو صرف قول سے ہی نہیں، بلکہ اپنے فعل سے زندگی کو برتنے کے قرینے سکھاتا ہو۔منہ سے بات کردینا تو دنیا کا سب سے آسان کام ہے۔لیکن

جالپٹ جا لہر سے، دریا کی کچھ پروا نہ کر

کا عظیم سبق صرف عمل سے دیا جاسکتا ہے، سو حضور نے کیا ہی خوب دیا۔

(باقی آئندہ)..................................

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے

آصف محمود باسط۔لندن

قسط نمبر 7

خاکسار کی خوش قسمتی ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی دورہ سے واپس تشریف لانے پر وہاں ریکارڈ ہوئے تمام پروگرام پہلے خاکسار کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ بعض پروگرام تو دورہ کے دوران لائیو نشر ہو چکے ہوتے ہیں لیکن اکثر پروگرام حضور کے دورہ سے تشریف آوری کے بعد نشر کئے جانے ہوتے ہیں۔ ان پروگراموں میں سب سے پہلے حضور انور کے ساتھ واقفینِ نو اور طلبا کی کلاسوں کو دیکھنے کا اشتیاق ہوتا ہے سو سب سے پہلے انہیں دیکھنا شروع کر دیا جاتا ہے۔ یہ کلاسیں بھی عجیب کیفیتِ جذب وحال رکھتی ہیں۔

اب دنیا بھر میں ہونے والی کلاسوں کا ایک مخصوص طریق بن گیا ہے کہ پہلے تلاوت، پھر نظم پھر واقفین نو کی تقاریر اور پھر وہ وقت جس کا سب کو انتظار ہوتا ہے یعنی جب حضور انور شرکاء سے گفتگو فرماتے ہیں۔ یہ گفتگو ہمیشہ صرف شرکا کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام جماعت کے لئے اپنے اندر طرح طرح کے سبق لئے ہوتی ہے۔ جہاں شرکاء سوالات پوچھ کر اپنے جوابات حاصل کرتے ہیں وہاں اور بہت سی باتیں اپنے اندر بہت باریک نکات لئے ہوتی ہیں۔

انہی کلاسوں میں شرکاء ایسے سوالات پوچھ لیتے ہیں جو ان کی عمر کے اعتبار سے بظاہر عام سے نظر آتے ہیں مگر وہ فقہ احمدیہ کے ارتقاء کو ایک نئی منزل کی طرف لے جاتے ہیں۔ دَورِ حاضر کے بہت سے مسائل ہیں جن پر حضور انور رہنمائی فرماتے ہیں۔ مثلاً ایک کلاس میں پوچھا گیا کہ اگر کوئی ریسٹورنٹ سؤر کے گوشت کی اشیائے خوردنی بنا کر فروخت کرتا ہے مثلاً پِزا یا برگر وغیرہ تو کیا وہاں احمدی مسلمان ملازمت کر سکتے ہیں؟ حضور نے جواب عطا فرمایا کہ اگر ان اشیاء کی تیاری میں بھی ہاتھ ڈالنا پڑتا ہے تو پھر نہیں۔

آئندہ کسی کلاس میں کسی بچے نے اس جواب کا حوالہ دے کر پوچھ لیا کہ بہت سے احمدی ایسے سپر سٹورز میں بھی تو کام کرتے ہیں جہاں شراب اور سؤر کے گوشت کی اشیاء فروخت ہوتی ہیں، تو اس پر حضور انور نے رہنمائی فرمادی کہ ان چیزوں کے بنانے میں اگر وہ شامل نہیں اور خریدار سے پیسہ وصول کر کے اسے سٹور انتظامیہ کو جمع ہی کروانے کا کام ہے تو کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح مارگیج یعنی سود پر مکان خریدنے کے بارہ میں ایسی کلاسوں ہی میں گتھیاں سلجھتی بھی دیکھیں۔ لباس، پردہ، مخلوط تعلیم، مرضی کی شادی، دین اور دنیا کی متوسط اور متوازن راہیں اور اس طرح کے بہت سے پیچیدہ مسائل جو مغربی معاشرہ (اور اب تو تمام دنیا ہی مغربی معاشرہ کا آئینہ بن کر رہ گئی ہے) میں رہنے والے بچوں کو درپیش ہیں، وہ سب ان نوجوانوں نے حضور انور کی خدمت میں پیش کئے اور ان پر رہنمائی چاہی۔ اور حضور نے اس پر رہنمائی عطا فرمائی۔

کئی بار سوچا کہ یوں ہر بات کا جواب مستحضر کیسے ہوتا ہے؟ پھر معلوم ہوا کہ دنیا بھر کے احمدی نوجوان حضور کی خدمت میں اپنی ہر طرح کی مشکل، ہر طرح کا مسئلہ کھول کر رکھ دیتے ہیں۔ لاکھوں ہوں گے جو خطوط میں اور لاکھوں ہیں جو بالمشافہ حاضر ہو کر اپنے دل کی ہر بات کہہ ڈالتے ہیں۔ کوئی ہے جو عبادت میں لذّت نہیں پاتا، کوئی ہے جو خدا کے بارہ میں شکوک کا شکار ہو گیا ہے، کسی کی محبت میں کوئی خاتون گرفتار ہے مگر احمدی نہیں اور شادی کی خواہشمند ہے، کسی کو تعلیم کے میدان کے چناؤ میں الجھن درپیش ہے، کسی کے والدین اس سے خوش نہیں، کسی کو پردہ کرنے میں کالج کی طرف سے دقت کا سامنا ہے، کسی کو خود پردہ کی حکمت سمجھ نہیں آ رہی۔ کوئی ہے جو اپنے امراض کے علاج پر رہنمائی چاہتا ہے، کوئی ہے جو ہجرت کر کے کسی اور ملک جا کر آباد ہونا چاہتا ہے اور یہاں تک بھی کہ کوئی ہے جس کی شادی تو ہو گئی ہے مگر وہ کئی ماہ بعد تک شادی شدہ کہلانے کے قابل نہیں ہو سکا۔

پس کیا مشرق اور کیا مغرب، دنیا کے کونے کونے سے آنے والے لوگ حضور سے رہنمائی کی درخواست کرتے ہیں، اور حضور اپنی اس پیاری جماعت کے افراد کو مشورہ اور ہدایت سے نوازتے رہتے ہیں۔ اور یوں دنیا بھر کے مسائل حضور کی نظر کے سامنے رہتے ہیں۔ مگر ایسا بھی نہیں کہ چونکہ اکثر مسائل اور ان کے حل مستحضر رہتے ہیں تو حضور ہمیشہ اسی وقت اس کا جواب بھی دے دیں۔ بعض اوقات کسی سوال کی نوعیت کے پیشِ نظر حضور اس پر تحقیق کرنے کا ارشاد بھی فرما دیتے ہیں۔ بعض اوقات تو خود سائل ہی کو ارشاد فرما دیتے ہیں کہ فلاں صاحب سے یا ریسرچ سیل ربوہ سے پوچھ لو یا پھر وہاں موجود انتظامیہ میں سے کسی کو تحقیق کرنے کی یہ سعادت بہم ہو جاتی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰؑ کے سفرِ کشمیر کے بارہ میں کسی نوجوان نے سوال کیا۔ اس کا سوال بظاہر سیدھا سادا تھا، مگر حضور کا جواب صرف اس نوجوان تک تو محدود نہیں رہنا تھا۔ حضور کے جواب میں تو دنیا بھر کے لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا سامان ہوتا ہے۔ اس لمحہ جانے خدا نے دل میں کیا ڈالی کہ حضور نے اسے بہت تفصیل سے بتانا شروع کیا۔ پوری تفصیل بتانے کے بعد خاکسار کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ میرے دفتر میں میرے میز کے بائیں جانب جو بہت سے کاغذ پڑے ہیں ان میں کہیں درمیان میں کر کے اس موضوع پر کچھ مواد پڑا ہے۔ وہ لے آؤ۔

میں فوراً جانے لگا تو فرمایا سمجھ آ گئی ہے نا؟ میز کے بائیں طرف، کاغذوں میں، ایک فولڈر میں ہوگا۔

یہ بات حضور اسی کلاس میں بیان فرمانا چاہتے تھے اور منشاء مبارک یہ تھا کہ وقت بالکل ضائع نہ ہو۔ اس لئے دوبارہ اچھی طرح سمجھا کر روانہ کیا۔ میں نے جا کر حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم منیر احمد جاوید صاحب کو پیغام دیا۔ انہوں نے بڑی سرعت سے اٹھ کر یہ مضمون تلاش کیا اور مَیں یہ مضمون لے کر واپس کلاس میں حاضر ہو گیا۔ حضور نے شیروانی کی جیب سے عینک نکال کر لگائی اور کچھ تلاش کر کے پڑھ کر اس بات کو بیان کیا۔ بات بالکل وہی تھی جو حضور بیان فرما چکے تھے، مگر چونکہ اس معاملہ پر تفصیلی تحقیق میسر تھی، حضور نے اسے منگوا کر اس میں درج حوالہ جات بھی نوجوان کو بتا دیئے۔

ایک مرتبہ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ حضرت صوفی احمد جان صاحب نے دعویٰ سے قبل ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو شناخت کر لیا تھا اور آپ سے بیعت لینے کی التجا بھی کرتے رہتے تھے۔ مگر دعوی اور بیعتِ اُولیٰ کے وقت وفات پا چکے تھے۔ کیا انہیں صحابی کہا جائے گا یا نہیں؟

حضور انور نے فوراً جواب تو ارشاد فرما دیا کہ اپنی نیکی، تقویٰ اور شناخت کے باعث آپ کا مقام بہت اونچا ہے مگر صحابی کی تعریف میں نہیں آتے، لہذا صحابی نہ کہلائیں گے۔ مگر ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ اس معاملہ پر ربوہ میں بعض بزرگان سے پوچھو کہ ان کا کیا کہنا ہے۔ خاکسار نے حسبِ ارشاد ربوہ میں ان بزرگان کو حضور کا ارشاد بھیج دیا۔ انہوں نے اپنی رائے پیش کی کہ وہ صحابی شمار نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جہاں 313 صحابہ کی فہرست درج فرمائی ہے، ان میں ان کا نام نہیں۔ پھر حضور نے ایک مرتبہ پھر اس بات کو کلاس میں بیان فرمایا کہ اب مکمل تحقیق کے بعد فیصلہ یہ ہے کہ وہ لفظ صحابی کے اصطلاحی معنوں میں صحابی نہیں۔

کیسی حیرت کی بات ہے۔ آخری فیصلہ خلیفہ وقت ہی کا ہوگا مگر حضور اس آخری فیصلہ سے قبل فرماتے ہیں کہ تحقیق کروا اور جواب لے کر آؤ۔ مجھے تو جو بات سمجھ میں آ سکی وہ یہ ہے کہ ایک تو قرآنی احکامات سب سے زیادہ خلیفۂ وقت کے پیشِ نظر رہتے ہیں۔ اور وہ سب سے زیادہ جانتے ہیں کہ فرمانِ الٰہی کی تعمیل ہی میں برکت ہے۔ سو جہاں بھی موقع ہو، مشاورت کے حکم پر عمل کرتے ہیں تاکہ ہمیں بھی اس کی عادت ہو۔ دوسرا یہ کہ نوجوانوں کی یہ نشستیں ان میں تحقیق کا شوق پیدا کریں۔ احمدیت کے یہ سپاہی دلائل کی تلوار لے کر نکلیں تو دلائل مضبوط ہوں۔ انہیں معاملات کی چھان بین اور ان پر غور و خوض کی عادت ہو۔ پس ان کلاسوں اور ان نشستوں میں حضور انور کے مدِّ نظر احمدی نوجوانوں کی ہر طرح کی تربیت رہتی ہے۔

....

جہاں تحقیق اور وقت لگا کر فیصلہ کرنے کی تربیت ان نشستوں میں نظر آتی ہے وہاں حضور انور گاہے بگاہے اس بات کی تربیت بھی دیتے رہتے ہیں کہ جو فیصلہ فوری کرنے کا ہے اس پر غیر ضروری عجلت سے نہیں مگر جلد فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی پیدا ہو۔

جامعہ احمدیہ یوکے کا قیام 2005ء میں عمل میں آیا۔ تب حضور انور کی خدمت میں بغرضِ رہنمائی عرض کی گئی کہ جو طلبا جامعہ چلے گئے ہیں، ان میں سے بیشتر واقفین نَو ہیں۔ کیا انہیں بھی حضور کے ساتھ واقفین نَو کی کلاس میں بلایا جائے؟ حضور نے فرمایا کہ ان کی الگ کلاس ہوگی۔ سو طلبا جامعہ کی الگ کلاس ہونے لگی۔ جس طرح باقی کلاسوں کے نام تھے اسی طرح اس کلاس کا نام بھی کلاس جامعہ احمدیہ یوکے رکھ دیا گیا۔ کچھ عرصہ یہ کلاس یونہی ہوتی رہی۔ ایک روز جامعہ احمدیہ یوکے کی کلاس حضور کے ساتھ جاری تھی کہ اچانک حضور انور نے فرمایا کہ ان کی کلاسیں تو صبح سے شام تک ہر روز ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں بھی اس کا نام کلاس کا رکھ دیا ہے۔ کوئی اور نام ہونا چاہیے ہم منتظر تھے کہ حضور کوئی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا: سوچو۔ پھر اگلا طالبِ علم اپنا کوئی مضمون پڑھنے لگا۔ اس نے ختم کیا تو فرمایا کہ کچھ سوچا؟ عرض کی کہ کچھ ذہن میں نہیں آیا۔ پھر کچھ اور پڑھا جانے لگا۔ اس کے ختم ہونے پر فرمایا کہ کیا سوچا؟۔ عرض کی کہ 'ایک نشست'۔ فرمایا ٹھیک ہے، ابھی جا کر ٹھیک کروا دو 'طلبا جامعہ کے ساتھ ایک نشست'۔ ہر کلاس کا نام سائڈ پر رکھی ٹی وی سکرین میں نظر آتا رہتا ہے۔ خاکسار فوراً کنٹرول روم میں گیا اور کلاس کا نام بدلوا کر وہ لکھوا دیا جو حضور انور نے ابھی ابھی ارشاد فرمایا تھا۔ پھر ایم ٹی اے پر پروگرام کی تعارفی پٹّی میں بھی تبدیل کروایا تاکہ جب چلے تو اپنے نئے نام کے ساتھ چلے۔

اس میں ایک سبق ہمیں تو یہ ملا کہ ہمیں اس نئی کلاس کا نام حضور انور سے رہنمائی لے کر رکھنا چاہیے تھا۔ یہ بات درست نہ تھی کہ گزشتہ ناموں کو دیکھ کر نئی کلاس کا نام بھی وہی رکھ دیں۔ پھر طلباء سمیت ہم سب کو جو سبق عطا فرما دیا وہ یہ کہ جو کام کرنے والا ہے، وہ جتنا جلد ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے۔ یوں یہ نشست آدھی ایک نام کے ساتھ اور آدھی دوسرے نام کے ساتھ نشر ہوئی۔

بچوں کے ساتھ یہ کلاسیں اکتوبر 2003ء میں شروع ہوئیں۔ پہلی کلاس 'بُستانِ وقفِ نَو' کے نام سے شروع ہوئی تھی۔ اس میں بارہ سال سے کم عمر کے بچے اور بچیاں شامل تھے۔ پھر چند ماہ کے بعد بڑے بچوں کے لئے الگ کلاسیں شروع کی گئیں۔ اب بستان کے علاوہ 'گلشنِ وقفِ نَو' کے نام سے ناصرات اور اطفال کی کلاسیں شروع کی گئیں۔ پھر لجنہ اور خدام کی کلاسیں بھی اسی نام سے ہونے لگیں۔ پہلی پہلی کلاسوں میں ہمیں ناتجربہ کاری (بلکہ یہاں نادانی کا اعتراف بھی کر لینا مناسب ہوگا) کے باعث یہ معلوم نہ تھا کہ حضور کے سامنے قرآن کریم، دُرِّثمین اور بعض دیگر کتب رکھنا ضروری ہیں کہ اگر حضور بچوں کو کچھ ان میں سے بتانا چاہیں یا درستگی فرمانا ہو تو کتب فوری میسر ہوں۔ کسی روز ضرورت پڑی اور کتابوں کی ڈھنڈیا مچی تو عقل آئی کہ آئندہ یہ کتب ہمیشہ حضور کے سامنے ہونی چاہئیں تاکہ حضور کو دقّت نہ ہو۔

ہم ٹھہرے سطحی خیالات کے لوگ۔ ہمیں قرآن کریم کا جو نسخہ میسر تھا، وہ رکھنا شروع کر دیا۔ انہی دنوں میں حضور انور نے ایک ملاقات کے دوران فرمایا کہ: تم نے غور کیا ہے کہ میں جلسہ اور اجتماعوں پر تلاوت کے بعد، کبھی حضرت مصلح موعودؓ اور کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ترجمہ پڑھواتا ہوں؟

عرض کی کہ 'جی حضور'۔

فرمایا کہ ترجمہ تو ایک سا ہی ہوتا ہے مگر کہیں کہیں معانی کا رنگ ایسا ہوتا ہے کہ کبھی کہیں سے سننے یا پڑھنے والے کو بہتر سمجھ آتا ہے اور کبھی کہیں سے۔ پھر فرمایا کہ مجھے تو ہمیشہ سے، زمانہ طالب علمی سے لے کر آج تک تفسیر صغیر کا ترجمہ زیادہ بہتر سمجھ میں آتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ایم ٹی اے کے پروگراموں اور کلاسوں میں اگر کتب میرے سامنے رکھنی ہوں تو تفسیر صغیر بھی رکھا کرو۔ حضور کا حکم سر آنکھوں پہ لئے اگلی کلاس سے پہلے پہلے خاکسار نے تفسیر صغیر کا سب سے نیا طبع ہونے والا ایڈیشن مہیا کر لیا اور وہ حضور کے میز پر رکھا جانے لگا۔

کچھ عرصہ بعد ایک ملاقات میں حضور انور نے کوئی آیت دیکھنے کے لئے اپنے زیر استعمال تفسیر صغیر کا نسخہ اٹھایا اور اس میں سے کچھ تلاش فرمانے لگے۔ ساتھ ساتھ فرمانے لگے مجھے تو یہی پرانا ایڈیشن اچھا لگتا ہے۔ اس کا انڈیکس دیکھنا آسان ہے، اور مجھے ہمیشہ سے اسی کی عادت بھی ہے۔ وہاں جو تم کتابیں رکھتے ہو ان میں یہی پرانا ایڈیشن رکھ لیا کرو۔

اب جو تعمیل ارشاد میں نکلا ہوں تو یہ نسخہ دفاتر میں تو میسر نہ آیا۔ ایک محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں تھا مگر ظاہر ہے کہ وہاں سے تو یہ نسخہ نہیں لیا جا سکتا کہ آخر حضور ہی کی ضرورت کے پیشِ نظر انہوں نے بھی رکھا ہوا ہے۔ پھر ایک دفتر سے یہ نسخہ مل گیا تو اس دفتر کے نگران

صاحب سے نئے ایڈیشن کے عوض یہ پرانا ایڈیشن حاصل کرلیا گیا۔ کئی مرتبہ کا مشاہدہ ہے کہ جب بھی ملاقات کے دوران حضور انور کو قرآن کریم سے کچھ تلاش کرنے کی ضرورت پیش آئی، تو یا تو حضور سورتوں کے نام دیکھ کر ہی مطلوبہ مقام تک پہنچ گئے، یا پھر فوراً تفسیر صغیر کے اس ایڈیشن کے انڈیکس سے مضمون تلاش فرمایا۔ اور قرآن کریم کی تفسیر صغیر کا یہ نسخہ بھی اپنی حالت سے بتاتا ہے کہ نہ جانے کن زمانوں سے حضور کے استعمال میں ہے۔ کئی رنگوں کی نشانیاں جابجا لگی ہوئی ہیں۔ یہی حال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ہے۔ روحانی خزائن کا پورا سیٹ حضور کے پہلو میں رکھا ہے۔ قرآن کریم رکھا ہے۔ تفسیر صغیر بھی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ترجمہ بھی۔ مگر یہ تو صرف حضور کے پہلو میں محدود جگہ میں رکھی کتب کا حال ہے۔

حضور کو اپنے دائیں بائیں ہر طرف لگے شیلفوں میں رکھی کتب کا بہت ہی اچھی طرح علم ہے کہ کون سی کتاب کہاں ہے۔ اس کا تجربہ ایک سے زائد مرتبہ ہوا۔ ایک مرتبہ کشمیر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا تذکرہ تھا۔ اپنے دائیں طرف دیکھا اور فرمایا کہ وہ دیکھو، دو کتابوں کا سیٹ ہے۔ وہ اٹھالو، اور لے جاؤ۔ مگر مَیں نے واپس لینی ہیں! مَیں بڑی خوشی خوشی اٹھا لایا۔ ان سے استفادہ بھی کیا۔ پھر خیر و برکت کے حصول کے لئے اپنے دفتر کی لائبریری کی کتب کے ساتھ انہیں رکھ چھوڑا۔ کوئی سال بھر کے بعد ایک روز حضور ہمارے دفتر میں تشریف لائے۔ شیلف میں لگی کتب کو دیکھتے بھی رہے اور بعض کتب کے بارہ میں تبصرہ بھی فرمایا۔ یکدم فرمایا میری کتابیں بھی تمہارے پاس ہیں۔ کہاں ہیں؟ میں نے اشارہ کرتے ہوئے عرض کی کہ حضور وہ ہیں۔ فرمایا میں نے واپس لینی ہیں!!۔

پھر جامعہ احمدیہ یوکے کے ایک طالب علم کے سپرد کشمیری مسلمانوں کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات پر مقالہ سپرد ہوا تو حضور انور نے خاکسار کو اس کا مقالہ نگران مقرر فرمایا۔ حضور کی اجازت سے ان کتب سے وہ طالب علم بھی استفادہ کرتا رہا۔ پھر اب سے کچھ روز پہلے خاکسار یہ دونوں کتب لے کر حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکریہ کے ساتھ واپس کیں۔ فرمایا خیال آ گیا ان کا۔ چلو وہاں رکھ دو۔ حضور نے اسی شیلف میں واپس رکھنے کا ارشاد فرمایا جہاں سے یہ کئی سال پہلے لی گئی تھیں۔

....

ایک روز خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ براہین احمدیہ میں ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک پادری 'ھسکر' کا ذکر فرمایا ہے۔ میں نے بہت تلاش کیا ہے مگر اس نام کا کوئی پادری نہیں ملا۔ جس کانفرنس کے حوالہ سے حضورؑ نے اس کا ذکر فرمایا ہے اس کانفرنس کے زمانہ اور مقام کے حوالہ سے تحقیق کی ہے تو معلوم ہوا ہے کہ ایک پادری 'ہیکٹر' نامی اس وقت موجود بھی تھا اور اس نے وہاں تقریر بھی کی تھی اور یہی بات بیان کی تھی جو حضورؑ نے اس سے منسوب فرمائی ہے۔ میں ابھی اپنی تحقیق کا پلندہ پیش کرنے ہی والا تھا کہ حضور نے فرمایا کہ اٹھو اور پیچھے وہ الماری کھولو۔ الماری شیشہ کی تھی کہ اس میں سے کتابیں نظر آ رہی ہوں۔ فرمایا اس میں براہین احمدیہ کا پہلا ایڈیشن ہے، سب سے پہلے اس میں دیکھو۔ یعنی ایسے معاملات میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں طبع ہونے والا پہلا ایڈیشن دیکھنا چاہیے۔ سو مَیں نے کتاب اٹھائی اور تلاش کرتے ہوئے اس مقام تک پہنچا جہاں اس پادری کا ذکر تھا۔ وہاں بھی 'ھسکر' ہی لکھا تھا۔ اس کے بعد فرمایا کہ اب دکھاؤ کیا لائے ہو۔ اس کے بعد تحقیق پیش کی اور حضور انور نے رہنمائی فرمائی کہ نظارت اشاعت، ایڈیشنل وکالتِ تصنیف اور ریسرچ سیل ربوہ کو لکھ کر بھیج دیا جائے کہ اس کی درستگی کر لیں جو غالباً سہوِ کاتب سے یوں لکھا گیا ہے۔

....

اسی طرح ایک موقع پر ایک مخصوص ملک میں آباد ایک مخصوص مذہب کے پیروکاروں کے کسی طرزِ عمل کا ذکر تھا۔ فرمایا کہ اس پر ایک کتاب لکھی گئی تھی۔ میں نے کالج کے زمانہ میں پڑھی تھی۔ لیکن شاید میرے پاس یہاں بھی ہو۔ یہ فرما کر حضور ایک شیلف کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اٹھ کر وہاں دیکھو، یہ نام ہے، اگر ہوئی تو اسی جگہ پر ہوگی۔ میں نے دیکھنا شروع کیا۔ جلد ہی یہ کتاب مل گئی۔ فرمایا لے جاؤ، پڑھ کر واپس کر دینا۔ یہ کتاب خاکسار لے آیا اور پڑھ بھی جلد لی مگر کتاب ابھی واپس نہیں کی تھی کہ ایک روز برادرم عابد وحید خان صاحب کا فون آیا۔ کہنے لگے کہ حضور نے اس کتاب کا ذکر ان سے کیا اور انہیں میرے بارہ میں فرمایا کہ کتاب اس کے پاس ہے، اس سے کہو کہ پڑھ لی ہے تو تم بھی لے کر پڑھ لو۔ یعنی اپنی کتب کے متن، اپنے دفتر میں ان کے محلِ وقوع اور یہاں تک کہ ان کی نقل و حرکت کا بھی حضور کو خوب علم ہوتا ہے۔

....

ایک مرتبہ 'راہِ ھدیٰ' میں حضرت یحییٰ اور قتلِ انبیاء کے موضوع پر سوال پوچھا گیا۔ جواب حضور نے بھی سماعت فرمایا اور حضور جواب سے مطمئن نہ تھے۔ ملاقات کے دوران فرمانے لگے کہ اس پر مفصل تحقیق کئی سال پہلے ماہا دبوس صاحبہ نے کی تھی۔ میں تمہیں اس کا مواد دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضور اپنے آس پاس پڑی فائلوں میں یہ مواد تلاش فرمانے لگے۔ جب آس پاس نہیں ملا تو خود اٹھ کر بعض شیلفوں میں دیکھا۔ کچھ شیلفوں میں مجھے دیکھنے کا حکم فرمایا۔ کافی دیر یہ تلاش جاری رہی۔ اس سارے عمل کے دوران میرے جذبات کا عجیب حال تھا۔ کبھی اپنی خوش نصیبی پر خود ہی رشک آتا کہ حضور کس قدر توجہ اور محبت سے اس مسئلہ کے حل کے لئے کوشش فرما رہے ہیں۔ کبھی یہ دکھ ہوتا کہ حضور اس قدر تکلیف خود اٹھا رہے ہیں۔ کبھی یہ سوچتا، کبھی وہ سوچتا۔ مگر اس روز حضور کے ساتھ حضور کے دفتر کی تقریباً تمام الماریاں دیکھ لیں۔ کتابوں، کاغذوں سے بھری ہوئی الماریاں۔ مگر ہر فائل، ہر کتاب بڑے قرینہ سے پڑی ہے۔ مگر ایسا بھی نہیں کہ طاق پر رکھ بھولنے والی بات ہو۔ یہ تحقیق جو حضور تلاش فرما رہے تھے اس کے فولڈر کا رنگ تک یاد تھا کیونکہ جب بھی میں نے کسی فولڈر کو نکالا، حضور نے ضرور فرمایا کہ ہاں یہ نکال کر دیکھو یا یہ کہ نہیں یہ نہیں ہوگا کیونکہ اس کے فولڈر کا رنگ اَور ہے اور وہ اس طرح کے فولڈر میں نہیں۔ جب سب الماریاں دیکھی جا چکیں تو فرمایا کہ شاید میرے پاس اوپر لائبریری میں ہو۔

ملاقات اور تلاش تو ختم ہوگئی۔ میں واپس اپنے دفتر بیت الفتوح چلا آیا۔ کھانے کا وقت تھا سو کھانا کھایا۔ اس کے بعد چائے کا شوق پورا کیا۔ پھر کچھ کام کیا کچھ وقت ضائع بھی کیا ہوگا۔ اتنے میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا فون آ گیا کہ حضور نے آپ کے لئے ایک فولڈر دیا ہے آ کر لے جائیں۔ اللہ جزا دے میرے پیارے آقا کو۔ میں تو اٹھ کر چلا آیا مگر حضور کو مستقل اس تحقیقی مواد کی فکر رہی اور حضور تلاش فرماتے رہے۔ ایم ٹی اے پر کی گئی ایک بات کی اس قدر اہمیت کہ بات چھوٹی ہو یا بڑی، جب دنیا تک جائے تو درست طور پر جائے۔ مجھے یہاں اعتراف کرنا ہے کہ ایم ٹی اے کے پروگراموں کی حساسیت کا درس میں نے اس عظیم درسگاہ سے حاصل کیا جسے دنیا حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے نام سے جانتی ہے۔ اگر یہ معمورالاوقات شخص جس کے سپرد کُل دنیا کی رہنمائی کا کام ہے ایم ٹی اے کے ایک پروگرام کے ایک سوال کے ایک جواب کی خاطر اس قدر محنت کر سکتا ہے، تو ہم جو آپ کے ادنیٰ غلام ہیں، ہم چین سے کیونکر بیٹھ رہیں۔ ہماری نیندیں ایسے میں کیوں اڑ نہ جائیں؟

تو یہ ایک مختصر سی جھلک ہے اس توجہ کی جو حضور علم کو عام کرنے کے کام پر صرف فرماتے ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی سبق دیتے رہتے ہیں کہ اگر حضور علم کو عام کرنے کے لئے خود حصولِ علم پر اس قدر محنت کرتے ہیں تو افراد جماعت جن کے سپرد درس و تدریس، تبلیغ، تربیت یا ایم ٹی اے کے پروگراموں میں بیٹھ کر گفتگو کرنے اور جواب دینے کا کام ہے، انہیں تو دن رات حصولِ علم میں صَرف کر دینا چاہئیں۔

....

شروع شروع کی کلاسوں کی بات ہے۔ حضور سے کسی نے پوچھا کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے نام کے ساتھ نواب کیوں لکھا جاتا ہے۔ حضور نے تفصیلی جواب عطا فرمایا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی بیٹیوں کی پیدائش سے پہلے ان کے نام کے ساتھ نواب لکھا ہوا دکھایا گیا تھا۔

کچھ روز بعد ملاقات کے دوران فرمایا کہ کلاس میں میں نے دونوں بیٹیوں کے نام کے ساتھ الہاماً نواب لکھا ہوا کہہ دیا تھا؟ عرض کی کہ جی حضور۔ فرمایا نواب تو صرف حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے نام ساتھ الہاماً لگا ہوا تھا۔ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے نام کے ساتھ تو نواب عبداللہ خان صاحب سے شادی کی وجہ سے لگا تھا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ایسی باتیں جو تاریخی حقائق سے تعلق رکھتی ہوں فوراً درست ہو جانی چاہئیں اور اس بارہ میں ہدایت ارشاد فرمائی۔

ذرا دیکھیے، بظاہر بچوں کی کلاس ہے، مگر احتیاط کا کیا عالم ہے۔ پھر یہ کہ کوئی بھی بات یونہی نہیں کہہ دی۔ خود اپنی کہی ہوئی بات کا تجزیہ بعد میں بھی کیا اور پھر اگلی کلاس میں بچوں کو بتایا کہ اصل بات یوں ہے، اس وقت روانی میں نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے نام کے ساتھ بھی لفظ نواب کو الہامی کہہ دیا تھا۔

کوئی عام آدمی ہوتا تو اوّل تو بچوں کی کلاس سمجھ کر اس بات پر دوبارہ غور بھی نہ کرتا۔ اگر کرتا تو شاید یہ سوچ کر چھوڑ دیتا کہ بچوں کی کلاس ہی ہے، ایسا بھی کیا ہے۔ یا پھر اگر کوئی توجہ دلا دیتا تو یا تو اپنی ہی بات کو درست کہتا یا پھر کہتا کہ خیر ہے! ایسا بھی کیا ہے، بچے ہی ہیں نا! مگر یہاں علم و معرفت کے اس سمندر کا یہ عالم ہے کہ اس باریک بات پر بھی نظر ہے۔ یہاں بھی ہم ایم ٹی اے کے کارکنان کے لئے یہی سبق تھا کہ ایم ٹی اے پر کی ہوئی بات تمام دنیا تک جاتی ہے۔ جو بات جائے وہ صدفی صد درست اور مکمل ہونی چاہیے۔

کسی بچہ یا نوجوان نے کلاس میں چھوٹی سی بات بھی پوچھی تو اس کا تفصیلی جواب عطا فرمایا۔ کسی سوال کو لغو یا غیر ضروری قرار نہیں دیا۔ جس نے جو پوچھا، اس کی تسلی کی فکر صاف نظر آئی۔

....

ان کلاسوں میں انتظامیہ کی اصلاح کا کام بھی حضور ساتھ کے ساتھ فرما رہے ہوتے ہیں۔ حضور کے سامنے پروگرام رکھا ہوتا کہ تلاوت کون کرے گا اور نظم کون پڑھے گا وغیرہ۔ مجھے تو کبھی کبھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے اگر کوئی املاء کی معمولی سی غلطی بھی رہ گئی ہو، وہ شاید حضور کے سامنے اجاگر ہو کر آ جاتی ہے۔ شاید چمکنے لگتی ہے۔ حضور ہمیشہ ایسی اغلاط کی نشاندہی فرماتے اور توجہ دلاتے ہیں۔

حضور ایک ملک کے دورہ سے واپس تشریف لائے۔ وہاں کی کلاسیں دیکھ کر انہیں نشر کرنے کی تیاری کا کام جاری تھا۔ ایک کلاس کے بارہ میں میرے ذہن میں ایک سوال تھا، سو ہمت کر کے ایک ملاقات میں پوچھ ہی لیا۔ عرض کی کہ حضور، اس کلاس میں تو شروع سے آخر تک انتظامیہ کو خوب سرزنش ہوئی ہے۔ انتظامیہ نے ہر کام ہی الٹ پلٹ کیا ہوا تھا۔ ہر بات حضور کو سمجھانا پڑی اور ہر بات پر ان کی خوب سرزنش بھی ہوئی ہے۔ جیسے حضور کا حکم ہو۔

فرمایا یہ پوچھ رہے ہو کہ چلانی ہے کہ نہیں۔ تو بالکل چلانی ہے۔ اسی طرح چلے گی۔

ہم اپنی نادانی میں یہ بھول رہتے ہیں کہ حضور کے مخاطب وہ چند بچے یا بچیاں نہیں ہوتیں جو سامنے بیٹھے ہوتے ہیں۔ حضور کی کلاس ساری دنیا کی کلاس ہوتی ہے۔ ہم سب، لاکھوں کروڑوں احمدی اس کلاس کا حصہ ہیں جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کچھ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور کی ہر بات ہم سب کے لئے واجب الاطاعت ہے۔ اگرچہ بہت سے بزرگ ہیں جو منصب خلافت سے متعلق لوگوں کو آگاہی دیتے رہتے ہیں اور نوجوان نسل تک اس مقدس امانت کی تعظیم و تکریم کی تلقین کی امانت پہنچاتے ہیں، مگر کوئی نہیں جو خلیفۂ وقت سے بڑھ کر اس منصب کو سمجھے اور کوئی نہیں جو آپ سے بڑھ کر اس کی عزت و توقیر سے آشنا کرے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اپنے نہایت درجہ قیمتی وقت میں سے کچھ لمحات نہیں پورا ایک گھنٹہ نکال کر ہم میں تشریف فرما ہوئے ہیں اور وہاں نہ پروگرام رکھا ہے، نہ تلاوت کرنے نظم پڑھنے والوں کو خود پتہ ہے کہ کون کب کیا پیش کر رہا ہے۔ کبھی مائیکروفون نہیں چل رہا۔ مائیکروفون کیسے ایک سے دوسرے تک جائے گا اس کا بھی کسی کو علم نہیں۔ پس حضور نے صرف اس کلاس کی انتظامیہ کو ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے منتظمین کو ہوشیار باش فرمانا تھا۔ سو فیصلہ فرمایا کہ یہ کلاس ضرور نشر ہوگی اور اسی طرح نشر ہوگی۔

....

یہ کلاسیں مسجد فضل سے ملحقہ محمود ہال میں منعقد ہوتی ہیں۔ پہلے پہل جامعہ احمدیہ یوکے کی نشست بھی اسی طرح ہوتی تھی کہ جامعہ احمدیہ کے طلباء محمود ہال آ جاتے اور حضور انور کی صحبت سے فیضیاب ہوتے۔ پھر جامعہ احمدیہ کی قسمت جاگی اور حضور بنفسِ نفیس جامعہ تشریف لے جانے لگے۔ جامعہ کے طلباء اپنی مادرِ علمی کو خوب چہکاتے کہ عالمِ روحانی کا بادشاہ خود چل کر ان کے پاس تشریف لے جا رہا ہوتا۔ انہیں پتہ تھا کہ یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے۔ جامعہ یوکے کی پہلی عمارت مسجد فضل لندن سے کوئی پندرہ یا بیس منٹ کے فاصلہ پر تھی۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ کا یہ خاص سلوک ہے کہ عمارت بہت

باقی صفحہ نمبر14 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: درس حضور انور از صفحہ نمبر 4

کے ہاتھ روکے۔

شہدائے احمدیت کے لئے۔ ان کے پسماندگان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی حفاظت کرے۔ اسیران راہ مولیٰ کی جلد آزادی کے لئے۔ بعض اسیران ہیں، اب تو عرب ممالک میں بھی ہمارے اسیر ہوگئے ہیں۔ افغانستان میں بھی اسیر ہیں، پاکستان میں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ انفرادی طور پر، اجتماعی طور پر لوگ جو مسائل میں گرفتار ہیں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور کرے۔ ہر قسم کے بیماروں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے۔ ان لوگوں کے لئے دعا کریں جن پر چٹّیاں پڑی ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دُور کرے، چاہے وہ ان کی نا اہلی کی وجہ سے ہیں یا کسی اور وجہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مقروضوں کو ان کے قرضوں سے نجات دلوائے۔

ایسے سب مصیبت زدگان جو سیاسی ظلموں کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں یا مذہبی ظلموں کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں یا قومی تعصّبات کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کی پریشانیاں دور فرمائے۔ مذہبی ظلموں کا نشانہ بننے میں تو اب عرب احمدی بھی شامل ہوگئے ہیں ان کے لئے خاص طور پر بہت دعا کریں۔

پھر ہر مذہب اور ملّت کے لوگ جو اقتصادی بدحالی کا شکار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بدحالی دور کرے۔ عورتوں مردوں کے ازدواجی تعلقات جو ہیں، جھگڑوں کی نوعیتیں بڑھ رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے اور وہ آپس میں صلح صفائی سے رہنے والے ہوں۔ بیوگان یتامیٰ کے لئے دعا کریں۔ کسی بھی طرح حقوق سے محروم لوگوں کے لئے دعا کریں۔ ان بچیوں کے لئے دعا کریں جن کے رشتے نہیں ہو رہے اور روکیں پڑی ہوئی ہیں۔ بے اولاد لوگوں کے لئے دعا کریں۔ طلباء کے لئے دعا کریں۔ بے روزگاروں کے لئے دعا کریں اور ہر قسم کے کاروباری لوگوں کے لئے دعا کریں۔ درویشان قادیان اور قادیان کے رہنے والے، اب تو آبادی کافی بڑھ گئی ہے، درویشان کے علاوہ بھی، درویشان تو شاید چند ایک رہ گئے ہیں۔ اور اہل ربوہ کے لئے دعا کریں۔ اہل پاکستان کے لئے دعا کریں۔ ان کو مشکلات ہیں۔ آج وہاں عید ہے لیکن ایک جگہ جمع ہوکر کوئی بھی جماعت عید نہیں کرسکتی اور عورتوں اور بچوں کو تو ویسے بھی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔

عالم اسلام کے مسائل جو بہت زیادہ الجھ رہے ہیں، گھمبیر ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہی انہیں نور بخشے، صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں عقل دے کہ زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ابتلاؤں کے دَور کو بھی ختم کرے اور جن جن ملکوں میں جماعت پر سختیاں ہیں وہاں آسانیاں پیدا ہوں۔

پھر یہ جو پچھلے دنوں میں ریفرنڈم ہوا ہے اس ملک میں اس کی وجہ سے یہاں کے سیاستدان بھی بڑے پریشان ہیں۔ دو دن ہوئے ایک سیاستدان مجھے ملنے آئے اور بڑے پریشان تھے۔ اس لئے اس ملک میں جو لوگ رہ رہے ہیں، فائدہ اٹھا رہے ہیں اس کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اس ملک کی معیشت کے لئے اور لوگوں کے لئے اور حکومت کے لئے بہتری پیدا کرے اور انہیں یہ عقل بھی دے کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کے پیچھے چلنے کی کوشش بھی کریں صرف نفسانی جذبات اور نفسانی قوانین کے پیچھے نہ چلیں۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے کوئی پتا نہیں کس وجہ سے کسی کو پکڑ لے اور یہ جو برائیاں پیدا ہو رہی ہیں بعید نہیں کہ انہی کی وجہ سے ان ملکوں میں پھر زوال آنا شروع ہو جائے۔ ہم یہاں رہ رہے ہیں اس لئے ہمیں یہ بھی دعا کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ان کو عقل بھی دے اور ان برائیوں سے یہ باہر نکلنے والے بھی ہوں اور حکومتی سطح پر ان کاموں میں ملوّث نہ ہوں جو کسی نہ کسی طرح تباہی کا باعث بننے والے ہوں۔

پھر تحریک جدید اور وقف جدید کی مالی تحریکات ہیں ان میں جو مخلصین حصہ لے رہے ہیں ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ یہ ساری دنیا میں جو جماعتی خدمت کرنے والے کارکنان ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر وصحت میں برکت ڈالے، ان کو جزا دے۔ ایم ٹی اے کے کارکنان ہیں دنیا میں بڑا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔ اب تو ہمارے نئے نئے سٹوڈیو بھی انشاء اللہ کھل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ کارکنوں کو موقع دے اور ان کو بہترین اجر سے نوازے۔ پھر حوادث زمانہ کے متأثرین ہیں، کہیں بھی آباد ہیں اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

بعض دعائیں بھی اب مَیں پڑھوں گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(سنن ابوداؤد کتاب الوتر باب مایقول الرجل اذا خاف قوماً حدیث 1537)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا مروی ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمُ۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعا عند الکرب حدیث 6346)

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عظمتوں والا اور بڑا ہی بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی عرش کا ربّ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ آسمان وزمین اور عرش کریم کا ربّ ہے۔

ایک دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب منہ حدیث 3490)

اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلَی دِیْنِکَ۔

(سنن ترمذی کتاب القدر باب ماجاء ان القلوب بین اصبعی الرحمٰن حدیث 2140)

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ماعمل ......الخ حدیث 6798)

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفّت اور غناء مانگتا ہوں۔

ایک دعا ہے حدیث میں: اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا سمع الرعد حدیث 3450)

اے اللہ! تُو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہمیں بچالینا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَ فُجَائَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ۔

(صحیح مسلم کتاب الرقاق باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء...... الخ حدیث 6838)

اے اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہونے، تیری عافیت کے ہٹ جانے، تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تُو ناراض ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا بہت زیادہ پڑھنی چاہئے کہ:۔

"رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِن لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 248۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اے ہمارے ربّ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں گے۔

پھر یہ قرآنی دعا ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (آل عمران:9)

اے ہمارے ربّ ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تُو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا۔ یقیناً تُو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرۃ:202)

اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں کامیابی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تذکرہ کی دعائیں ہیں کہ:۔

" رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ۔"

(تذکرہ صفحہ 197 ایڈیشن 2004ء)

اے ہمارے ربّ ہم نے ایک منادی کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ اے ربّ ہم اس پر ایمان لائے ہیں پس تُو ہمیں بھی گواہوں میں لکھ لے۔

پھر تذکرہ میں ایک دعا ہے:۔ "رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ۔ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ" (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) "رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔"

(تذکرہ صفحہ 37 ایڈیشن 2004ء)

اے میرے ربّ مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے ربّ مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو خیر الوارثین ہے۔ اے میرے ربّ امّت محمدیہ کی اصلاح کر۔ اے ہمارے ربّ ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کردے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

پھر آپ کی دعا ہے بیت الدعا کی:۔ "یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَ شَھِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَ لَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔" (تذکرہ صفحہ 426 ایڈیشن 2004ء)

اے میرے ربّ العزت میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور اپنا وعدہ پورا کر اور اپنے بندے کی مدد کر اور ہم کو اپنے عذاب کے دن دکھا (ان دشمنوں کے لئے عذاب دکھا جو باز نہیں آنے والے) اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت کر دکھا اور نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی شریر۔

پھر آپ کی دعا ہے "اے ربّ العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کرسکتا۔ تُو نہایت ہی رحیم وکریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 235)

پھر اب یہ دعا ہے کہ "اے میرے خدا میری فریاد سن کہ مَیں اکیلا ہوں۔ اے میری پناہ! اے میری سپر!" (میری طرف متوجہ ہو کہ میں چھوڑا گیا ہوں) "اے میرے پیارے!" (اے میرے سب سے پیارے) "مجھے ایسا مت چھوڑ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری درگاہ پر میری روح سجدے میں ہے۔"

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد 5 صفحہ 573)

اب دعا کرلیں۔ (دعا)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

Morden Motor (UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی ہمدردیٔ مخلوق

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ کے سالانہ نمبر 2011ء میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے لَوث ہمدردیٔ مخلوق کے بارہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں کا سردار اور آپؐ کی امت کو بہترین امت قرار دیا گیا ہے۔ اس بلند مقام اور منصب کا سب سے بڑا تقاضا خدمت ہے۔ چنانچہ فرمایا: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ (سورۃ آل عمران: 111)

☆ آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ دین تو خیرخواہی کا نام ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا کس چیز کی خیرخواہی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمان پیشواؤں اور ان کے عوام الناس کی خیرخواہی۔

☆ اسی طرح فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی ہاتھ زبان وغیرہ سے دوسرے سب لوگ محفوظ ہوں۔

☆ ایک دوسری روایت میں ہے مومن وہ ہے جس سے دوسرے تمام انسان امن میں رہیں۔

☆ ایک دفعہ ایک شخص نے نبی کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ کون لوگ اللہ کو سب سے پیارے ہیں؟ اور کون سے اعمال اللہ کو زیادہ محبوب ہیں؟ رسول کریمؐ نے فرمایا ’’اللہ کو سب سے پیارے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور اللہ کو سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ انسان اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرے یا اس کی تکلیف دور کرے یا اس کا قرض ادا کردے یا اس کی بھوک دور کرے‘‘۔ پھر فرمایا: ’’اگر میں خود ایک مسلمان بھائی کے ساتھ مل کر اس کی ضرورت پوری کروں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس بات کے کہ میں مدینہ کی اس مسجد میں ایک ماہ تک اعتکاف کروں۔ اور جو شخص اپنے غصہ کو روکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص اپنے غصہ کو دبالیتا ہے حالانکہ اگر وہ چاہتا تو وہ اپنی من مانی کرسکتا تھا۔ اللہ اس شخص کا دل قیامت کے دن اُمید سے بھردے گا اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ضرورت پوری کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے اور اس کا کام کرکے دَم لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے ثابت قدم رکھے گا جس دن کہ تمام قدم ڈگمگا رہے ہوں گے‘‘۔

☆ حدیث میں ہے کہ ’’فرائض کے بعد سب سے پسندیدہ عمل ایک مسلمان بھائی کو خوش کرنا ہے‘‘۔ نیز فرمایا کہ ’’جو شخص مسلمان بھائی سے اس لئے ملتا ہے کہ وہ اسے خوش کرے تو اللہ قیامت کے دن اسے خوش کرے گا‘‘۔

☆ رسول کریمؐ فرماتے تھے کہ جب بندہ اپنے کسی بھائی کی مدد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان بھائی کی کوئی تکلیف دُور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے قیامت کے روز کی تکلیف دُور کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی ستر پوشی فرمائے گا۔

☆ آپؐ چھوٹی عمر سے ہی مخلوق خدا سے محبت رکھتے اور لوگوں کی ضرورتیں پوری کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ بعثت سے قبل آپؐ معاہدہ حلف الفضول میں شریک ہوئے تھے جس کا بنیادی مقصد مظلوموں کی امداد تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ’’اس معاہدہ میں شرکت کی خوشی مجھے اونٹوں کی دولت سے بڑھ کر ہے اور آج بھی مجھے اس معاہدہ کا واسطہ دے کر مدد کے لئے بلایا جائے تو مَیں ضرور مدد کروں گا‘‘۔

☆ حضرت خدیجہؓ نے پہلی وحی پر رسول کریمؐ کے اخلاق پر جو گواہی دی وہ آپؐ کی ہمدردیٔ خلق سے عبارت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا آپؐ تو رشتہ داروں کے حق ادا کرتے ہیں، غریبوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، دنیا سے ناپید اخلاق اور نیکیاں قائم کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حقیقی مصائب میں مدد کرتے ہیں۔

☆ ایک اجنبی ’الاراشی‘ سے ابوجہل نے اونٹ خریدا لیکن قیمت کی ادائیگی میں پس و پیش کرنے لگا۔ اراشی قریش کے مجمع میں آکر مدد کا طالب ہوا اور کہا کہ میں اجنبی مسافر ہوں۔ کوئی ہے جو ابوجہل سے مجھے میرا حق دلائے؟ سردارانِ قریش نے ازراہ تمسخر رسول کریمؐ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ شخص تمہیں حق دلا سکتا ہے۔ اراشی رسول اللہؐ کے پاس جاکر دعائیں دیتے ہوئے کہنے لگا کہ آپؐ ابوجہل کے خلاف میری مدد کریں۔ رسول کریمؐ اس کے ساتھ چل پڑے۔ سرداران قریش نے اپنا ایک آدمی پیچھے بھجوایا تا کہ دیکھے ابوجہل آپؐ کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ رسول کریمؐ نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا میں محمد ہوں۔ باہر آؤ۔ آپؐ کو دیکھ کر ابوجہل کا رنگ فق ہوگیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس شخص کا حق اسے دو۔ وہ بولا: اچھا۔ آپؐ نے فرمایا: میں یہاں سے واپس نہیں جاؤں گا جب تک اس کا حق ادا نہ ہو جائے۔ ابوجہل اندر گیا اور اس شخص کی رقم لاکر اسے دے دی۔ تب آپؐ واپس تشریف لائے۔ ادھر اراشی نے واپس آکر سردارانِ قریش کی مجلس میں کہا کہ اللہ محمدؐ کو جزائے خیر دے اس نے مجھے میرا مال دلوادیا ہے۔ اتنے میں قریش کا بھجوایا ہوا آدمی بھی آگیا اور کہنے لگا آج مَیں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا ہے کہ ادھر محمدؐ نے ابوجہل کو اراشی کا حق دینے کو کہا اور ادھر اُس نے فوراً رقم لاکر ادا کردی۔ تھوڑی دیر میں ابوجہل بھی اس مجلس میں آگیا۔ سب اس سے پوچھنے لگے کہ تمہیں ہو کیا گیا تھا؟ ابوجہل نے کہا کہ جونہی میں نے محمدؐ کی آواز سنی، مجھ پر سخت رعب طاری ہوگیا۔ پھر جب مَیں باہر آیا تو کیا دیکھا کہ محمدؐ کے سر کے پاس خونخوار اُونٹ ہے۔ اگر میں انکار کرتا تو وہ اُونٹ مجھے چیر پھاڑ کر رکھ دیتا۔

☆ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عرفات کی شام اپنی اُمّت کے لئے بخشش کی دعا کی۔ آپؐ کو جواب ملا کہ میں نے تیری امت کو بخش دیا سوائے ظالم کے۔ ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیا جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اے میرے ربّ! اگر تُو چاہے تو (یہ بھی تو کرسکتا ہے کہ) مظلوم کو (مظلومیت کے بدلہ میں) جنت دیدے اور ظالم کو (اس کا ظلم) بخش دے۔ اُس شام تو آپؐ کو اس دعا کا کوئی جواب نہ ملا مگر مزدلفہ میں صبح کے وقت آپؐ نے پھر یہ دعا کی تو آپؐ کی دعا شرف قبول پاگئی۔ اس پر آپؐ (خوش ہوکر) مسکرانے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے عرض کیا: ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں آپؐ کس بات پر مسکرائے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہمیشہ (خوش و خرم) ہنستا مسکراتا ہی رکھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ پتہ چلا کہ اللہ نے میری دعا سن لی ہے اور میری امّت کو بخش دیا ہے تو وہ مٹی لے کر اپنے سر میں ڈالنے لگا اور اپنی ہلاکت و تباہی کی دعائیں کرنے لگا۔ اُس کی گھبراہٹ کا یہ عالم دیکھ کر مجھ سے ہنسی ضبط نہ ہوسکی۔

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریمؐ میرے پاس سے گئے تو مزاج خوشگوار تھا، واپس آئے تو غمگین تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپؐ میرے پاس سے گئے تو ہشاش بشاش تھے واپس آئے تو غمگین ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مَیں کعبہ کے اندر گیا تھا مگر اب افسوس ہو رہا ہے کہ کاش ایسا نہ کیا ہوتا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ مَیں نے اپنے بعد اپنی امّت کو (اس فعل کے ذریعہ سے) مشقّت میں نہ ڈال دیا ہو۔ یعنی اگر سب امّتی بھی کعبہ کے اندر جانے کی خواہش کریں گے تو اُن کی کثرت کے باعث یہ خواہش پوری ہونی مشکل ہوجائے گی۔

☆ اسی طرح رسول کریمؐ فرماتے تھے کہ اگر امّت پر گراں خیال نہ کرتا تو انہیں نماز عشاء تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ اگر امّت پر گراں خیال نہ کرتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

☆ آپؐ فرماتے تھے کہ میں نماز کے دوران بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کردیتا ہوں کہ اس کی ماں کے لئے باعث تکلیف و پریشانی نہ ہو۔

☆ مہاجرین حبشہ جب مدینہ آئے تو نبی کریمؐ نے ایک روز اُن سے حبشہ کی کوئی دلچسپ بات سنانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ ایک نوجوان نے یہ قصہ سنایا کہ ایک دفعہ حبشہ میں ایک بڑھیا کا ہمارے پاس سے گزر ہوا جس کے سر پر پانی کا ایک مٹکا تھا۔ وہ ایک بچے کے پاس سے گزری تو اس نے اسے دھکا دیا اور وہ گھٹنوں کے بل آگری۔ مٹکا ٹوٹ گیا۔ بڑھیا اُٹھی اور اُس بچے کو کہنے لگی: اے دھوکے باز بدبخت! تجھے جلد اپنے کئے کا انجام معلوم ہوجائے گا جب اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور فیصلہ کے دن پہلوں اور پچھلوں سب کو جمع کرے گا۔ ہاتھ اور پاؤں جو کچھ کرتے تھے خود گواہی دیں گے۔ تب تمہیں میرے اور اپنے معاملے کا صحیح علم ہوگا۔ رسول اللہؐ نے جوشِ ہمدردی سے فرمایا: ’’اس بڑھیا نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے برکت بخشے اور پاک کرے جس کے کمزوروں کو طاقتوروں سے اُن کے حق دلائے نہیں جاتے‘‘۔

☆ کسی بھی سائل یا حاجتمند کے بارہ میں رسول کریمؐ کی اصولی ہدایت تھی کہ میرے تک مستحقین کی سفارش پہنچا دیا کرو تمہیں اس کا اجر ملے گا، باقی اللہ جو چاہے گا اپنے رسول کی زبان پر اس ضرورتمند کے بارہ میں فیصلہ فرمائے گا۔

☆ ایک دن ایک غریب آدمی مسجد میں آیا۔ آنحضورؐ نے تحریک فرمائی کہ لوگ کچھ کپڑے صدقہ کریں۔ لوگوں نے کپڑے پیش کردیئے۔ رسول اللہ نے دو چادریں اُس غریب کو دے دیں۔ حسب ضرورت آپؐ نے پھر صدقہ کی تحریک فرمائی تو وہی غریب اٹھا اور دو میں سے ایک چادر صدقہ میں پیش کردی۔ اس پر آپؐ نے اسے بآواز بلند فرمایا کہ اپنا کپڑا واپس لے لو۔

☆ ایک شخص نے پھلوں کے کاروبار میں بہت نقصان اُٹھایا کہ قرض بہت زیادہ ہوگیا۔ نبی کریمؐ نے اس کے لئے صدقہ کی تحریک فرمائی۔ لوگوں نے صدقہ دیا مگر جتنا قرض تھا اتنی رقم اکٹھی نہ ہوسکی۔ آپؐ نے قرض خواہوں کو فرمایا کہ جو ملتا ہے لے لو، باقی چھوڑ دو اور معاف کردو۔

☆ حضرت معاویہؓ بن حکم کی ایک لونڈی اُن کی بکریاں چراتی تھی۔ ایک دن بھیڑیا اُس کے ریوڑ پر حملہ کرکے ایک بکری اُٹھا کر لے گیا۔ معاویہؓ نے غصے میں آکر اس لونڈی کو ایک تھپڑ رسید کردیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپؐ پر یہ بات بہت گراں گزری۔ معاویہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مَیں اُسے آزاد نہ کردوں؟ آپؐ نے فرمایا اُسے میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ آئی تو آپؐ نے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اُس نے کہا آسمان میں۔ آپؐ نے فرمایا مَیں کون ہوں؟ اُس نے کہا آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ مومن عورت ہے اسے آزاد کردو۔

☆ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے دس درہم آئے۔ آپؐ نے چار درہم میں ایک قمیص خریدلیا۔ اُسے پہنا تو ایک انصاری نے عرض کیا یہ مجھے عطا کردیں اللہ آپؐ کو جنت کے لباس عطا فرمائے۔ آپؐ نے وہ قمیص اسے دیدیا۔ پھر آپؐ نے چار درہم میں ایک اَور قمیص خریدا۔ راستہ میں آپؐ کو ایک لَونڈی ملی جو رو رہی تھی۔ آپؐ نے سبب پوچھا تو وہ بولی کہ گھر والوں نے مجھے دو درہم کا آٹا خریدنے بھیجا تھا وہ درہم گم ہوگئے ہیں۔ آپؐ نے باقی بچے ہوئے دو درہم اس کو دے دیئے۔ جب آپؐ جانے لگے تو وہ پھر رو پڑی۔ آپؐ نے پوچھا کہ اب کیوں روتی ہو؟ وہ کہنے لگی مجھے ڈر ہے کہ گھر والے مجھے تاخیر ہوجانے کے سبب ماریں گے۔ رسول کریمؐ اس کے ساتھ ہولئے اور اس کے مالکوں کو جاکر کہا کہ اس لونڈی کو ڈر تھا کہ تم لوگ اسے مارو گے۔ اُس کا مالک کہنے لگا یارسول اللہؐ! آپ کے قدم رنجہ فرمانے کی وجہ سے میں آج اسے آزاد کرتا ہوں۔ رسول کریمؐ نے اُسے نیک انجام کی بشارت دی اور فرمایا: ’’اللہ نے ہمارے دس درہموں میں کتنی برکت ڈالی کہ ایک قمیص انصاری کو ملا۔ ایک قمیص خدا کے نبیؐ کو عطا ہوا اور ایک غلام بھی اس میں آزاد ہوگیا۔ میں اُس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس نے اپنی قدرت سے ہمیں یہ سب کچھ عطا فرمایا‘‘۔

اس ایمان افروز مضمون کا بقیہ حصہ آئندہ شمارہ کے ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ میں پیش کیا جائے گا۔ انشاءاللہ

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ’’النور‘‘ مئی و جون 2011ء میں مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی ایک نعت شائع ہوئی ہے۔ اس نعت میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

آئی وجودِ عشق سے ہردَم صدا صَلِّ علیٰ
یا ہے خدا، یا ہے محمد مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ
وہ رحمتوں کا نغمہ گر ، وہ حاصلِ شام و سحر
نجم الوریٰ، شمس الضحیٰ صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ
وہ ایک لعلِ بے بہا ، گنجینۂ صبر و رضا
اُس کے سوا کوئی نہیں ہے دلربا صَلِّ عَلیٰ
راہِ لقائے یار بھی ، پیمانۂ کردار بھی
وہ آفتابِ دوجہاں، بَدْرُالدُّجیٰ، صَلِّ عَلیٰ
اُس کے لئے عرش بریں، اُس کے لئے فرشِ زمیں
وہ باعثِ تکوین ہے، عکسِ خدا، صَلِّ عَلیٰ
اے زندگی، اے زندہ تر، سب قدسیوں سے معتبر
تجھ پر فدا ارض وسما، صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

February 24, 2017 – March 02, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday February 24, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah At-Tawbah verses 43 – 69 with Urdu translation.
00:35	Dars-e-Malfoozat: Selected extracts from the literature of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah (as) focusing on 'spiritual enhancement progress in Jama'at'.
00:45	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 19.
01:10	Reception In Singapore: Recorded on September 26, 2013.
02:10	Spanish Service
02:45	Pushto Service
03:25	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Anaam, verses 73 - 91 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 79, recorded on August 30, 1995.
04:30	Roots To Branches
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 48.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 20.
07:00	Reception In Melbourne, Australia: Recorded on October 11, 2013.
07:50	In His Own Words
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on February 18, 2017.
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35	Tilawat: Surah At-Tawbah verses 70 - 93.
11:45	Seerat-un-Nabi: A discussion on the life and character of the Holy Prophet (saw).
12:30	Live Transmission From Baitul Futuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Futuh
14:35	Shotter Shondane: Rec. December 1, 2013.
15:45	Ilmul Abdaan
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Reception In Melbourne, Australia [R]
19:30	In His Own Words [R]
20:20	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday February 25, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:00	Reception In Melbourne, Australia
02:10	Friday Sermon
03:20	Rah-e-Huda
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 49.
06:00	Tilawat
06:10	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 21.
07:00	Inauguration Of Jamia Ahmadiyya Germany: Recorded on December 17, 2012.
08:05	International Jama'at News
08:35	Story Time: Programme no, 52.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on August 31, 1986.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on February 24, 2017.
12:15	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 94-118.
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Maidane Amal Ki Kahani
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:30	Inauguration Of Jamia Ahmadiyya Germany [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 173.
20:35	International Jama'at News [R]
21:05	Rah-e-Huda [R]
22:35	Story Time [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Sunday February 26, 2017

00:10	World News
00:25	Tilawat
00:40	Al-Tarteel
01:10	In His Own Words
01:25	Inauguration Of Jamia Ahmadiyya Germany
02:35	Story Time
03:00	Friday Sermon
04:10	Maidane Amal Ki Kahani
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 50.
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 20.
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam Class Canada: Recorded on November 13, 2016.
07:50	Faith Matters: Programme no. 173.
08:55	Question And Answer Session: Recorded on December 22, 1996.
10:15	Indonesian service
11:20	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on February 17, 2017.
12:30	Tilawat [R]
12:45	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
13:00	Yassarnal Quran [R]
13:20	Friday Sermon: Recorded on February 24, 2017.
14:30	Shotter Shondhane: Rec. December 01, 2013.
15:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam Class Canada [R]
16:25	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
17:00	Kids Time
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam Class Canada [R]
19:30	Beacon of Truth: Rec. November 06, 2016.
20:30	Ashab-e-Ahmad
21:05	Shama'il-e-Nabwi
21:50	Friday Sermon [R]
23:00	Question And Answer Session [R]

Monday February 27, 2017

00:20	World News
00:40	Tilawat
00:50	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
01:10	Yassarnal Quran
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam Class Canada
02:25	Ashab-e-Ahmad
03:00	Friday Sermon
04:20	In His Own Words
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 51.
06:00	Tilawat: Surah Yoonus, verses 18-44 with Urdu translation.
06:15	Al-Tarteel: Lesson no. 21.
06:50	Reception In Sydney, Australia: Recorded on October 18, 2013.
08:00	International Jama'at News
08:50	Rencontre Avec Les Francophones: Hazrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. December 29, 1997.
09:55	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on September 23, 2016.
10:55	Malayalam Service: The topic is 'the death of Hazrat Isa (as)'.
11:25	Aao Kahani Sunain
12:00	Tilawat: Surah Yoonus, verses 18-44.
12:15	Dars-e-Hadith
12:35	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Recorded on April 01, 2011.
14:15	Bangla Shomprochar
15:20	Malayalam Service [R]
15:55	Rah-e-Huda: Recorded on February 25, 2017.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Reception In Sydney, Australia [R]
19:30	Somali Service
20:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:15	Malayalam Service [R]

Tuesday February 28, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:25	Reception In Sydney, Australia
02:35	Kids Time
03:05	Friday Sermon
04:25	In His Own Words
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 52.
06:00	Tilawat: Surah Yoonus, verses 45-76.
06:15	Dars-e-Malfoozat: The topic is 'qualities of a true Ahmadi'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 21.
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. November 13, 2016
07:45	Philosophy Of The Teachings Of Islam: Programme no. 23.
08:10	Islami Mahino Ka Ta'aruf: Programme no. 01.
08:45	Question And Answer Session: Recorded on December 22, 1996..
10:10	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on February 24, 2017.
12:15	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:40	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 173.
14:15	Bangla Shomprochar
15:15	Spanish Service
16:15	Philosophy Of The Teachings Of Islam [R]
16:45	Noor-e-Mustafwi: Programme no. 25.
17:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
17:35	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. November 13, 2016
19:15	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on February 24, 2017.
20:20	The Bigger Picture: Recorded on April 26, 2016
21:10	Australian Service
21:40	Faith Matters [R]
22:40	Question And Answer Session [R]

Wednesday March 01, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Quran
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:20	Islami Mahino Ka Ta'ruf
02:40	In His Own Words
03:10	Story Time: Programme no. 52.
03:35	Philosophy Of The Teachings Of Islam
04:00	Noor-e-Mustafwi
04:25	Australian Service
05:00	Liqa Maal Arab: Recorded on June 21, 1995
06:00	Tilawat: Surah Yoonus, verses 77-110 and Surah Hood, verses 1-6 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 21.
07:00	Jalsa Salana Qadian Concluding Address: Recorded on December 31, 2012.
08:10	The Bigger Picture: Recorded on April 26, 2016.
09:00	Urdu Question And Answer Session: Recorded on October 13, 1985.
09:50	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on February 24, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on February 18, 2011.
14:15	Bangla Shomprochar
15:20	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:50	Kids Time: Prog. no. 27.
16:20	Faith Matters: Programme no. 172.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:25	Jalsa Salana Qadian Concluding Address [R]
19:35	French Service
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:05	Kids Time [R]
21:35	Friday Sermon: Recorded on February 18, 2011.
22:55	Intikhab-e-Sukhan: Rec. February 25, 2017.

Thursday March 02, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Qadian Concluding Address
02:40	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:10	Islami Mahino Ka Ta'aruf
03:25	In His Own Words
04:00	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 40.
06:05	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 1-18.
06:20	Dars-e-Malfoozat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 21.
07:00	Reception in Brisbane, Australia: Recorded on October 23, 2013.
08:15	In His Own Words
08:45	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Anaam, verses 92 - 111 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 80, recorded on August 31, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Japanese Service
11:20	Aadab-e-Zindagi
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:05	Beacon Of Truth: Rec. November 20, 2016.
14:00	Friday Sermon: Recorded on February 24, 2017.
15:05	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
15:40	Roots to Branches
16:10	Persian Service
16:40	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:45	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:35	Faith Matters: Programme no. 173.
21:40	In His Own Words
22:10	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:15	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 24 February , 2017 | Issue No. 8

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سسکاٹون سے روانگی اور ریجائنا (Regina) میں ورودِ مسعود۔ مسجد محمود ریجائنا میں تقریب آمین۔

ریجائنا کی مختصر تاریخ۔ خطبہ جمعہ سے مسجد محمود ریجائنا کا افتتاح۔ پریس کانفرنس۔

گلوبل ٹی وی اور CTV کے جرنلسٹس کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کا انٹرویو۔

مسجد محمود کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے ریسیپشن کا اہتمام۔ استقبالیہ تقریب میں صوبہ سسکاچوان کے وزیرِ اعلیٰ کا ایڈریس۔

Queen City کے میئر کا ایڈریس۔ ریجائنا پولیس کے چیف کا ایڈریس۔

❁ ...... حقیقی مساجد فتنہ وفساد اور نفرت پھیلانے کی بجائے لوگوں کو یکجا کرنے اور تمام بنی نوع انسان کو محبت، باہمی عزت و احترام، ہم آہنگی اور سکون جیسی اقدار پر جمع کرنے کی نیّت سے بنائی جاتی ہیں۔ ❁ ...... اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مُسلمہ ہمیشہ سے ہی ان تعلیمات پر کاربند رہی ہے۔ اس لئے ہم جہاں بھی مساجد یا اپنی جماعتیں قائم کرتے ہیں وہاں جلد ہی دوسروں کی خدمت کرنے کی وجہ سے ہماری ایک پہچان بن جاتی ہے۔ ❁ ...... ہماری مساجد صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی جگہ نہیں ہیں بلکہ یہ مساجد ان مراکز کا بھی کام دیتی ہیں جہاں ہم جمع ہو کر مقامی لوگوں کی مدد کے مختلف طریقوں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی مساجد میں صرف یہی منصوبے بنائے جاتے ہیں کہ ہم مسکینوں اور محرومی کا شکار لوگوں کی تکلیفوں اور غموں کو کس طرح دُور کر سکتے ہیں۔ ❁ ...... مثال کے طور پر ہم نے ترقی پذیر ممالک میں سینکڑوں سکول اور ہسپتال کھولے ہیں تا کہ دنیا کے اِن دور دراز علاقوں میں رہنے والوں کو تعلیم اور طبی سہولیات مہیا کی جاسکیں۔ اسی طرح ہم بہت سے ایسے دیہاتوں اور قصبوں میں صاف پانی مہیا کر رہے ہیں جہاں اس قسم کی سہولت پہلے موجود نہ تھی۔ ❁ ...... ہمارا جہاد ظلم، بربریت اور ناانصافی کا جہاد نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا جہاد تو پیار، محبت اور خدا ترسی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو برداشت، انصاف اور انسانی ہمدردی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا جہاد ہے۔ ❁ ...... ہمارے پسندیدہ ہتھیار تو پیار، محبت، ہمدردی اور سب سے بڑھ کر دعاؤں کے ہتھیار ہیں۔

(مسجد محمود ریجائنا (کینیڈا) کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا پُر معارف خطاب)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

2 نومبر 2016ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے سنٹر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ ہوٹل سے نماز فجر کے لئے جاتے ہوئے اور پھر واپسی پر پولیس نے Escort کیا اور پولیس کی گاڑیاں قافلہ کے ساتھ رہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کے Escort میں Paririeland سنٹر میں تشریف لے آئے جہاں فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج صبح کے اس سیشن میں 42 خاندانوں کے 198 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والی تمام فیملیز کا تعلق سسکاٹون جماعت سے تھا۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ان فیملیز ملاقاتوں کے دوران میئر آف سسکاٹون Charlie Clark صاحب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کے لئے آئے تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں جماعتی عہدیداروں نے درج ذیل سات گروپس کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

1۔ مجلس عاملہ جماعت نارتھ سسکاٹون
2۔ مجلس عاملہ انصاراللہ نارتھ سسکاٹون
3۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نارتھ سسکاٹون
4۔ مجلس عاملہ جماعت ساؤتھ سسکاٹون
5۔ مجلس عاملہ انصاراللہ ساؤتھ سسکاٹون
6۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ساؤتھ سسکاٹون
7۔ مبلغین سلسلہ ویسٹرن کینیڈا

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ ہوٹل Marriott میں تشریف لے آئے۔

سسکاٹون سے روانگی اور ریجائنا میں ورودِ مسعود

آج پروگرام کے مطابق سسکاٹون سے ریجائنا (Regina) کے لئے روانگی تھی۔ چار بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ مقامی جماعت کے عہدیداران حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں قافلہ پولیس کے Escort میں ریجائنا کے لئے روانہ ہوا۔ پروگرام کے مطابق پولیس نے شہر کی حدود سے باہر جانے تک قافلہ کو Escort کرنا تھا۔

سسکاٹون سے ریجائنا کا فاصلہ 259 کلومیٹر ہے۔ قریباً دو گھنٹے پچیس منٹ کے سفر کے بعد جب حضور انور

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں